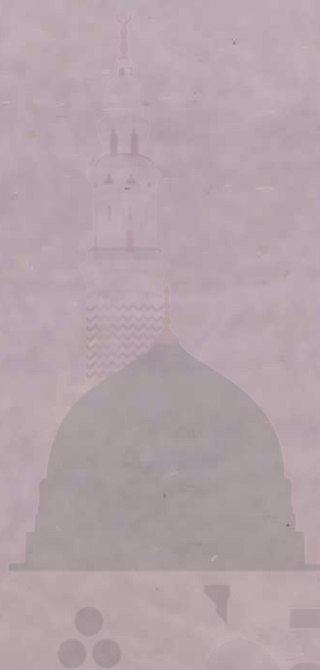
مجموعه

فوائد عثمانیہ (فارسي)

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ محمد عثمان داماني قدس سِرّہٗ

موسیٰ زئي شریف







مجموعہ

فوائد عثمانیہ

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

حضرت مولینا مفتی عطا محمد صاحب سکنہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

بحسن توجہ

حضرت مولینا حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی کڑی افغاناں ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر

اجازت نامہ

باسمہ تعالیٰ

فقیر محمد زاہد ابن خواجہ محمد سراج الدین مرحوم ساکن موسی زئی شریف بطور ولی جائز ووارث حقیقی کے مجاز ہوتے ہوئے اس امر کا اختیار واجازت طبع کرائی مجموعہ فوائد عثمانی بحق حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی سکنہ ملتان کے دیتا ہوں کہ موصوف مذکور دوبارہ اس مجموعہ کو مع ایزادی حالات حضرات مابعد کے طبع کرائے چونکہ یہ متبرک رسالہ اب سابقہ طبع شدہ ختم ہو چکا ہے جو کہ حضرت والد مرحوم کے امر سے مرتب ہو کر طبع ہوا تھا۔ اس لئے اب اس کو دوبارہ طبع کرانے کی اہم دینی ضرورت ہے۔ فقط المرقوم ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۹ ۸ ۶۱ء بروز منگل۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فقیر عطا محمد عفی عنہ بقلم خود	محمد زاہد عفی عنہ	احقر فضل محمود خاکوانی بقلم خود

گواہ شد

(حافظ) عبد الاحد بقلم خود

مجموعہ فوائد عثمانیہ

تعداد طبع ثانی ۱۵۰۰

طابع حدیقیہ پریس ملتان

ناشر حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

صفحات ۲۱۸

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

ایمانیات کے سلسلہ میں ایک مشہور حدیث ہے کہ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روبرو حضور سے کچھ سوالات کئے اور حضور نے ان کے جواب عنایت فرمائے۔ جب وہ واپس تشریف لے گئے تو حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم۔ حضور نے فرمایا یہ جبریل تھے جو ان سوالات وجوابات کے ذریعہ آپ لوگوں کو ایمان سکھانے آئے تھے۔ جو سوالات جبریل علیہ السلام نے پوچھے تھے۔ ان میں سے ایک سوال وجواب یہ تھا۔

سوال: احسان کیا چیز ہے؟

جواب: احسان یہ ہے کہ تم اپنے پالنہار کی اس طرح محویت سے عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ درجہ ہونا چاہیئے کہ یہ تصور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یہ احسان کا مرتبہ پیدا کرنے کی خاطر اخلاق وعادات میں جو محاسن پیدا کرنے پڑتے ہیں اور نفس کو جس طریقہ پر اعمال وافعال میں ریاض کرنا پڑتا ہے۔ اُس طریقہ کا نام بعد کی زبان میں تصوف پڑ گیا۔ اور اس طریقۂ عالیہ کو تصوف کی زبان میں سلوک اور طریقت کہا جاتا ہے۔

سلوک وطریقت کے جس قدر سلسلہ ہائے عالیہ ہیں ان میں پاک وہند میں چار سلسلے سب سے زیادہ معروف ہیں (۱) سلسلۂ چشتیہ (۲) سلسلۂ سہروردیہ (۳) سلسلۂ قادریہ (۴) سلسلۂ نقشبندیہ۔

سلسلۂ نقشبندیہ کے اکابر سنتِ سنیہ اور ظاہر شریعت کی متابعت پر سب سے زیادہ زور دیتے رہے خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ اور ان کے متبعین نے مسالکِ تصوف میں جس قدر تجدیدی

کارنامے کئے وہ اظہر من الشمس ہیں اس لئے علماء و فضلاء کی توجہ اس طریقۂ عالیہ کی طرف زیادہ رہی اور ان حضرات نے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کا صحیح اشتراک عملی طریقہ پر ظاہر کر کے دنیا کے سامنے جو راہِ عمل متعین فرمائی اس پر چلنا بہت ہی آسان اور بہت ہی سہل ہے۔

نقشبندی مجددی سلسلہ کے حضرات میں سے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمہ اللہ اور ان کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب کے اسمائے گرامی مہر و ماہ کی طرح روشن و منور ہیں۔ حضرت حاجی صاحب قندھار، موسیٰ زئی اور خانقاہ شاہ احمد سعید صاحب دہلی کے سربراہ تھے۔ اور تینوں مقامات پر ان کا فیض ضیافگن رہا۔ وفات کے وقت انہوں نے خواجہ محمد عثمان صاحب کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ خواجہ صاحب کا وطن چونکہ خانقاہ موسیٰ زئی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قریب تھا۔ اسلئے آپ کا زیادہ تر قیام موسیٰ زئی رہا۔ مگر آپ بھی تینوں مقامات کی خانقاہوں کے سربراہ رہے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قصبہ لونی کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد عالم و فقیہ تھے۔ آپ نے بھی سب سے پہلے علم ظاہر حاصل فرمایا اور اس کے بعد حضرت حاجی صاحب کے ہاتھ پر حصولِ علم طریقت کی خاطر بیعت کی اور پھر عمر بھر ان کی خدمت میں رہے۔

حاجی صاحب قدس سرہ العزیز نے بوقت وفات اہلیت کی بنا پر انہیں اپنا نائب اور خلیفہ بنایا۔ مگر حضرت تواضع کی بنا پر ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے میں درویش ہوں، اپنے پیر کے مزار کا جاروب کش ہوں اور خانقاہ کا خدمتگزار۔ اور صرف زبانی ہی یہ دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ عمر بھر عمل سے بھی یہی ظاہر فرمایا، نہ کسی قسم کی کوئی جاگیر بنائی نہ اپنے اور اپنی اولاد کیلئے عالیشان مکان بنوائے اور نہ کسی قسم کا کوئی دوسرا ایسا انتظام کیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آج کی بجائے کل کیلئے کچھ کر رہے ہیں۔ جس قدر آمدنی ہوتی اور جو کچھ توکلاً علی اللہ مل جاتا وہ سب خانقاہ کے لنگر پر خرچ کر دیتے۔ خانقاہِ خراسان میں ایک قبیلہ نے ایک کاریز اور اس کی جملہ متعلقہ زمین دینی چاہی مگر آپ نے قبول نہ فرمائی۔ چودھواں کے حاجی غلام نبی خان بادڑ موسیٰ زئی نے ایک باغ ایک سکونتی مکان خراس کا ایک حصہ اور کچھ

زمین دینی چاہی جن کی مجموعی قیمت اُس زمانے میں گیارہ ہزار روپے کے قریب تھی، اور تحریر کیا کہ میں خود خانقاہ نشین ہونا چاہتا ہوں تو آپ نے تحریر فرمایا کہ ہمارے حضرات کا طریقہ تقویٰ و توکل کا ہے باغ وغیرہ کے قبول کرنے سے تو مجھے معذور سمجھا جائے البتہ خانقاہ میں رہائش کی ہر طرح اجازت ہے۔ آمدنی کا کوئی ظاہری ذریعہ نہیں تھا مگر خانقاہ میں چالیس پچاس آدمی مستقل رہائش رکھتے تھے اور اتنے ہی آدمیوں کی علی العموم آمد و رفت بھی رہتی تھی اور عرس یا دوسرے مخصوص اوقات میں لوگ زیادہ بھی ہو جاتے تھے مگر کبھی خرچ میں کمی کی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ اور اسی بنا پر لوگ آپ کو کیمیا گر یا عملِ تسخیر کا عامل سمجھتے تھے۔ ملا عبد المجید اخوند زادہ نے اسی سوءِ ظن کی بنا پر تسخیر یا دستِ غیب کیلئے تعویذ یا وظیفہ مانگا۔ تو حضرت نے جواب دیا:

”نزدِ فقیر ایں چنیں تعویذ نیست و نہ فقیر عامل است، نزدِ عاملاں وِرد و تعویذ بیباشند دریں بارہ کہ استدعائے شماست نزدِ فقیر ہیچ نیست۔“

ایک اور صاحب کو اسی قسم کے سوالات پر تحریر فرمایا:

”فقیر نے حزب البحرین کبھی نہیں پڑھیں کیونکہ یہ دوسرے عاملوں کا کام ہے۔ مجددؒ کے درویشانِ طریقت کا کام اور ہے۔“

آپ پیرِ طریقت اور عالمِ کامل ہی نہ تھے بلکہ ایک خوش ذوق شاعر بھی تھے۔ میر صاحب قلندری کے نام آپ کا ایک پشتو کا منظوم خط موجود ہے، اسی طرح مولانا محمود شیرازی کو بھی تین شعر تحریر فرمائے تھے مگر شاعری کی طرف زیادہ توجہ نہیں تھی۔ اتباعِ سنت کا یہ اہتمام تھا کہ جس شخص کو بھی کچھ تحریر فرماتے اتباعِ سنت کی تاکید ضرور فرماتے تھے۔ جو لوگ بھی آپ کو یہ لکھتے کہ ہمیں بھلائیگا نہیں اسکے جواب میں تحریر فرماتے:

”فقیر ہرگز شمارا فراموش نخواہد کرد، مگر حتی الوسع خود از مخالفاتِ شرعی اجتناب دارند۔“

اور یہ اہتمام اس واسطے تھا کہ لوگ عمل بالشریعۃ سے بے پروا اور پیر کی دعاؤں ہی پر اعتماد کر کے بے عمل ہو کر نہ رہ جائیں۔ اپنے صاحبزادہ صاحب کو تحریر فرمایا:

خاک شو خاک تا بروید گل　　کہ بجز خاک نیست مظہر گل

نیز تحریر فرمایا:

"صاحبزادگی کو طاق میں رکھو اور شکستگی و عجز کی ٹوپی سر پہ اوڑھو، تب کام چلے گا۔"

یہی عاجزی جو اپنے صاحبزادہ والاتبار میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ خود اپنے اندر بھی موجود تھی اور بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ جو لوگ آپ سے دعا طلب ہوتے تھے ان سے آپ اپنے لئے اور اپنے صاحبزادہ کیلئے دعائیں طلب فرماتے تھے

ملا امان اللہ کو لکھا: "بہ دعائے حسن خاتمہ یاد فرمائید۔"

اور ملا جاناں اخوندزادہ کو تحریر فرمایا: "برخوردار محمد سراج الدین نے فلاں فلاں کتاب پڑھ لی ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دلی مطلب کو پہنچائیں۔"

مولوی نورالحق صاحب شاہ پوری نے ایک قصیدہ مدحیہ لکھ کر آپ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے دیکھتے ہی کس قدر جچا تلا جواب عنایت فرمایا:

"قصیدہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی آپ کے اشتیاق پر ہوئی اور رنج اس پر ہوا کہ آپ نے میری مدح لکھ کر وقت ضائع کیا اور ایک ممنوع معاملے میں کوشاں رہے۔ ایسی مدح مادح اور ممدوح دونوں کیلئے مضر ہے۔ مادح کیلئے اسلئے کہ ایک نااہل اور غیر مستحق مدح کی تعریف کی اور ممدوح کیلئے اسلئے کہ اس میں مدح سن کر طبعی طور پر حظ اور استکبار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی مدح کے لئے حدیث میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

قطعت عنق اخیك　　تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ لی

آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مشغول رہیں۔

یہی اعتدال اور یہی پاسداری شریعت ہی نقشبندی حضرات کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور ایسی ہی تربیت وہ اپنے متبعین اور متعلقین کی کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کے ملفوظات و معمولات کو عوام تک پہنچانا ایک اسلامی و اشاعتی فریضہ ہے۔ خواجہ محمد عثمان صاحب کے ملفوظات آپ کے محبوب خلیفہ میر اکبر علی صاحب دہلوی نے جمع کئے جو بیس سال تک حضور کے ساتھ سفر و حضر میں رہے اور کبھی غیر حاضر نہیں ہوئے

آپ انہیں اپنی اولاد کی طرح سمجھتے تھے اور ان کا کھانا بھی ہمیشہ گھر سے بھجواتے تھے۔ میر اکبر علی صاحب کے والد حاجی حافظ میر احمد علی صاحب دہلوی تھے ان کے آباؤ اجداد محمد شاہ کے زمانہ میں خراسان سے آکر دہلی میں آباد ہوئے اور "سرچوکی خواصان" کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں، ان میں سے اکثر انگریزوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے والد حاجی صاحب سے بیعت ہو کر اہل و عیال سمیت موسیٰ زئی شریف میں آکر مقیم ہوگئے۔ اور حاجی صاحب کے بعد حضرت خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہٗ سے مراحل سلوک طے کئے۔ میر اکبر علی صاحب بھی ساتھ تھے اور وہ بھی خلیفہ صاحب سے بیعت ہوگئے۔ اور حضرت خلیفہ صاحب کے ملفوظات مکتوبات اور معمولات کی ترتیب کی سعادت انہیں نصیب ہوئی۔ مدت ہوئی یہ کتاب طبع ہوئی تھی جس کی حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ نے حضرت مولینا حسین علی مرحوم ساکن واں بھچراں سے تصحیح کروائی تھی مولینا مرحوم نے اس متبرک کتاب پر متعدد جگہ پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور ایک تقریظ بھی ثبت کی مولینا مرحوم کے حواشی اور تقریظ اصل کے ساتھ طبع ہوئے ہیں۔ مدتوں سے اب یہ کتاب ناپید تھی۔ اس خانوادہ کے ایک مخیر متوسل مولوی حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ داعیہ پیدا فرمایا کہ اس مبارک کتاب کو مکرر زیور طبع سے آراستہ کیا جائے تو انہوں نے حضرت صاحبزادہ محمد زاہد صاحب کی خدمت میں اس کا اظہار کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اس خانوادے کے بزرگ ترین فرد اور بزرگوں کے باقیات الصالحات میں سے ہیں انہوں نے انتہائی مسرت کے ساتھ اسکے دوبارہ طبع کرنے کی اجازت عنایت فرمائی اور ساتھ ہی ایک اجازت نامہ بھی عنایت فرمایا جو تبرکاً اس اشاعت میں بھی مندرج ہے اور اصل حافظ صاحب کے پاس بھی محفوظ ہے

کتاب کی تصحیح کا کام زیادہ تر حضرت مفتی عطا محمد صاحب نے اور کمترین راقم الحروف نے کیا۔ قارئین کرام سے التجا ہے کہ وہ کتاب سے استفادہ کے وقت حافظ صاحب، مفتی صاحب اور راقم کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کرام کے طفیل ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے اور آخرت میں ان حضرات کے دامن پناہ میں جگہ عنایت فرمائے آمین ثم آمین ؎ رحم اللہ عبداً قال آمینا

ملتان۔ ۳ رمضان ۱۳۸۲ھ "طالوت"

آہ علامہ "طالوت"

علامہ "طالوت" صاحب نور اللہ مرقدہ فوائد عثمانیہ کی کتابت و طباعت کے منتظم تھے جبکہ کتاب کی کتابت کا کام مکمل ہو گیا اور صرف مقدمہ ہی باقی تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مساعی جمیلہ کے مقبولیت کے آثار ظاہر فرمائے۔ چنانچہ مولینا مرحوم بمعیت حافظ محمد نصر اللہ خان کے ۲۷؍ رمضان المبارک کو چودھواں تشریف لے آئے۔ اور نماز جمعہ میں شریک ہوئے بعد ادائے نماز کے حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کی زیارت سے مشرف ہو کر نہایت مسرور ہوئے۔

۲۸؍ رمضان کو واپس ملتان ہو کر مقدمہ ہذا تحریر فرمایا جب فقیر گھر سے واپس ہوا مقدمہ ہذا کو دیکھا تو مولانا مرحوم نے تکمیل طباعت کی استدعا کی۔ تقریباً ۲؍ شوال کو یہ مقدمہ مولانا ابو سعید شیر محمد کاتب کے حوالہ کرنے کو لے گئے۔ کاتب جو کہ ان کے خاص دوست ہیں موجود نہ تھے۔ گھر والوں کے سپرد کر کے کہہ آئے کہ بھائی صاحب کو کہہ دینا یہ آخری کاپی ہے۔

مشیت ایزدی نے ۲۲؍ شوال ۸۲ھ بروز بدھ کی شام کو ظاہر کیا کہ واقعی مولینا مرحوم کی یہ آخری کاپی ہے۔ اور مولینا بیٹھے بیٹھے اس دار فانی کو ہمیشہ کیلئے الوداع کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑا لڑکا سجاد رشید آٹھ سال کی عمر میں ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ مرحوم کو ہمیشہ کے لئے اپنے جوار قرب و رحمت میں نزول مکرمت عنایت فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے۔ اور ان کی برکت ان کی اولاد میں رکھے۔ آمین

فقیر عطا محمد عفی عنہ

کتاب ہذا کے ملنے کا پتہ

۱۔ مفتی عطا محمد موضع قدیر آباد ڈاکخانہ اسٹیشن تخت محل ضلع بہاول نگر

۲۔ حافظ محمد نصر اللہ خاں معرفت دکان حاجی غلام حیدر خان مرحوم غلہ منڈی بہاولنگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل اللیل والنہار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا ورفع عن الذاکرین الحجاب ولقّٰھم نضرۃ وسرورا والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبینا محمد سیّد الذاکرین وسند العارفین الذی کان صبارا شکورا وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین بذلوا اموالھم وانفسھم فی طاعتہ وسقٰھم ربّھم شرابا طھورا اما بعد می گوید فقیر حقیر پر تقصیر لاشی بالکبر علی سید نسبا والحنفی مذہبا ونقشبندی مجددی العثمانی مشربا و دہلی موطنا عفی عنہ ایں رسالہ الیست در فوائد جناب خواجہ مشکلکشا سید الاولیاء سند الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلماء رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزماں حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قلبی وروحی واھلی ومالی فداہ

تنبیہ:۔ باید دانست کہ جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بچھراں کہ مصحح اند وقت معائنہ از اول تا آخر شانزدہ جا حاشیہ از زیادہ خویش نوشتہ اند وعلامتِ آن در آخرش ح نوشتہ شد و ہر جا کہ حاشیہ مؤلف کتاب ہٰذا مندرج است علامت آن در آخرش لفظ منہ ثبت کردہ شد ۱۲ (ما درین طبع بجائے علامت مُلّا رسم شریف مولانا درج شدہ است ۱۲ عطا محمد)

متعنا اللہ تعالےٰ بادامتہ افاضاتہ یا ارحم الراحمین آمین، چونکہ ایں ہیچمداں ہیچ عمل از اعمالِ حسنہ ندارد لہٰذا جمع آوری ایں اوراق در حق خویش وسیلہ جزیلہ پنداشتہ باوجود عدم لیاقت کمر ہمت بربست۔ بیت

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم

موسوم شد بمجموعۂ **فوائد عثمانی** مشتملہ بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ مرتب گشت واللہ الموفق والمعین وبہٖ نستعین ۂ

مقدمہ:۔ دربیان کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہ وبیان بعض اوراد وآداب برائے طالبان مبتدیان کہ منتسب اند بطریقہ علیہ نقشبندیہ احمدیہ افاض اللہ علی العالمین انوارہا۔

فصل اوّل در ملفوظات حضرت قبلۂ ماقلبی وروحی فداہ، **فصل دوم** در مکتوبات حضرت قبلۂ ماقلبی وروحی فداہ **فصل سوم** در عبارات عجیبہ وغریبہ نصیحت آمیز حضرت قبلۂ ماقلبی وروحی فداہ **فصل چہارم** دربیان خوارق وکرامات ومکشوفات حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ **فصل پنجم** دربیانِ معمولات حضرت ماقلبی وروحی فداہ **فصل ششم** دربیانِ خلفاء حضرت قبلۂ ماقلبی وروحی فداہ۔

خاتمہ دربیان بعضی حالات وکیفیات امراض وانتقال وتجہیز وتکفین وتدفین حضرت قبلۂ ماقلبی وروحی فداہ معہ احوال تاریخی ونقشہ کل عمر شریف واحوال اجازت نامہ وتحصیل علوم و دستار بندی فضیلت وبعد وصال حضرت ایشاں بر مسندِ ارشاد نشستہ اجرائے طریقہ فرمودن جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادۂ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہٗ وعمرہٗ ورشدہٗ مع احوالِ تاریخی ونقشہ عمر شریف ازوقتِ ولادت باسعادت تاوقت جلوس بر مسندِ ارشاد وہفت سلاسل ونیات مراقبات مقامات مجددیہ وختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم۔

مقدمہ دربیان کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہٗ وبیان بعض اوراد وآداب برائے طالبان

مبتدیان که منتسب اند بطریقهٔ عالیهٔ نقشبندیه احمدیه افاض الله علی العالمین انوارها باید دانست که این طریقهٔ
شریفه مبنی است بر اتباع سنت سنیه و اجتناب بدعت غیر مرضیه در عقائد بر آنچه مقرر کرده است اهلسنت و جماعت
شکر الله سعیهم و در فروع بر آنچه مقرر کرده است اهل هر مذهبی از حنفیه و شافعیه و مالکیه و حنبلیه و ممکن نیست حصول
معرفت الهیه مگر باتباع شریعت غراء سنیه و تخلق باخلاق شریفه نبویه و محبت مشائخ کرام که وسائل اند
بحق تعالی و باستمداد بایشان پس واجب است بر مریدے که بخدمت یکے از دوستان خدا رسیده
باشد و باخذ بیعت و تلقین ذکر ازو مشرف گشته باشد که برخیزد آخر شب برائے تهجد در وقتی که بیدار
شود از خواب بگوید استغفر الله وسبحان الله والحمد لله والله اکبر ده ده بار
بعد از ان طهارت کند و نماز تهجد بخواند و ادنایش دو رکعت و اعلایش دوازده رکعت اند بعد از ان
مشتغل شود بذکر قلبی که شیخ او را تلقین کرده باشد و آن ذکر اسم ذات است باین طریق که
زبان را بکام چسپانیده و دل را از خواطر و وساوس تهی ساخته بخیال صرف بیحرکت زبان و
بیحرکت هیچ عضوی از اعضائے از لطیفهٔ قلب که محلش زیر پستان چپ است بفاصلهٔ دو انگشت
مائل به پهلوے بگوید الله الله و مفهوم آن که ذات پاک است که بران ایمان آورده ایم در
لحاظ دارد بے تکیف و بے تمثیل و بی تکلف بند نمودن نفس و فرو گذاشتن او و بی تلفظ بزبان
ظاهری تا که جاری شود قلب بذکر یعنی راسخ شود تخیل اسم ذات در قلب وقتیکه متوجه شود
بآن و اگر شیخ او را لطائف دیگر هم تعلیم کرده باشد از ان هم ذکر بکند بهمین دستور و آن لطیفه
روح است و محل آن زیر پستان راست بفاصله دو انگشت مائل به پهلوی است و لطیفهٔ سر
و محل آن برابر پستان چپ بفاصله دو انگشت مائل بوسط سینه و لطیفهٔ خفی و محل آن برابر پستان
راست بفاصلهٔ دو انگشت مائل بوسط سینه و لطیفه اخفی و محل آن وسط سینه است و لطیفهٔ
نفس و محل آن وسط پیشانی است و لطیفهٔ قالب و آن تمام بدن است تا از هر بن موی ذکر
هویدا گردد و این را سلطان الاذکار نامند و باید که صرف کند مرید اوقات خود را در ذکر تا دریابد
اسرار آن را و حد اقل ذکر از هر لطیفه یک هزار است در روز و شب و گر فرصت بیابد ذکر

ذکر قلب[۱] را پنجہزار تکمیل کند بسیار بہتر است و اگر شیخ او را مراقبہ احدیت تعلیم کردہ باشد باآن مشتغل بشود زیرا کہ مقصود از ذکر مراقبہ است و آن ملاحظہ ورود فیض است از ذات کہ موصوف است بجمیع صفات کمال و منزہ است از جمیع نقائص بر لطیفۂ قلب بواسطۂ شیخ و دریں مراقبہ حضور با حق تعالےٰ و غفلت از ما سوائے او را حاصل می شود پس اگر مرید را بعنایت خداوند جلشانہ ایں دولت حضور میسر گشت و باقی ماند تا دو ساعت شیخ او[۲] را مراقبہ معیت تعلیم کردہ باشد باآن ہم مشتغل بشود و آن انتظار ورود فیض است از ذاتیکہ ہمراہ او و ہمراہ ہر ذرہ از ذرات عالم است بر قلب بواسطۂ شیخ و مواظبت کند برآن تا کہ او را حضور با حق تعالےٰ علی الدوام حاصل شود و معنی حضور را این است کہ بر دل او نگذرد خطرہ کہ مزاحم باشد او را از توجہ بحق سبحانہ پس اگر ظاہر او مشتغل بخلق بود باطن او مشتغل بحق تعالےٰ باشد و ذکر نفی[۳] و اثبات ہم بکند فائدہ عظیم می دہد برائے دفع خواطر و تہذیب اخلاق و تحصیل فنا و طریقش اینکہ نفس خود را زیر ناف بند کند بزبان خیال کلمہ لا را از ناف بدماغ خود رساند و لفظ الٰہ را بر دوش راست فرود آرد لفظ الا اللہ را بر ہمہ لطائف گزرانیدہ بر دل ضرب کند و شرط است دریں لحاظ معنی کہ نیست ہیچ موجود یا مقصود یا معبود[۴] بجز ذات پاک حق تبارک و تعالےٰ و ہیچ عضوی از اعضاء را حرکت ندہد بلکہ مشغول باشد بخیال صرف بے تکلف و در وقت گذاشتن نفس محمد رسول اللہ بگوید و آن ہم بزبان خیال و اول سہ بار در یک نفس گفتہ باشد چندروز بعد ازاں پنجبار در یک نفس گفتہ باشد چندروز بعد ازان ہفت بار بعد ازان نہ بار ہمچنان دو دو زیادہ کردہ شود برعایۂ عدد طاق تا کہ برسد بہ بست و یک بار و معتاد شود برآن و این اول درجات ذکر است کہ برآن آثار مرتب می شوند از ذوق و شوق و حرارت

---

[۱] مدار عدد بر فرمودہ پیر است حضرت قبلۂ ما فرمودہ اند پیر را مناسب کہ مرید را التزام عدد نماید کہ در مخالفت خوف نقصان است ۱۲
(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[۲] حضرت ما درمیان احدیۃ و معیۃ مراقبہ مشارب فرمایند ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[۳] ایں را حضرت ما قدس سرہ قبل مراقبہ احدیۃ فرمودہ اند و در وقت مراقبات تہلیل لسانی فرمودہ اند ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[۴] حضرت قبلہ فرمودہ اند معنے لا موجود در طریق حضرات ما نیست معنی لا مقصود مراد است منتہی حتی لا معبود می کند ۱۲
(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

در باطن واستغراق درمراقبه واین ذکر را یازده صد بار در روز وشب در یک وقت یا در اوقات متفرقه کرده باشد ووقتیکه حضور بر مرید غالب گردد پس ورا تهلیل لسانی انفع ومفید است برائے دوام حضور وطریقش اینکه بگوید بزبان کلمه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پنجهزار[1] بار بلحاظ معنی ونفی وجود خود واثبات حق سبحانه وباید که تصور کند در اثناء ذکر ومراقبه خصوصاً در وقت ورود خواطر صورت شیخ خود را روبروے خود بکمال تعظیم ومحبته واین مسمّی است برابطه واز اهم اشیاء است وانفع آنها وبگوید بخیال بعد از هر صد بار از هر ذکرے که باشد بکمال تضرع وزاری بحق سبحانه وتعالیٰ الٰہی مقصود من توئی ورضائی تو محبّت ومعرفت خود بده باز ذکر کند همچنان تا که صبح بدمد پس بخواند سنت وفرض را بجماعت در اوّل وقت وبعد از ادائے هر فریضه بگوید سُبْحَانَ اللّٰهِ سی وسه بار واَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سی وسه بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ سی وچهار بار بگوید بعد ازیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ واگر بگوید این را ده بار بعد از نماز صبح وده بار بعد از نماز شام قبل از آن که بگرداند پائے خود را بهتر است وبگوید اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ هفت بار بعد از نماز صبح وهفت بار بعد نماز مغرب بعد ازاں مشتغل شود بذکر قلبی ورابطه ودعا تا طلوع آفتاب پس بخواند سنت اشراق را اولی خواندن چهار رکعت است بعد ازاں کسیکه اشتغال بعلم دارد بآن مشتغل شود وکسیکه صنعت دار باشد یا بیع وشرای کند بآن مشتغل شود با مراعات آداب آن از حسن نیت وصدق ودروغ نگفتن وسوگند نخوردن وغافل نشود از خداے تعالیٰ بالکلیه بلکه یاد کرده باشد اورا سبحانه در اثناء وهرگاه که فراغت بیابد ازاں استغفار کند بست وپنج بار وهیچ صحبته معلول نکند با غیار که طلب حق تعالیٰ ندارند و با آنکه منکران مشائخ طریقت هستند خصوصاً با کسے که منکر شیخ او باشد یا معترض بود بروی یا دوست ندارد او را یا شیخ محترز باشد از که صحبت با اینهمه سم قاتل است پس باید که اجتناب کند ازاں هر قدر که تواند وباید که در حضور شیخ بی اختیار باشد مانند مرده در دست زنده وممتثل باشد امر ونهی او را ومتادب بود

---

[1] حضرت قبله قدس سره بنده را فرموده اند یازده هزار ذکر اسم ذات برقلب ودو هزار بر روح ودو هزار بر سر ودو هزار بر خفی ودو هزار بر اخفی وسه هزار بر نفس ویک هزار بر قالب صد بار نفی اثبات وپنجهزار تهلیل ۱۲۰

(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

بآداب ظاہرہ و باطنہ والتماس کردہ باشد رضائے او و در غیب او تشخیص کند صورت مبارک او را و ببندد دل را بآن و اعتقاد کند معیتہ معنویہ روحانیہ او را و التفات نکند ہیچ بسوی مشائخ دیگر و یقین کند شیخ خود را دروازۂ وصول بحق سبحانہ و باید مرید را کہ روزہ بدارد سہ روز از ہر ماہ در ایام بیض و شش روز از ماہِ شوال و نہ روز از اوّل ذی الحجہ و روزِ عاشورہ و اگر تواند روزہ داشتن یک روز و افطار کردن دو روز بہتر از ان صوم حضرتِ داؤد علیہ السّلام است روزہ داشتن یک روز و افطار نمودن یک روز و بآن تصفیہ عظیمہ حاصل شود و کوشش بکند در ماہِ رمضان باشتغال بانواعِ عبادات تا بود در تمام ماہ بحضور تام زیرا کہ جمعیتہ دریں ماہ مبارک موجب جمیعتہ است در تمام سال و تفرقہ باطن دریں ماہ موجب تفرقہ است در تمام سال و وقتیکہ برائے خوردن برود باید کہ مراعات آداب کردہ باشد از شستن دو دست در اوّل و تسمیہ وغیرہ آن و غافل نشود از حق تعالیٰ در اثناء خوردن بلکہ حق تعالےٰ را یاد کردہ باشد و اگر بخواند سنّت چاشت را دوازدہ رکعت بقراءۃ خفیفہ بہتر است و اوسط آن ہشت رکعت است و ادنیٰ چہار رکعت و قبل از ظہر اندکی قیلولہ کردہ باشد تا اعانت دہد او را بر تہجد و بخواند سنّت زوال را چہار رکعت بطول قنوت قبل از ظہر باز بخواند ظہر را با جماعت بسنن و آداب بعد ازاں چیزی را از قرآن شریف بخواند بنظر بکمال تادب و ترتیل و تدبّر معنی پس ازان کسیکہ کار دارد مشتغل بآن شود و کسیکہ ندارد مشتغل بذکر شود تا کہ وقتِ عصر رسد پس بخواند سنّتہ عصر را چہار رکعت بعد ازان فریضہ را در اوّل وقت با جماعت بسنن و آداب آن باز کسیکہ کار دارد کار خود بکند و کسیکہ ندارد کتب تصوّف خصوصًا مکتوبات قدسی آیات حضرت امامِ ربّانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت خواجہ محمّد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و یا دیگر رسائلِ سلوک حضرات کرام نقشبندیہ احمدیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین مطالعہ نماید و غرّہ نشود بانچہ واقع میشود او را از مکشوفات و ظہورات کہ اینہا از مقاصد نیستند مقصود استقامت است بر اتباعِ سنّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم در ظاہر و در باطن یعنی در ظاہر بہ تہذیب کردن اخلاق خود باتصاف بحلم و تواضع و خاکساری و شفقت خصوصًا بر عیال و احسان و مدارات

و ایثار و خدمت خصوصًا با فقرا و عفو و صفح و سخا و حیا و صدق و امانت و وفا بعہد و حسن ظن و تصغیر نفس و استحقار آنچہ نزد خود است و استعظام آنچہ نزد غیر است و با اجتناب از دروغ و خیانت و غضب و جنگ و غیبت و سخن چینی و دشنام و فحش و اہانت و اذیت و ظلم و در باطن با تصاف بتوبہ و انابت و زہد و ورع و صبر و شکر و توکل و رضا و اخلاص و رجا و خوف و اجتناب از حرص و بخل و حقد و حسد و بغض و تکبر و عجب و ریا و سمعہ و غیرہ آن و باید کہ مشتغل شود اول روز و آخر او بہ تسبیح و تہلیل و تحمید و تکبیر و استغفار و درود بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و چونکہ داخل شود وقت مغرب ادا کند فرض را بلا تاخیر با جماعت بسنن و آداب آن و اگر بخواند سنت اوابین را و اعلائی او شش رکعت است و وسطا و دوازدہ و ادنائی او شش است و بہتر باشد کہ باز مشتغل شود بذکر و مراقبہ تا خفتن پس بخواند سنت عشاء و فرض او را با جماعت بسنن و آداب آن و تسبیح بگوید قبل از خواب سی و سہ بار و تکبیر سی و سہ بار و تکبیر گوید سی و چہار بار و مشتغل نشود در این وقت بغیر حق تعالے تا کہ بخواب رود و باید کہ بخوابد بطہارت دراز کشیدہ بر پہلوئے راست روئے بجانب قبلہ آمادہ برائے تہجد بر بستر پاک بلکہ لازم مرید را دوام طہارت در ہمہ اوقات زیرا کہ طہارت ظاہر را تاثیر عظیم است در طہارت باطن و باید مرید را کہ توسل کند[1] بحق تعالیٰ بمشائخ کرام خود در یک وقت از روز و شب و ادنی بعد از فراغت از تہجد است و اگر دو وقت کند اولیٰ تر است و طریقش اینکہ بخواند فاتحہ را یک بار و اخلاص را سہ بار باز گوید الٰہی برسان ثواب آنچہ خواندہ ام بروح مقدس حضرت سید المرسلین و شفیع المذنبین سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم و بارواح علیہ جمیع انبیاء والمرسلین و ملائکہ مقربین و صحابہ و تابعین و اولیاء صالحین خصوصًا بارواح حضرات نقشبندیہ احمدیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ بعد از آن بگوید۔

الٰہی بحرمت[2] شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ، الٰہی

---

[1] حضرت قبلہ ما فرمودند بعد از نماز ہر فرضی دعائے از حق تعالے بواسطہ حضرات قدس اللہ تعالیٰ بخواہد ۱۲

(مولانا حسین علی صاحب واں بچھراں)

[2] اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ۔ سید المرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین انیس ارواح العاشقین حضرت محمد بن عبد اللہ بن

(باقی حاشیہ ص۱۶ پر ملاحظہ ہو)

بحرمتِ خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابوبکر الصدیق[1] رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان[2] فارسی رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت قاسم[3] بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق[4] رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرتِ سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامی[5] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن[6] خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵) عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ و والدۂ مکرمہ بی بی آمنہ بنت وہب ولادت باسعادت شش صد سال بعد رفع حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات دوازدہم ربیع الاولیٰ روزِ دوشنبہ نبوت در عمر اربعین ہجرت در عمر ثلثہ وخمسین وفات شریف در عمر ثلث وستین علی اصح اقوال روز دوشنبہ فی الشہر ربیع الاولی دوازدہم وقیل غیر ذلک تاریخ رحلۃ صلے اللہ علیہ وسلم قال من قال فی شانہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ رباعی چگویم وصفِ ترا ای شاہ لولاک ؛ کہ شانت برتر است از فہم و ادراک ؛ کلیم اللہ بطور و تو بر عرش ؛ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛

۱؎ خلیفۂ اول وجانشین افضل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسم شریف عبداللہ بن عثمان بن عامر از بنی تیم بن مرہ نسب شریف ایشان در جد ہفتم بسید الثقلین ملحق میشود و والدہ شان سلمی بنت صخر ولادت شان بعد واقعہ فیل دو سال و چہار ماہ افضل الناس بودند بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات شریف شصت و سہ سال دوم جمادی الاولی یا بست وسوم جمادی الاخری وقیل غیر ذلک فی ۱۳ ہجری قبرِ مبارک متصل بمرقد مقدس نبوی علی ساکنہ الف الف صلوٰۃ ورحمۃ وبرکات ۱۲

۲؎ صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی در شان ایشان وارد است سلمان منا اہل البیت از اصحاب صفہ اند و باوجود شرف صحبت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اخذ طریقت از حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نمودہ با حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ صحبت داشتہ عمر شریف ایشان دو صد و پنجاہ سال یا سہ صد و پنجاہ سال در سال سی و شش از ہجرت در مدائن وفات یافتند

۳؎ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از فقہای سبعہ مدینہ اند کسب فیوض از خدمت سلمان فارسی نمودہ در طابطیہ بست و چہارم جمادی الاولیٰ در سنہ ۱۰۱ یکصد و یک ہجری رحلت فرمودند۔ ۱۲

۴؎ کنیت ابوعبداللہ لقب صادق در علوم ظاہر و باطن بے ہمتا آیتہ من آیات اللہ بودند ولادت و وفات ایشان در مدینہ منورہ سنین عمر شصت و ہشت سال ولادت ہشتادم سال ہجرت و وفات در یکصد و چہل و ہشتم (؟) شریف در جنت البقیع در مقبرہ اب وجد حضرت امام را انتساب در طریقت ہم بابائے کرام است و آن را سلسلۃ الذہب گویند و ہم اکتساب از حضرت قاسم کہ جد مادری ایشان ہستند ۱۲

۵؎ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نام ایشان طیفور است در مجاہدات و ریاضات و کرامات آیتی بودند از حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ منقول ہست کہ بایزید درمیان ما چون جبرئیل است درمیان ملائکہ عمر ایشان ہفتاد و سہ سال پانزدہم شعبان سال دو صد و شصت و یک در بسطام وفات یافتند وقیل در سنہ ۲۳۴ھ ۱۲

۶؎ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ انتساب ایشان در طریقت بطریق روحانیت و اویسیت بحضرت بایزید است از کلمات ایشان ہست کہ صوفی بمرقع و سجادہ صوفی نبود و صوفی برسوم و عادات صوفی نبود صوفی آن بود کہ نبود در شب شنبہ عاشورہ وقیل سہ شنبہ در سنہ ۴۲۵ھ رحلت نمودند ۱۲

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم[۱] گرگانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابوعلی[۲] فارمدی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابویوسف[۳] ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ خواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق[۴] غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عارف[۵] ریوگری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمود[۶] انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ،

---

۱ حضرت شیخ ابوالقاسم قدس سرہ العزیز از گرگان طوسند و در وقتِ خود قطب ربانی و عارف سبحانی بودہ در ۴۵۰ چہار صد و پنجاہ ہجری رحلت یافتند و نسبتہ ارادتِ ایشان بدو طریق است یکے بحضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی بترتیب متن مذکور دیگری بشیخ ابوعثمان مغربی و ایشان را با ابوعلی رودباری و او را بسید الطائفہ جنید بغدادی قدست اسرارہم و از انجا بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ میرسند ۱۲

۲ حضرت خواجہ ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب عصر بودند و ولادت ایشان در ۴۳۴ھ چہار صد و سی و چہار و وفات ایشان در ۵۱۱ھ پنجصد و یازدہ تاریخ وفات چہارم ربیع الاولی استفادہ باطنی بطریق اویسیت از خواجہ ابوالحسن خرقانی داشتند ۱۲۔

۳ حضرت خواجہ ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کنیت ایشان ابویعقوب مسمی بود کوہ آذربیجان بودند صاحب کرامات قدسی و فرم مرو و اصفہان و عراق و خراسان سمرقند و بخارا از لوامع انوار ایشان منور بودند سنین عمر نود و پنجسال ولادت ایشان در ۴۴۰ھ چہار صد و چہل و وفات در ۵۳۵ھ و قیل در ۵۵۵ھ پنجصد و پنجاہ و پنج مدفن ایشان مرو شاہجہان است از توابع ہرات ۱۲۔

۴ سر سلسلۂ خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ اند حضرت خضر پیر سبق ایشانند و حضرت خواجہ ابویوسف پیر صحبت و خرقہ و در اتباع سنن و اجتناب بدعت بغایت ملتزم بودند و ایں مصطلحات ہشت کلمہ کہ بنائے طریقۂ خواجگان بر آنست ہوش در دم نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت، نگاہ داشت، یاد داشت (منقول از ایشان اند) دوازدہم ربیع الاولی ۶۱۶ھ و قیل ۶۱۵ھ بملاء اعلیٰ پیوستند غجدوان بکسر غین معجمہ ۱۲

۵ حضرت خواجہ عارف ریواگری رحمۃ اللہ علیہ از کبار خلفائے حضرت خواجہ عبدالخالق اند رحمۃ اللہ علیہ فیضِ باطن از آنجناب مستطاب یافتہ در ۶۱۶ھ ستش صد و شانزدہ غرہ شوال بعالم ملکوت شتافتند مولد و مدفن ریوگر است ۱۲

۶ حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ از کبار خلفائے حضرت خواجہ عارف اند بخلافت و ارشاد ممتاز و حسب مصلحت طالبان را ذکر جہر فرمودہ اند و بکسب گلکاری وجہ معاش میساختند مولد شان انجیر فغنہ است تاریخ رحلت ہفتدہم ربیع الاولی است و سال غیر معلوم ۱۲

عـہ در سلسلۂ حضرات کرام ما نام شریف ایشان درج نشد است ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

(حاشیہ صفحہ ۱۸)

عـہ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت بودند مذہب حنفی داشتند ہر کہ یک روز در صحبت شریف بودے بحقیقت رسیدے و چون مزدورے برائے مزدوری بگاہ آمدے شام بخودے بر گشتے در شب دوشنبہ ذی قعدہ ۷۱۵ھ و قیل ۷۲۱ھ و قیل ۷۲۵ھ رحلت نمودہ۔ مولد فی رامیتن قصبۂ بزرگ از ولایت بخارا است و مرقد در خوارزم است ۱۲

الٰہی بحرمت حضرتِ خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا[۱] سماسی رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت سید امیر[۲] کلال رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت سید بہاء[۳] الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرتِ خواجہ علاء الدین[۴] عطار رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمتِ حضرت مولانا یعقوب[۵] چرخی رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید[۶] اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد[۷] زاہد رحمۃ اللہ علیہ

---

۱ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ بحضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نظر عنایت قبل از ولادت میداشتند اکثر ہنگام کہ گذر بر قصر ہندوان می نمودند میفرمودند زود باشد کہ ایں کوشک ہندوان قصر عارفان گردد تاریخ وفات دہم جمادی الاولی سال غیر معلوم مولد و مدفن قریہ سماس از قری رامتین ۱۲

۲ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ مقتدائے عصر و رہنمائے دہر بودند و کلال داسگر باشد ایشان کسب راحت میکردند ہنگام بودن شان در شکم اگر اتفاقا مادر ایشان لقمہ مشتبہ بگلو فرو بردی درد شکم پیدا شدے روز شنبہ یازدہم جمادی الآخری بجوار رحمت پیوستند مولد و مسکن قریہ سوخاری است ۱۲

۳ حضرت خواجہ امام الطریقۃ مجدد الشریعۃ خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ بصورت از سید امیر کلال تربیت یافتہ اند و بمعنی از روحانیت حضرت خواجہ عبد الخالق رحمۃ اللہ علیہ کسب فیوض و برکات نمودہ اند بہ مراتب و مقامات ولایت مثل خواجہ کم کسے فائز شدہ باشد۔ سکہ کہ در یثرب و بطحا و زنند ؛ نوبت آخر بہ بخارا زدند ؛ لقب شریف نقشبند از آنست کہ از کرام آبائے ایشان کسب قالین بافی بود و در آن نقشبندی می نمودند ولادت شریف ایشان در ۷۱۸ھ ہفت صد و ہژدہ ماہ محرم وفات سوم ربیع الاول ۷۹۱ھ سن عمر ہفتاد و سہ سال و دو ماہ و قیل ۷۲ و قیل ۷۰ھ ۱۲

۴ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اول و جانشین اکمل حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اند و فرزندان خواجہ نیز منسوب بایشان شدند حضرت خواجہ بایشان بشارت دادند کہ گرد مدفن تو شصت فرسنگ ترا اذن شفاعت خواہم داد بعد از عشا شب چہارشنبہ بستم رجب ۸۰۲ھ ہشت صد و دو رحلت فرمودند ۱۲

۵ حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ نقشبندیہ را رکنِ رکین بودند کہ بظہور وجود باجود ایشان ایں طریقۂ شریفہ رواج تمام و شیوعی عام یافتہ تاریخ رحلت پنجم صفر سال غیر معلوم اصل شان از چرخ است کہ دہیست از توابع غزنین ۱۲

۶ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت و مجدد مائۃ تاسع بودہ نسبۃ نقشبندیہ از خدمت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ حاصل نمودہ اند و از مشائخ دیگر ہم فیضہا یافتہ شب دوشنبہ بست و نہم ربیع الاولی ۸۹۵ھ نہصد و نود و پنج بعالم ملکوت پیوستندی فرمودہ اند مرا برائے ترویج شریعت و توہین بدعت مامور ساختہ اند تاریخ وفات ہم مطابق آن آمدہ و قاطع (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۰)

۷ (حاشیہ صفحہ ۱۷ پر ملاحظہ فرمادیں)

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت امامِ ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمتِ سلطان الاولیا

(بقیہ صفحہ ۱۸) بتقاضائے عبدیت بودہ مدفن سمرقند است ۱۲ -

۶ حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ خرقہ ارادات از خواجہ عبید اللہ احرار پوشیدہ و بیمن توجہات عالیہ بمرتبہ خلافت رسیدہ اند غرہ ربیع الاول داعی اجل را لبیک اجابت فرمودہ اند ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

---

۱ حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ نسبت و خلافت از خال خود مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ دارند بتاریخ نوزدہم محرم الموتجسر یوصل الحبیب الی الحبیب را عبور فرمودند ۱۲

۲ حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ خرقہ ارادت و خلافت از والد ماجد خویش مولانا محمد درویش پوشیدہ رعایت اصل طریقہ شریفہ را بغایت التزام می فرمودند از مخترعات و مبتدعات مثل ذکر جہر وغیرہ اجتناب کلی می داشتند قدم بر قدم خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ می رفتند سنین عمر قریب بہ نود سال بود وفات در ۱۰۰۸ھ اکثر ارادہ نسبت دوم شعبان فتح مکہ

۳ حضرت ایشان سمرقندی الاصل کابلی المولد شیخ بودند از جانب والد بہ حضرت شیخ محمد عمر یاغستانی کہ جد مادری خواجہ احرار اند میرسند تلمذ علوم ظاہری بمولانا صادق حلوائی دارند و کمالات باطنی بہ تربیت معنوی خواجہ احرار نمودہ و بحکم بشارت بیعت ظاہری از مولانا خواجگی امکنگی نمودہ تا سہ ماہ افاضہ صحبت و برکات کردہ اند در دہلی رسیدہ مرجع طالبان خدا شدند عمر شریف چہل سال بست و پنجم جمادی الاخری روز شنبہ ۱۰۱۲ھ بجوار رحمت حق پیوستند مدفن در دہلی ۱۲

۴ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی شیخ احمد فاروقی سہرندی رحمۃ اللہ علیہ در فروع مذہب حنفی داشتند و در اعتقادیات مجتہد بودند تحصیل بعض علوم از والد ماجد خود و دیگر علمائے سہرند کردہ پس سیالکوٹ رفتہ بعض کتب معقولہ از مولانا کمال کشمیری و کتب حدیث از شیخ یعقوب کشمیری سند کردہ و نیز اجازت بعض تفاسیر و احادیث وغیرہ از قاضی بہلول بدخشانی یافتند و کتب اخلاق بر والد خود سند کردہ و اجازت اکثر سلاسل صوفیہ از والد ماجد خود دارند و نسبت نقشبندیہ از حضرت خواجہ محمد باقی باللہ استفاضہ فرمودند بآں مرتبہ رسیدند کہ حضرت خواجہ میفرمودند کہ شیخ احمد آفتابیست کہ مثل ما ہزاران ستارہ در سایۂ او گم اند و مثل ایشان درینوقت زیر فلک نیست خوارق و کرامات ایشان از حد احصار بیرون است روز سہ شنبہ موافق عمر نبوی رسیدہ بودند کہ از دار الفنا بدار البقا سفر اختیار نمودند و قبر مبارک در سہرند است ۱۲

۵ حضرت ایشان فرزند ثالث حضرت مجدد اند در سن نہ سالگی متکلم بکلام توحید وجودی میشدند در یکماہ حفظ قرآن

(حاشیہ بر صفحہ ۲۰)

حضرت شیخ سیف[۱] الدین رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت[علہ] حافظ محمد محسن[۲] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی[۳] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا جانِ جاں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مجید نمودند و در شانزدہ سالگی تحصیل جمیع علوم فرمودند و در یازدہ سالگی طریقۂ ذکر و مراقبہ از والد بزرگوار خود اخذ نمودند حضرت مجددؒ می فرمودند کہ حال محمد معصوم در تحصیل نسبتہائے مثل صاحب شرح وقایہ است کہ جدش ہر قدر کہ تالیف می کرد او یاد می گرفت و ترویج طریقۂ مجددیہ حضرت ایشان نہم ربیع الاول ۱۰۷۹ھ رحلت فرمودند مدفن ایشان در سرہند است ۱۲

---

[۱] فرزند پنجم قیوم زمان عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کہ فرزندِ ثالث حضرت مجدد و منور رحمۃ اللہ علیہ اند نسبت باطن از والدِ ماجد خود تحصیل کردہ اند در عنفوانِ شباب کامل و مکمل بودند و در ترویجِ شریعت محمدیہ و اشاعت طریقہ مجددیہ بغایت اہتمام می فرمودند و در امر معروف و نہی منکر کوششِ بلیغ می نمودند ولادت ایشان در ۱۰۵۵ھ یک ہزار پنجاہ و پنج واقع شدہ و در شبِ بستم جمادی الثانی ۱۰۹۵ھ داعیٔ اجل را لبیک اجابت گفتہ جان بجاناں سپردند سنین عمر چہل و ہفت و قبۂ مرقد ایشان در سرہند است عند ہبرہ رحمۃ اللہ علیہم ۱۲

[۲] حضرت خواجہ حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکی از اولیائے کرام اند و از فیوضِ باطن ایشان ہزارہا مستفید شدہ اند مزار پر انوار ایشان در کشمیر است در ۱۲۱۹ھ وفات یافتند ۱۲

[۳] حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ و بخدمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سالہا تحصیل فیوض نمودہ بکمالات وارادات بلند رسیدند و صاحبِ استغراق قوی کہ تا پانزدہ سال بجز وقت نماز بہوش نمی آمدند و بغایت اتباعِ شریعت می داشتند یکبار در بیت الخلاء پائے راست نہادند تا سہ روز قبض در فیض باطن شد۔ بعد از استغفار بسیار مرتفع شد یازدہم ذی قعدہ ۱۱۳۵ھ بملأ اعلیٰ ملحق گردیدند مزار در دہلی بجوار محبوب الاولیاء است رحمۃ اللہ علیہم

[۴] حضرت ایشان مصافحہ و بیعت این طریقہ شریفہ در ہژدہ سالگی از حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نمودند و بآخر بخدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ حاضر شدہ نسبت احمدیہ از اول با تمام رسانیدند و ذی حضرت میرزا صاحب فرمودند کہ معلومات و بشارات شما ہمہ صحیح است اگر بگوئید ہمہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجل کنا نم شب دہم محرم ۱۱۹۵ شربت شہادت نوشیدند تاریخ انتقال حضرت ایشان ازین رباعی ظاہر است۔ رباعی

ہست حدیثی از پیغمبر ❊ صلی اللہ علیہ الاکبر ❊ عاش حمیداً مات شہیداً ❊ سالِ وفات مرزا مظہر ❊

و مزار پر انوار حضرت ایشان در شاہجہان آباد است چتلی قبر در خانقاہِ خود ۱۲ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

[علہ] در سلسلۂ حضرات کرام ما نام شریف حافظ صاحب درج نکردہ اند ۱۲ (عطا محمد عفی عنہ)

مجدّدؓ مائتہ الثلث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروّج شریعت مصطفےٰؐ حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہِ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت غوثِ اوان قطبِ زمان حضرت شاہ ابوسعیدؓ احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، الٰہی بحرمتِ غوثِ اوان محبوب رحمٰن حافظِ قرآن وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت شاہ احمد سعیدؓ احمدی

۱ھ حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از اولاد حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ اند ولادت آنجناب در ۱۱۵۶ھ در موضع بٹالہ از دیار پنجاب بظہور آمدہ ودر ہژدہ سالگی در ۱۱۷۴ھ بخدمت حضرت میرزا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسیدہ شرف بیعت حاصل کردہ مستفیض فیض باطنی شدند تا پانزدہ سال التزام صحبت شریف داشتہ جمیع مقامات طریقۂ مجددیہ طے کردند وحالی فیض اشتمال آنجناب اظہر من الشمس است کہ صدہا بلکہ ہزارہا کس از دیار ودر فائز گشتند ومرتبۂ کمال وتکمیل میرسیدند از ملفوظات شریفہ است کہ در طریقۂ مجددیہ چہار دریائے فیض جمع اند دریائے نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ وسہروردیہ واز ملہمات آنجناب است کہ روزے گفتم یا حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ ندا آمد کہ بگویم یا ارحم الراحمین شیئاً للہ روز شنبہ بست ودوم ماہ صفر ۱۲۴۰ھ بدار القرار انتقال فرمودند مزار مبارک حضرت ایشاں در خانقاہ شریف دہلی کہ منسوب بآنحضرت است ؎

سال تولید وحیات وفوت آں سلطانِ پاک — مظہرِ جود وامام مظہرِ یزدانِ پاک

۲ھ حضرت شاہ ابوسعید صاحب اولاد حضرت مجدد بواسطۂ حضرت ایشان اند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ولادت شریف دوم ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ در بلدۂ رام پور واقع شد تاریخ ولادت از مصرع حافظ وعالم ولی بادا ؛ ظاہر است حافظ وقاری وحاجی محدث بودند ؛ اول از شیخ درگاہی علیہ الرحمۃ کہ از خلفائے طریقۂ مجددیہ زبیریہ بودند کسب نسبت نمودند بعدہٗ بحضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیوستند وایشان بجائے خود نشانیدند ومردمان مشرق ومغرب رو بایشان آوردند بعدہ سال نہ وفات پیر بزرگوار در سفر حج وقت مراجعت یوم عید الفطر ۱۲۵۰ھ بجوار رحمت حق پیوستند تابوت شریف ایشان نقل کردہ بدہلی آوردند ودر جنب پیر ایشان دفن کردند تاریخ وفات عربی یُتَّقِیْ سِرُّ اللہ مَضْجَعَہٗ امام ومرشد ما شاہ بوسعید سعید ؛ بروز عید چو شد واصل جناب خدا ؛ دل شکستہ ومغموم گفت تاریخش ؛ ستون محکم دین نبی فتادہ زپا ؛

۳ھ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولادت باسعادت ایشان در غرہ ربیع الآخر ۱۲۱۷ در بلدۂ مصطفےٰ آباد عرف رامپور است وبیعت از حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ در عمر دہ سالگی کردند وآغاز کسب سلوک نمودند واکثر کتب تصوف وحدیث شریف بعضے بقراءۃ وبعضے استماعت در خدمت حضرت قبلہ شاہ صاحب استفادہ نمودند عمر شریف بہ بست سال رسیدہ بود کہ از تحصیل علوم معقول ومنقول فارغ شدہ دستار فضیلت بستند وبعد از انتقال والد ماجد خویش بر مسند ارشاد حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ نشستند ودر سال ۱۲۷۳ آخر ماہ محرم از دہلی شریف مع اہل وعیال ہجرت فرمودند ودر مدینہ استقامت فرمودند ودران بلدۂ طیبہ طریقۂ شریفہ را شیوعی ورواجی بخشیدند وبسیار کسان از خدمت ایشان جام معرفت نوشیدند چوں عمر شریف بشصت رسید بعارضہ حمی شدیدہ واسہال مفرط بیمار شدہ بین الظہر والعصر روز سہ شنبہ دوم ربیع الاول ۱۲۷۷ھ شربت وصال وزلال نوشیدند وبموجب وصیت بجنب قبہ حضرت سیدنا عثمانؓ بجانب قبلہ جنت البقیع مدفون شدند

چوں شاہ احمد سعید نیکوکار ؛ رحلت فرمود [illegible] دہلی مدینہ [illegible] ۱۲۷۷ھ

رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندہاری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سیّد الاولیا، سند الاتقیا، زبدۃ الفقہا، راس العلما، رئیس الفضلا، شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفت شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

---

۱ حضرت حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ از قوم افغان یوسف زئی اند مولد شریف ایشان از توابع قندہار است ونشو ونما در بلاد دواق یافتہ در فنونِ علم ظاہر سرآمد آفاق بودند ہم از زمان خوردی آثار فیض وکرامت بر جبہہ استقامت عالمگیر می داشتند و شہرت خرق عادات وقوت عزائم عبادات از عہد صبی پیشتر و بادصبا بود و قبل از سلوک سلاسل صوفیہ بقوۃ جذبیہ شہر بند حقائق ملکوتیہ را بقبضۂ تسخیر آوردہ باستحقاق زاد رنگ یکتائی آفاق باکلیل خلیل قبولیت خاص وعام سرافراختہ ایام بودند بعد از حضور صحبت شیخ فرد وحید خدمت حافظ شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ جلیت برکاتہ بحکم قوت استعداد خویش وحسن تاثیر ارشاد شیخ افاضت کیش. در اندک مدتی در جمیع سلاسل مشہورہ منشور خلافت حظّے یافتہ بہدایت عامہ شتافتند و در سرعتِ تاثیر و تسہیل تسلیک متفق علیہ دہر و نزدیک بودند و در کثرت ارشاد ضرب المثل بلاد گشتند مزارِ مبارک در خانقاہ شریف واقع موسیٰ زئی کہ قریب دامن کوہ کسغیر کہ از توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان واقع است وتاریخ ولادت باسعادت حضرت ایشان سنہ ۱۲۱۶ھ ووفات شب دوشنبہ بست و دویم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۲۸۴ ہجریست ۱۲

۲ حضرت حاجی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولادت شریف ایشان در سنہ ۱۲۴۴ ہجری در موضع لونی علاقہ تحصیل کلاچی توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان متعلق سرحد پنجاب است بخدمت جناب حاجی دوست محمد صاحب قندہاری حاضر شدہ شرف بیعت حاصل کردہ مستفیض فیوض باطنی شدند تا ہیجدہ سال چہار ماہ سیزدہ یوم التزام صحبت شریف داشتہ جمیع مقامات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ طے کردند باوجودیکہ جناب حاجی دوست محمد صاحب قندہاری ہزارہا خلفا خود میداشتہ وقت وفات خویش ایشان را مخصوص قائم مقام خود کردہ وخلیفہ مطلق و نائب مناب برحق خویش نمودہ بجای خود نشانیدند وحالات فیوضات باطنی ایشان مشہور جہان است کہ ہزارہا مردمان از خراسان و داماں و دیگر بلاد ہائی پنجاب ہند و سندھ بردست مبارک بیعت کردہ فیضیاب گردیدند بست و نہ سال دو ماہ بر مسند ارشاد نشستہ اجرای طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فرمودہ وقت اشراق یوم سہ شنبہ بست و دویم یوم شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۴ھ وفات یافتند مزار مبارک در خانقاہ شریف واقع موضع موسیٰ زئی کہ قریب دامن کوہ کسغیر کہ از توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان زیر قدم حضرت پیر و مرشد خویش واقع است ۱۲

فصل اوّل

در ملفوظات حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ

ملفوظِ اوّل

روزی فدوی بحضورِ والا حاضر گردیدہ عرضی چیزے از عرضِ حالِ باطنِ خویش نوشتہ پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ گذرانیدم بعد یک لحظہ با بندۂ مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ احوال فقیری کہ بزرگان در کتب ہا نوشتہ اند درین زمانہ کہ بآخر رسیدہ است یافتہ نمی شود و ہر کس بقدرِ حوصلۂ خود می کوشد و بحسبِ استعداد خویش سعی می نماید موافق حالِ زمانہ این ہم غنیمت است و این طائفہ پیران دوکان داران کہ الحال رواج گرفتہ اند ازین چنین پیری حق تعالیٰ مسلمان را نگاہدارد۔ باز فرمودند کہ روز بروز کثرت جہال زیادہ میشود و یوماً فیوماً حال زمانہ ابتر می گردد محض اسم فقیری باقیست ورنہ فقیری کجاست۔

ملفوظِ دوم

روزی در حضورِ فیض گنجور حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر شدم در آنوقت مولوی سعد اللہ صاحب نبیرۂ جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم ویردی نیز حاضر آمد پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حال شکایت زمانہ و تنگیٔ معاشِ خویش ظاہر نمود ارشاد فرمودند کہ حق تعالیٰ شما را با خود دارا دو بغیر خود نگذارا دو کار شما از غیب الغیب سرانجام سازاد و ببرکت حضرت قبلۂ نور اللہ مرقدہ الشریف شما را ضائع نخواہند گذاشت باز حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ اشارہ باین عاصی پر معاصی کردہ ارشاد فرمود کہ این سید کہ اہلِ دہلی است چندین سال شدہ کہ در خانقاہِ شریف است و بسبب عیال داری خانہ درین شہر ہم نمی گیرد باوجود ناداری و غربت تعلق با کسی ندارد و گاہی ذکر

تنگی معاش پیش ما نیاوردہ با با ہر کس کہ بتوکل وقناعت کمر لبست حق تعالےٰ برائے او سبب خیر مہیّا می سازد دایں مصرعہ فرمودند ع

خدا خود میر سامانست اربابِ توکّل را

ملفوظ سوم

روزے در حضور پر نور حاضر شدہ مشرف بشرفِ آستان بوسی گردیدم خط مُلّا محمّد رسول آخوندزادہ صاحب کہ یکی از خلفائے حضرت قبلہ اند از خراسان آمدہ دران مندرج بود کہ من برائے استقامت زمستان جائے در تنگ [1] ساختہ ام کہ در ینجا آسائیش گرمی است چندان شدّت گرمی نیست و در تعمیر مکانات وحجرہا مشغول ہستم حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ یک لحظہ سکوت فرمودہ ارشاد فرمودند کہ جمیع کارہائی دینی ودنیا دی بر نیت موقوف اند واجر وثواب بر نیت مرتب من کہ تعمیر مکانات وحجرہا ودخدمت خانقاہ شریف حضرت قبلہ نور اللہ مرقدہُ الشریف می کنم محض لِلّٰہ فی اللہ برائے مہمانان مسافران کہ از اوطان لعبیدہ در طلب خدا می آیند وبرائی طالبان درویشان کہ برائی یاد الہٰی درین جا متوقف اند وعبادت وذکر مولی جلشانہ می کنند نہ این کار برائے راحتِ نفس خویش وعیال اطفال خویش می کنم ۔

ملفوظ چہارم

روزی این بدنام بمجفل عالی مقام حاضر شد پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ شخصی آمد تحفہ خربوزہ نورسیدہ برائے طمع دنیادی آوردہ فرمودند کہ مردمان ہمچنین می دانند کہ نزد عثمان دولتیست کہ

---

[1] تنگ نام جائیست کہ در ملک خراسان علاقۂ قندہار برزمین سرگو واقع است وتنگ از ینجہت می گویند کہ دو کوہ یک از جانب مشرق ویک از جانب مغرب در یکجا واقع اند ودرمیان ہر دو کوہ دو نہر آب روان کہ یک را مخرج از کابل و ثانی را مخرج از غزنی است ودر انجا در تنگ از قدیم جاری اند ۱۲ منہ

تمام ندارد وبعضی بر ما گمان کیمیا دارند حالانکه حال من انیست هر فتوحات که بمن میرسد خرچ درویشان مسکینم وغیرہم فرد اندارم وایضاً باز ارشاد فرمودند که حضرت شاه غلام علی شاه صاحب قبله توکل وقناعت باین حد داشته بودند که یکبار برائے خرچ کردن در دست چیزی نبود فاقه رو نمود اندرون یک حجره داخل شده در او بر خود بستند باین خیال که این جا جا که بر بدن دارم کفن است واین حجره گور ما است چرا مردمانرا برائے تجہیز وتکفین خود مبتلا سازم سیزده روز در حالت فاقه دران حجره بودند که شخصی آمد بر در حجره استاده آواز کرد که این سیزده روپیه برائے جناب آورده ام قبول فرمایند حضرت شاه صاحب قبله آواز ندا د آخرالامر آن شخص مذکور مبلغان مذکوره در روزن دروازه اندرون حجره انداخته بعد ازان کار حضرت شاه صاحب قبله جاری شد وہمیشه عادت شریف این بود که برائی خرچ خانقاه شریف قرض گرفته صرف درویشان میکردند حتیٰ که رفته رفته تا ده ہزار روپیه نان بائی قرض میشد بعد رسیدن فتوحات اول قرضه سابقه ادا می فرمودند بقیه را خرچ خانقاه شریف می نمودند وبعد تمامش قرض گرفتن شروع می کردند وایضاً فرمودند که از شخصی عیالدار توکل وقناعت بسیار مشکل است اگر او بر نفس خود قادر شده توکل اختیار میکند زن وفرزند او متوکل نمیشوند بمصداق آیته کریمه یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۝ ضرور در بلاو فساد می اندازند باید که کدام کسب یا ہنر که از اکل حلال باشد اختیار نماید که سنت پیغمبران علی نبینا علیهم الصلوٰة والسّلام است ۔

ملفوظ پنجم

روزی این حقیر پُر تقصیر در حضور پر نور حضرت قبله قلبی وروحی فداه حاضر شد ارشاد فرمودند که یکروز شخصے سائل خراسانی آمد وگفت که ترا خدا تعالےٰ بادشاہی داده است مرا جامه ہای پوشیدنی از سر تا پا بده من باو گفتم که اوّل بادشاہی ما ثبوت کن یعنی بادشاہان

رالملک می باشد مارا ملک ظاہر کن لبعد ازاں سویم حصّہ از پادشاہی خود شمارا می بخشم اگر تو ازیں راضی نمیشوی نصف پادشاہی بشما خواہم داد شخصی سائل لاجواب گشت وبیان نمود کہ غرضِ من سوال است پس ہرچہ دادنی بود موافق سوال او دادم۔

فَائدہ کلام :۔ باز فرمودند کہ در عالم مشہوری غناء ما ببرکت حضرت پیر ومرشد ماقدسنا اللہ تعالیٰ بسرہم الاقدس شدہ است ورنہ در جہان مثل ما مسکین نیست۔

ملفوظِ ششم

روزی این فقیر در محفلِ فیض منزل حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر شدہ شرف آستان بوسی حاصل کردہ در حضور فیض گنجور شخصی سکھ مسمیٰ گیان سنگہ آمد قدمبوسی حاصل کردہ عرض نمود کہ بندہ نامِ نامی آنجناب شنیدہ آمدہ است مارا در اسلام داخل نمایند و کلمہ شریف و ذکر اسمِ ذات تلقین فرمایند حضرت قبلہ یک خادم را ارشاد فرمودند کہ جوڑا[۱] این را ببرید وتمام سرش را ببرید وتمام را بتراشید لبعد ازان تلقینِ دینِ متین فرمودہ خادمی را ارشاد کردند کہ این را ترتیب نماز بیاموزاند ونامش عبدالکریم نہاد لبعد سہ روز او را بیعت نمودہ ذکر قلبی فرمودند فی الحال قلبِ او جاری گشت ویک ساعت مجذوب شد۔

ملفوظ ہفتم

روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم شخصی از حاضرین مجلس عرض نمود کہ قبلہ درباب حلقہ برائے مایان چیزی سند ہست ارشاد فرمودند کہ دریں باب چندیں احادیث وارد اند این حدیث از زبان درافشاں خواندند عن ابی سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ ، قال خرج معویہ علےٰ حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ

---

[۱] جوڑا یعنی لتول ۱۲ منہ

ما اجلسکم الا ذلک قالوا الله ما اجلسنا غیرہ قال اما انی لم استحلفکم تھمۃ
لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ
حدیثا منّی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ
فقال ما اجلسکم ھھنا قالوا اجلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام
ومن بہ علینا قال آللہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا آللہ ما اجلسنا الا ذلک قال
اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم ولکنہ اتانی جبرئیل فاخبرنی ان اللہ عزوجل
یباھی بکم الملائکۃ ؛

ملفوظ ہشتم

روزی این عاصی پُر معاصی بحضور والا حاضر بود کہ حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ
بعد نماز فجر برائی خواندن ختم خواجگان کہ معمول پیران ما نقشبندیہ مجددیہ است نشستند و
جمیع خادمان درویشان خانقاہ شریف گرداگرد یک از دیگری جدا جدا یعنی پس وپیش
درمیان فرجہا گذاشتہ نشستند حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ این چنین
نباید کہ شیطان ازین فرجہا درون می آید مانند بچہ بز در حدیث شریف وارد است بعد از
فراغ ختم وحلقہ این عاصی پر معاصی عرض نمود کہ قبلہ از زبان درافشان حدیث شریف
فرمایند حضرت قبلہ این حدیث خواندند عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رصّوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان
یدخل من خلال الصف کانہا الحذف رواہ ابو داؤد ۱۲ وایضاً۔ ارشاد فرمودند کہ برائی
خواندن مشکوٰۃ شریف وبخاری ومثنوی مولانا روم صاحب ودیگر کتب احادیث استعداد
وافرہ ومتکاثرہ می باید واکثر علماء وفضلاء قرآن شریف می خوانند وتفسیرہا می خوانند لکن
کما حقہ نمی فہمند پس این شعر خواندند۔ شعر

جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال

والیضاً ارشاد فرمودند کہ حضرت پیرومرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف روزی یک کلام مجید مرا بخشیدند من عرض کردم کہ قبلۂ مرا شروع نیز بفرمایند حضرت مارا شروع فرمودند ہمین طور سہ بار دراوقات متفرقہ حضرت قبلہ قرآن شریف تبرکاً شروع کردم بعد از چندین سال کہ برائے زیارت حرمین الشریفین رفتم وبوقت واپسی دربندر عدن آمدم درانجا تاثیر وفائدہ شروع کردن کلام اللہ شریف کہ از حضرت پیرومرشد خود تبرکاً کردہ بودم حاصل گشت وحجاب مقطعات[۱] ومتشابہات قرآن مجید از من برداشتہ شد۔ راقم گوید عفی عنہ ازین کلام حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ معلوم گردید کہ فوائد وتاثیرات بعضی مقامات بعد از چندین سالہا سال بظہور می آیند، بعدہٗ ازان سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد در اثناء سبق حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ فقہاء کہ الصاق کعبین دروقت رکوع وسجود نوشتہ اند مراد حدیثی کہ درین باب وارد است نفہمیدہ اند مراد ازان محاذات وتسویہ صفوف است دریں باب جناب حضرت شاہ عبد الغنی صاحب از مکہ معظمہ یک رسالہ بنام حقیر وحقائق ومعارف آگاہ مولوی غلام حسن صاحب فرستادہ بودند۔

ملفوظ نہم

روزی در مجلس شریف حاضر شدم در آنوقت سبق مکتوبات حضرت امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع شد در اثناء سبق حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ زمین ہندوستان را شرفیت ادنا جاہل انجاد رفہم وزکا وعقل وفکر از عالم اینجا فوقیت می دارد کہ اکثر مردمان این ملک برائی تحصیل علم بہندوستان میروند ودر عرصہ قلیل علم تحصیل نمودہ می آیند۔

---

[۱] از لسان درفشان حضرت قبلہ این قصہ من ہم شنیدہ ام لکن فرمودہ اند آثار مراقبہ حقیقۃ قرآنیہ کما حقہ حاصل شد وپیش از یں این قدر نبود۔ ۱۲ مولانا حسین علی وان بچراں

ملفوظ دہم

روزے فدوی در محفل فیض منزل حاضر گردیدہ سبق کتاب دُرالمعارف پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ شروع کردوقتی کہ عبارت باینجا رسید؛ والیضاً درآن روز تذکرہ اسمائی خواجہای نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آمد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ خواجہای نقشبندیہ کہ ختم ایشان مشہور است ہفت اند اوّل خواجہ عبدالخالق غجدوانی دویم خواجہ عارف ریوگری، دویم خواجہ محمود انجیر فغنوی، چہارم خواجہ علی رامتینی، پنجم خواجہ بابائی سماسی، ششم خواجہ امیر کلال، ہفتم خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ تعالیٰ باسرارہم اللّٰھم ارزقنی من فیوضاتہم ولاتحرمنی من برکاتھم آمین یارب العالمین ہ عاصی پُرمعاصی عرض نمود کہ قبلہ این خواجگان کہ پیران برائے ما اند در دیگر طرقہا ہمین خواجہا اند یا دیگر ودیگر عوام النّاس کہ برائے حاجات دنیویہ ختم خواجگان می خوانند ہمین بزرگان مُراد اند یا دیگر حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ برائے ہر کس پیرانِ خود خواجگان خود اند وبرائے ما ہمیں پیرانِ ما خواجگان اند و فرمودند کہ من ہم یک روز بخدمت حضرت پیر و مُرشد خود بَرَّد اللہ مرقدہ المنیف دریں باب عرض نمودہ بودم ہمیں جواب از زبانِ گوہر فشان صادر شدہ بُود۔

ملفوظ یازدہم

روزی این عاصی پُرمعاصی بوقتِ تہجد بحضور حضرت قبلہ حاضر بود درآنوقت حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ برمزارِ پُرانوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت دوست محمد صاحب برّد اللہ مضجعہ الشریف ونوّر اللہ مرقدہُ المنیف متوجہ نشستہ بودند بعد از چند ساعت از انجا برخواستہ در صحنِ مسجد خانقاہ شریف استراحت نمودہ کہ ظاہراً جامۂ باریک بر وجود مبارک خود انداختہ مثل خواب در ذکر مشغول شدند بعد از چند ساعت مؤذن اذانِ فجر داد حضرت قبلہ قلبی وروحی

فداه برائی خواندن سنت برخواستند و فرمودند که وقت سنّت است سید امیر شاه صاحب بخیال اینکه شاید حضرت صاحب بخواب رفته بودند عرض کرد که برائی وضو آب بیارم فرمودند حاجتِ وضو ندارم واز کمال کسر نفسی بیان ساختند که من گنهگارم وہیچ عمل ندارم بعد ازاں در جوش آمده ایں ابیات فرمودند۔

قطعه

بزمین چو سجده کردم ززمین ندا برآمد — که مرا خراب کردی تو بسجدهٔ ریائی
بطواف کعبه رفتم بحرم رهم ندادند — که برون در چه کردی که درون خانه آئی

ملفوظ دوازدہم [۱۲]

روزی در حضور پر نور حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر شدم در آن وقت سبق مکتوبات حضرت خواجه محمد معصوم صاحب شروع شد وقتیکه عبارت باینجا رسید (که فرضاً اگر عمرِ نوحؑ بدہندہم خطرهٔ غیر خطور نکند) عرض کردم که قبله معنی این کلام فیض نظام چیست حضرت قبله قلبی و روحی فداه اینمعنی ارشاد فرمودند که خطرهٔ غیر در باطن او ہیچ تصرّف نکند که مانع باشد از ملکهٔ حضور او۔

ملفوظ سیزدہم [۱۳]

در حضور پُر نور حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر شدم در آن وقت حقائق و معارف آگاه جناب حضرت صاحبزاده مولوی محمد سراج الدّین صاحب مدظلهٗ و عمرهٗ و رشده بخدمت حضرة قبله عرض نمود که ختوم حضرت چگونه مقرر شده اند ارشاد فرمودند که حضرت حاجی صاحب پیر و مرشد ما برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقدهٗ المنیف پیش حضرت قبله شاه احمد سعید صاحب عرض کرده بودند که چیزی از کلام فرمانید که برائی حضرت قبلهٔ ما به نیتِ ثواب ختم خوانده شود حضرت شاه احمد سعید صاحب قبله یا رحیم کل صریخ

ومکروب وغیاثه ومعاذه یا رحیم ارشاد فرمودند که جناب حضرت مولوی
رحیم بخش صاحب درباره طلب کردن اجازت ختم شریف از دهلی عریضه تحریر کرده بود
جناب حضرت پیر و مرشد ما برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف در جواب آن عریضه
این ختم شریف ارقام فرمودند رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین بعد ازان
من هم پیش پیر و مرشد خود عرض کردم که برائے خواندن این ختم شریف مرا هم اجازت دهند
فرمودند ترا هم اجازت است پس حضرت قبله قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند که دیگر ختمهای
حضرات نیز این چنین جاری شده اند درین میان جناب حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد
سراج الدین صاحب و جناب مولوی حسین علی صاحب التماس نمود که قبله این ختم شریف
در حیاتی پیران جاری شده بودند یا بعد وفات از زبان درافشان فرمودند که در حیات
پیران مقرر شده بودند بعد ازان جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح و جناب مولوی
صاحب موصوف سوال کردند که قبله برای خواندن ما خواران هم چیزی از کلام اجازت فرمایند
ارشاد فرمودند که من این قدر لیاقت ندارم که برائے ما ختم خوانده شود باز التجا نموده که قبله
سُنّت حضرات همین چنین جاری آمده است که برای ما کمینگان مجدد حضرت ایشان هستند که
فیض و نفع از ایشان گرفته ایم بعد از تامل فرمودند که این جرأت کرده نمی شود که در وقت حیات
فقیر بحضور مزار پُر انوار پیر و مرشد ما برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف ختم برای
فقیر خوانده شود بعد ازان جناب مولوی حسین علی صاحب عرض نمود که قبله ما کمین گان در جاهای
دیگر خوانیم بعد از توقف در روز دیگر جناب حضرت صاحبزاده مولانا مولوی سراج الدین صاحب
پیش حضرت قبله عرض نمود که قبله چیزی از کلام برای ختم شریفش ارشاد فرمایند که حضرت
قبله این حدیث شریف آخر بخاری از زبان گوهر فشان خواندند این است حدثنی
احمد بن اشکاب حدثنا محمد بن فضیل عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن
ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم کلمتان

حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ؕ وارشاد فرمودند کہ اوّل صد بار درود شریف و نہصد بار این حدیث شریف یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم مع زیادت لفظ آخری وبحمدہ وصد بار درود شریف آخر چنانچہ معمول دیگر ختوم است خوانده شود لکن در حین حیات فقیر در خانقاه شریف نخوانده شود بعد ازان اختیار است والیضاً فرمودند کہ لفظ وبحمدہ کہ در آخر حدیث زیاده کرده شده پیر ومرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہٗ المنیف ہمین طور فقیر را برائی خواندن وظیفہ نشان داده بودند وفقیر ہمواره بعد صلوٰۃ تہجد وظیفہ می خواند در ترمذی شریف جلد دویم باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید در یک حدیث من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہٗ نخلۃ فی الجنۃ ودر حدیث دیگر من قال سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ غفرت لہٗ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر نیز آمده است۔

ملفوظ چہاردہم[۱۴]

روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم دران وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع گردید در اثنائی سبق جناب مولوی حسین علی صاحب سوال کرد کہ قربانت شوم اگر شخصی سورۃ واقعہ چنانچہ در حدیث شریف آمده است من قرء سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابداً برائی تنگی رزق بخواند غایۃ الامر اینکہ ثواب قرأۃ حاصل نشود دا اینکہ گناه باشد چنانچہ ریا در عبادت حضرت قبلہ فرمودند بے شک گناه نیست ولکن نزد اہل اللہ درین وبال است باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود کہ قبلہ اگر شخصی کسبی بطریق موافق شریعت کند گناہم نیست ووبال ہم نیست ودر خواندن قرأۃ برائی تنگی رزق چہ وجہ است کہ وبال دارد حضرت قبلہ قلبی وروحی فداه از زبان در افشان این سلک منظوم

از دہان مبارک اظہار فرمودند کہ قراءۃ قرآن شریف ہیئا برای امری عظیم بود بحکم استعدادی خویش در غیر مصرف اصلی خود آنرا صرف کرد بخلاف کسب کہ او موضوع برای ہمیں امر است۔

ملفوظ پانزدہم روزی ایں عاصی پُر معاصی در حضور آں قبلہ انام حاضر گشت دراں وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد در اثناء سبق جناب مولوی حسین علی صاحب سوال کرد کہ قبلہ چوں مدار کار دریں طریقہ بصحبت پیر و مرشد منحصر است و صحبت ما مردمان پر نسبت عذرہا خانگی یا بسبب عدم کمال محبت میسر نے شود لکن بسیاری از ارباب کمال چرا صحبت دائمی اختیار نہ نمودند بلکہ مدتہا در صحبت شیخ ماندہ باز مرخص میشوند باعثش چیست حضرت قبلہ فرمودند کہ بیشک صحبت شیخ ضرور یست و ترک صحبت آں نہایت مخل بلکہ اہل تصوف فرمودہ اند ہر کہ تا دہ روز ماند از واردین است و اگر یازدہ دوازدہ روز ماند از زائرین است و آنکہ جانِ خود پیش پیر می سپارد و مثل کالمیت بین یدی الغسال شود آں حکم مُرید دارد۔ لکن چوں پیر کامل مکمل می داند کہ ایں مرید باین قدر رسیدہ کہ غیبت و بُعد ایں را ضرر نخواہد رسانید و در فرستادن آں منافع متعلق می باشند۔ لاچار آں را رخصت کنند و آنہم ایں چنیں غیبت نباشد کہ باز بالکل ملاقات حاصل نشود بلکہ مدت بعد مدت می آیند باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود کہ قبلہ حال مانند ما واردین چگونہ باشد فرمودند ایں ہم خوب است مالم یدرک کلہ لا یترک کلہ۔

ملفوظ شانزدہم روزی در حضور حاضر شدم دراں وقت مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد وقتیکہ سبق بمکتوب بست و دوم جاناں بیگم رسید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ ہندوستان را حق تعالیٰ فہم و ذکاء علم و دانائی عطا فرمودہ است اکثر باشندگان آنجا ذکی الطبع می باشند بیان فرمودند کہ در دہلی شریف دختر فرزند جناب شاہ عبد العزیز صاحب وعظ کلام اللہ شریف و حدیث شریف و مثنوی مولانا روم صاحب می کردند و جمعی زنان کثیر در وعظ او جمع میشدند و ایضاً ارشاد فرمودند وقتیکہ فقیر در ہندوستان

رفته بود دراں وقت مراسلات از طرف مستورات نزد فقیر می آمدند و عبارت ہای گوناگون ورنگین والفاظ علمیہ ولغات دقیقہ در آن مندرج می بودند کہ علمای این ملک این چنین خطوط نخواہند نوشت۔

ملفوظ ہفتدھم روزی پنجشنبہ بعد از صلوۃ عصر سویم محرم الحرام ۱۳۱۳ھ کمترین و کہترین خادم دیرین بحضور حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر بود حضرت قبلہ احوال حال خویش بایں طور ارشاد فرمودند کہ وطن ما از اباؤ واجداد شہر لونی است روزی بپاس خاطر برادرم محمد سعید کہ دراں وقت نزد ماموں صاحب مولوی نظام الدین در شہر کھوتیہہ اران سبق زلیخا می خواند من جاہای پوشیدنی درانجا بردہ برادر عزیز را رسانیدم بعد ازان ماموں من مولوی نظام الدین صاحب فرمودند کہ شما از پیر من کہ اسم مبارک ایشان حضرت حاجی دوست محمد صاحب است وکڑی ایشاں نزد شہر چودہواں قیام میدارد خبرے واحوالے میدارید یانہ من در جواب بیان کردم کہ مارا ہیچ خبر نیست ونمیدانم کہ پیر شما کدام کس ہستند وکدام جا قیام میدارند وقتیکہ از انجا واپس میشدم ماموں من مولوی نظام الدین صاحب فرمودند کہ شہر چودہواں درراہ شما است سلام من بہ پیر من برسانید وعرض بکنید کہ درویشان جناب کہ برای کاری درایں جا آمدہ اند فردا حاضر بحضور خواہند شد بندہ رخصت شدہ بشہر چودہوان در کڑی حضرت ایشان آمدہ بطور عابر سبیل پیش حضرت صاحب رفتہ پیغام سلام ماموں صاحب خود رسانید حضرت صاحب بمن مخاطب شدہ فرمودند۔ درویشان من کہ در انجا رفتہ اند کدام وقت می آیند عرض نمودم کہ قبلہ فردا خواہند آمد پس ہمی قدر گفتگو کردہ روانہ بدرس خویش شدم بعد از چند مدت غلبۂ ذوق وشوق الٰہیہ دررسید وہر وقت وہر لحظہ استغراق طاری مے شد حتی کہ از مطالعہ کتاب وسبق باز ماندم پیش استاد خود عرض کردم کہ حالاً از من تحصیل علم نمی شود کہ محبت الٰہی روز بروز بکمال غلبہ می کند ارادہ مصمم می دارم کہ پیش کسی اہل اللہ حاضر شدہ بیعت نمایم استاد صاحب فرمودند این آخر ہدایہ کہ قدری باقیست باتمام رسانید بعد ازان انشاء اللہ تعالیٰ من نیز ہمراہ شما میروم وہر دو یکجا بیعت می نمائیم

من عرض نمودم کہ در انتظار ختم کردن ہدایہ چند روز توقف باید و ما را اضطراب بدرجہ کمال است
کہ استغراق ہر وقت غالب است و بہ ہیچ کار نمیگذارد من خود بفضلہ تعالیٰ فردا روانہ خواہم شد
در این اثنا برادر کلان استاد من کہ استاد استاد من بودند فرمودند کہ اگر اختیار کردن فقیری ارادۂ شما
بالیقین است بسیار مناسب است کہ باینکار محکم باش من بیان کردم کہ حالاً از تہ دل ہمیں
ندامی برآید۔ کہ بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بیعت نمایم بعد ازاں از
درس خود بارادۂ بیعت روانہ بطرف شہر چودھواں شدم وقتیکہ بر نہر شہر موسیٰ زئی رسیدم
از سبب ذکر و غالب شدن نسبت حرارتے سخت در وجود من پیدا شد یک لحظہ در نہر نشستہ
غسل کردم باوجودیکہ دراں وقت ایں چنیں قوۃ داشتہ بودم کہ اگر در ماہ ہاڑ از وقت دوپہر
تشنہ روانہ میشدم تا وقت غروب آفتاب سفر پیادہ میکردم و از سبب گرمی دل
تنگ نمی شد بعدۂ ازانجا روانہ شدہ وقت عصر روز جمعہ ۸ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۶
ہجری بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب حاضر شدم و عرض بیعت
نمودم حضرت انکار فرمودند کہ فقیری اختیار کردن بسا مشکل است باز عرض کردم کہ
من محض برای ایں کار تیار شدہ آمدہ ام و از ہر چیز تعلق برداشتہ ام و پس پشت
کردم ہر چیز را و دادم سہ طلاق، فرمودند کہ باش بعد صلوۃ مغرب مرا از سعادت و شرف
بیعت مشرف فرمودند دراں وقت حالتی عجیب و غریب بظہور آمد و قبل ازیں علم صرف
و نحو و عقائد و فقہ و اصول و تفسیر و دیگر علوم ضروریہ ہمہ یاد بودند بعد ازاں در علم حدیث مشکوٰۃ
شریف و صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابوداؤد۔ نسائی
ابن ماجہ و در علم اخلاق احیاء العلوم کامل و در علم تفسیر معالم التنزیل تمام۔ و علم سیر تمام و کمال
و در علم تصوف۔ مکتوبات قدسی آیات جناب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب ہر
سہ جلد و مکتوبات جناب حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب ہر سہ جلد بہ تحقیق تمام و دیگر جمیع کتب
تصوف کما حقہ سنداً از حضرت پیر و مرشد خود خواندم روزی حضرت پیر و مرشد مرا ارشاد فرمودند کہ

ترا آنروز نیا دست کہ پیغام سلام مامون خود پیش من رسانیدہ بودے من عرض کردم کہ مرا خوب یاد است از زبان در افشاں فرمودند کہ من در آں روز در پیشانی تو نسبت حضرت خود مشاہدہ کردہ بودم و در خود دانستم کہ ایں شخص ضرور از فیض و نسبت حضرات مازگین مالامال خواہد شد و بعد ازاں چند مدت منقضی شد کہ تو نیامدی در دل خود خیال کردم کہ شاید در کشف من خطا واقع شدہ حالا نوشتہ ازلی تو بظہور آمد بعد ازاں مارا حضرت قبلہ گاہ میفرمودند کہ ترا مناسب است کہ علم منطق قدری بخوان من پیش حضرت عرض نمودم کہ قبلہ برائے خواندن منطق دل نمی خواہد چرا کہ مقصود خدا ہست بعد چندروز فرمودند کہ مراسفید ریش یعنی حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام مے فرمایند کہ عثمان را برائی خواندن علم منطق مجبور نکنند کہ مقصود خدا ہست باز فرمودند کہ ما را در ہر کار سفید ریش صلاح میدہند و بغیر صلاح او ہیچ کارے نکنم

ملفوظ ہیجدہم روزی در حضور پرنور حاضر گردیدم دراں وقت حقائق و معارف آگاہ جناب صاحبزادہ مولوی محمد سراج الدین صاحب پیش حضور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ عرض نمود کہ قبلہ از جمیع کتب تصوف و طریقت حاصل اتباع حبیب خدا است صلی اللہ علیہ وسلم یا چگونہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ بیشک بغیر اتباع حبیب خدا ہیچ فیض حاصل نے شود لکن دریں زمانہ متابعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسا مشکل شدہ است واز جمیع کتب تصوف و طریقت برائی عوام الناس مقامات عشرہ کہ مراد از توبہ۔ وانابتہ وزہد وقناعت۔ وورع۔ وصبر وشکر۔ وتوکل۔ وتسلیم۔ ورضا است حصول کردن است وحالات اسرار کہ سر آلہیتہ نصیب خاصانست کہ دراین زمانہ بسا مشکل از ہزاراں یک یک شہ بازے باشند ایں نعمت عظمیٰ کہ نصیب ازلی او شانست حاصل می نمایند۔

ملفوظ نوازدہم۔ روزی ایں خادم در محفل فیض منزل حاضر گردیدہ دراں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بیان فرمودند کہ یکبار جناب حضرت لعل شاہ صاحب برائی حج بیت اللہ شریف بطرف حرمین الشریفین تشریف بودہ بودند در مدینہ منورہ یک گروہ درویشان

بعد پیر اوشان دیدند که حلقہ زدہ می گردیدند و دست بر دست میزدند و میخواندند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ و پیر اوشان بطور توجہ بطرف یک مرید خود نگاہ کردہ ضرب حق زد باز ہمیں طور گردیدند پیر اوشان باز ہمیں طور بطرف دیگر مرید خود نگاہ توجہ کردہ ضرب حق زد علی ہذا القیاس ہمیں طور تمام درویشان خود را توجہ نمودند من گفتم کہ طریقۂ قادریہ داشتہ بودند و ایضاً بیان فرمودند کہ فقیر نیز وقتیکہ برائے حج شریف رفتہ بود و بعد تمام کردن ارکان حج بمدینہ منورہ جان خود را رسانیدم و جائی استقامتِ ما متصل روضہ مطہرہ بود یک روز دوست داری آمد و گفت تشریف بیارید کہ تماشای مردمان قادریہ بینیم کہ معمول و کرایشان عجب طریق است اورا جواب دادم کہ فقیر برائی تماشا دیدن غلیبت و عیب جوئی دیگران نیامدہ است فقیر برای عاجزی و زاری آمدہ است کہ مرا حق تعالیٰ اتباع حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم کامل عطا فرمایا و ایضاً ارشاد فرمودند کہ فقیر اکثر بخدمت فقرا۔ برای ملاقات و حصول شرف صحبت ازیں جہت نمیرود۔

ملفوظ بستم۔ روزی این خادم گمنام در حضور آں قبلۂ انام و کعبۂ خواص و عوام حاضر گردید در آں وقت تذکرۂ فنا در میان آمد عرض کردم کہ قربانت شوم انسان را کہ اول درجہ فنا حاصل شد پس ازاں معرفت الٰہی کہ مقصود اصلیست چہ حاصل میشود۔ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ فنا عبارت ازیں است شخصی را باید کہ نہ بشادی جہاں شاد میشود و نہ بغمی جہاں غمگین میشود و جمیع اعمال و افعال و ذاتِ خود را و جمیع ممکنات را ہیچ میداند و نیست و نابود می بیند بجز خدائی عزوجل پس میسر شدن ہمیں فنا[1] کمال معرفت الٰہی است

ملفوظ بست و یکم روزی فدوی بمحفل عالی حاضر گردید دراں وقت شدت گرمی بسیار بود شخصی استادہ شدہ باد زدن برای دفع گرمی بر سر مبارک حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ جنبانید۔ ازیں کار او را منع فرمودند کہ این چنیں استادہ خدمت کردن نباید بنشیں او بنشست باز آں شخص

---

[1] فی المکتوبات المعصومیۃ المعرفۃ ہو الفنا ۱۲

عرض کرد کہ قبلہ من خادم ہستم پس خدمت کردن ما را واجب است فرمودند کہ بیشک خدمت جائز است لکن آنقدر کہ در شریعت مصطفویہ روا ہست نہ خلاف آن پس بعد شنیدن این کلام فیض نظام از زبان گوہر فشان شخصی مذکور یک نعرہ زدہ مجذوب شد یکی مولوی کہ در آں محفل نشستہ بود حضرت قبلہ با و مخاطب شدہ فرمودند کہ نسبت حضرت خواجہ نقشبند صاحب قبلہ آسانست چنانچہ بہ بینید حال این شخص مجذوب را و نسبت مجدّدی حضرت جناب امام ربانی صاحب مشکل است۔

ملفوظ بست و دوم۔ روزی این کمترین باآں قبلہ اصحاب دین حاضر شد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بیان فرمودند کہ یک روز پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ عنا در صحرا برائی قضا حاجت نشستند ناگاہ بے فہم یک برگ گیاہ سبز از زمین برکندند بعدہ چند سال از این امر استغفار کردند کہ خداوندا بید کردم کہ در ملک تو بغیر ضرورت اسراف کردم وہمیشہ این عادت مبارک بود کہ اگر کسی از درویشان ادنی چیز مثل پارچہ کشتی یا پشاک و خاشاک وغیرہ اسراف بیجا میکرد بسیار ناراض شدہ زجر میکردند کہ این مال خدا ہست چرا اسراف و بے ضرورت صرف کردی بلکہ بردارید و از این نفع حاصل نمائید۔ کل اشیا حکم مال دارد و مال را بی ضرورت نقصان و برباد کردن اسراف است۔

ملفوظ بست و سوم۔ روزی این خاکسار در حضور فیض گنجور حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ یکبار پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسبب خوف فساد دشمنان سفر خراسان را ترک نمودہ اقامت در کوہ کسیلغر کہ بکوہ سلیمانی مشہور است اختیار نمودند وقتیکہ جناب حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ از این ماجرا خبردار شدند۔ مکتوب باین مضمون بنام نامی قبلہ ما تحریر فرمودند کہ در دوغ بفروغ را جز رسوائی نیست بکار بار خویش سرگرم باشند مصرع دیدۂ احمد و دل ہمراہ تست

انت کافی انت شافی فی مہمات الامور   انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ۝

ملفوظ بست و چہارم روزی بمحفل فیض منزل حاضر گردیدم عرضے متضمن احوال رؤیا کہ برایں احقر گذشتہ بود بحضور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ گذرانیدم مضمون خواب بعینہ مینویسم قربانت شوم روز گذشتہ بوقت دوپہر در عالم رؤیا می بینم کہ بر مزار شاہ ترکمان صاحب کہ در قریب خانقاہ شریف دہلی واقع ہست گذر کردم و در دل خیال گذرانیدم کہ ایں بزرگ شاید صاحب نسب نیست شہرت بسیار دارند لکن اسناد بزرگی ایشان از کسی بسماع نرسیدہ است بغیر خواندن دعا و فاتحہ از انجا عبور کردم چند قدم از درگاہ ایشان بیرون نرفتہ بودم کہ احوال باطن ایں کمترین تباہ و برباد شد و بر قلب سیاہی بسیار طاری گشت نہایت حیران و پریشان ماندم حتی کہ ازیں اندوہ طاقت رفتن نماند نشستم بسبب خوف ایں حالت باز برگردیدم و بر مزار شاہ ترکمان صاحب دعا و فاتحہ از دل خواندم فی الفور دراں ساعت حال خود را بحال دیدم دل اطمینان گرفت دریں وقت بیدار شدم بلطائف خود متوجہ شدہ دریافتم کہ ذکر جاریست واجب دانستہ عرض نمودم اگر از تعبیر ایں خواب چیزی ارشاد فرمائید تسلی خاطر گردد و آئندہ بر آں عمل نمودہ آید (۱۲) حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بر پشت عرضی جواب ارقام فرمودند آں را تبرکاً ایراد مینمایم و آں اینست جواب بدظنی در حق مسلمان گناہی است در شرع شریف و بجہت عارضہ گناہ سیاہی بر باطن محسوس گردید چون نادم و تائب گردیدی نورانیت ذکر ظاہر گردید و شاہ ترکمان صاحب مرحوم بزرگی باشند کہ مزار شریف ایشان در آں شہر مشہور و معروف است آئندہ دربارہ ہیچ کس از احیا باشد یا موتی بدظنی نباید نمود۔

ملفوظ بست و پنجم - روزی ایں کمترین بحضور فیض گنجور بوقت تہجد در تسبیح خانہ حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بہ بندہ مخاطب شدہ فرمودند کہ در روز عرس شریف حضرت پیر مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ در باطن خویش ترقی تاثیر یافتہ

یا نہ عرض کردم کہ قبلہ بسیار تاثیر معائنہ کردم فرمودند کہ در کدام مقام ترقی دیدۂ عرض کردم کہ در مراقبات
مشارب یعنی ہمہ لطائف در جوش و خروش آمدند و عجیب حالت رُو نمود و چند ساعت عالم
بے ہوشی غالب گشت باز بمیر صاحب قلندر مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ دراں روز عُرس
شمارا چہ ترقی تاثیر بظہور پیوستہ او شان عرض کردند کہ قبلہ در خانقاہ شریف ہیچ روز تاثیر خالی نیست
ولیکن در روز عُرس شریف کیفیتی ہویدا شد کہ از زمین و آسمان خبر نداشتہ بودم بلکہ ایں چنیں
معلوم گردید کہ گویا از مزار پُر انوار شعلہ نور بیرون آمدہ بلند شدن گرفت حتی کہ تمام عالم خاص و
عام را فرا گرفت باز حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از زبان گوہر فشاں ارشاد فرمودند کہ عادت
زنان ہر دیار و امصار است کہ ہر روز خانہ را جاروب میکنند و از گرد و غبار و خس و خاشاک صاف
می نمایند کہ کدورت و کلفت دور میشود کہ مکین را از صفائی مکان نوعی خوش اسلوبی و رونق
بنظر می آید و روشنائی خاطر زیادہ تر مے گردد۔ و قلب صوفی نیز ہمیں مثال میدارد باید کہ قبل
از مراقبہ چند تسبیح استغفار و تہلیل کردہ گرد و غبار کہ بسبب جہانداری بر قلب نشستہ است
شستہ شو نماید خس و خاشاک کہ از جہت بشریت بر قلب افتادہ است صاف
کند و از جمیع خطرات دل را پاک سازد سوائے محبت حق تعالیٰ بعد ازاں مراقبہ کند و
متوجہ فیض شود انشاء اللہ تعالیٰ فیض خالص می آید و فیض یاب گردد و روشنائی خاطر حاصل
آید ورنہ از کدورت و آلائش کہ از علائق و عوائق بر قلب افتادہ است فیض را نیز
مکدر مے کند چنانچہ بارش باران کہ پاک صاف مصفا بر کوہ ببارد و آب باران با گرد و
غبار آفاقی کہ بر کوہ افتادہ است آمیزد و بر بلندی و پستی کوہ کہ تودہ خاک می دارد و در آں
آب باران خلط شد وقتیکہ آں آب زیریں کوہ آمد بسیار غلیظ و مکدر گردد کہ دل آدمی از
حد نفرت میکند کہ نہ قابل نوشیدن میماند و نہ بشستن جامہ بکار می آید کہ خود مکدر است جامہ
را چہ طور سفید بنماید بلکہ یک قطرہ ازاں آب اگر بر جامہ سفید می اُفتد جامہ را داغدار میسازد
و نہ در پختن طعام و مالیدن آرد استعمال نمایند غرضی کہ در صفائی آب باراں ہیچ نقصان

نیست لکن از آمیزش خاک و آلائش خس و خاشاک بدرنگ و غلیظ و مکدر میشود سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ می فرمایند ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست — در باغ لالہ روید در شورہ بوم خس

بعض بعض ناواقف میگویند کہ در صحبت فلان فقیر این چنین تاثیر حاصل شد و در توجہ فلان بزرگ این چنین فیض حاصل گردد مگر جہال این زمانہ نمیدانند کہ چہ طور فیض شدہ است اگر فیض او فقیر صفائی میدارد فیض یاب کند و اگر فیض او بزرگ مکدر است دیگر آنرا نیز مکدر مے سازد تفصیل فرمودند کہ فقرا و بزرگان غیر شرع را نیز فیض می آید و تاثیر میدارند و لکن تاثیر و فیض اوشان مثال آب مکدر است کہ خود مکدر اند دیگر آن را ہم مکدر میسازند فائدہ از این حاصل می آید کہ انسان را بہوا و ہوس استادہ میکند و راغب میسازد بر لذات نفسانی و شہوانی دل را سرد می کنند از کارہائے دین و بزرگان اہل اللہ کہ متشرع اند فیض و تاثیر اوشان مثال آب مصفا میدارد پاک و صاف است و در قلوب مردمان زود تر سرایت میکند و فائدہ از فیض و تاثیر اوشان این ست کہ انسان را آمادہ میکند بر کارہائی دین و نفرت میدہد از لذات نفسانی و شہوانی و خاطر را سرد میکند از ما سوی اللہ و ایضاً فرمودند کہ بزرگان فرمودہ اند و اصل اللہ در کتب ہائے تصوف نوشتہ اند کہ صوفی را اول بیاید کہ ادب خانقاہ فقرا بکند و در آنجا با ادب میماند کہ خانقاہ بزرگان جائے فیض است۔

ملفوظ بست و ششم یکبار حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در موسم زمستان با امراض گوناگوں مریض بودند و مردمان برائی عیادت از اطراف و جوانب بکثرت آمدہ بودند این خادم دیرین بحضور والا آخر وقت تہجد حاضر گردید در آن مجلس دیگر مخلصان و درویشان خانقاہ شریف نیز جمع بودند در آں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ بعد از نماز مغرب در حالت مرض تکیہ زدہ نشستہ بودم و در دل خیال کردم کہ خداوندا این تمام مخلوقات کہ برائے عیادت مرض من جمع آمدہ اند و از جہت بیماری من در تکلیف

اندا گر وقت من بآخر رسیده است زود خاتمہ بخیر کن کہ مردمان بسبب من تنگ نشوند و اگر ایام زندگانی من باقی اند پس صحت عطا فرما کہ اضطراب دوستان و درویشان دفع شود و دریں اثنا رقدری نقاہت از جہت امراض غالب شدہ و بیہوشی آمد در آن حالت دیدم کہ حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی صاحب و حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب و حضرت شاہ ابو سعید صاحب و حضرت شاہ احمد سعید صاحب و حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ بردالله مضجعهم الشریف و نور الله مرقدهم المنیف و رضی الله تعالیٰ عنہم تشریف تشریف ارزانی فرمودند و با فقیر مصافحہ نمودند و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام نیز تشریف فرما شدہ بفقیر مصافحہ کردند و از پیشانی مبارک ایشاں تجلی نور مانند ستارہ بظہور پیوست در دل خیال کردم کہ تشریف آوری ایں حضرات کرام و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام از دو امر خالی نیست شاید کہ وقت فقیر بآخر رسیدہ است یا صحت حاصل میشود بعدہ یک ساعت کامل از زیارت ایشان مشرف بودم بعد ازاں آنحضرات کرام علیہم الرضوان و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام برخواستند از آں وقت در امراض فقیر قدری تخفیف معلوم میشود شنیدن ایں سخنان از زبان درافشان ہمہ حاضرین مجلس شکرانہ خداوند کریم ادا کردند۔

ملفوظ بیست و ہفتم در روز عرس شریف جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بردالله مضجعہ الشریف و نور الله مرقدہ المنیف و رضی الله تعالیٰ عنہ بحضور قبلہ انام حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر بودم کہ شخصی مولوی از خادمان پیش حضرت قبلہ آمدہ عرض نمود کہ قبلہ مرا برائی خواندن چیزی از وظیفہ فرمانید کہ برآں مواظبت و عمل نمودہ آید ارشاد فرمودند کہ یک تسبیح استغفار بعد از نماز عصر و قبل از نماز مغرب بخوان و یک تسبیح استغفار و یک تسبیح سبحان الله و بحمدہ سبحان الله العظیم و بحمدہ بعد از نماز تہجد و قبل از نماز فجر بخوان انشاء الله تعالیٰ فائدہ عظیم می بخشد۔

ملفوظ بست و ہشتم روزی در حضور فیض گنجور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر گردیدیم فرمودند کہ اگر جواب مراسلات نوشتہ اند بیار حسب فرمودہ آوردہ ملاحظہ کنانیدیم در جواب یک خط کہ بنام حقائق و معارف آگاہ جناب حافظ محمد یار صاحب بود این عبارت نوشتہ بودم کہ واقعہ جانگداز انتقال حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم چنداں غم والم دادہ کہ از حد تقریر و تحریر بیرونست و چناں آتش بردل افروختہ کہ سرد شدن آن ممکن نیست فرمودند کہ آیندہ این چنین الفاظ مبالغہ منویس و بجاء آن از دست مبارک خویش ایں عبارت نگاشتند الحق انتقال حضرت شاہ صاحب مرحوم مصیبتی است سخت او تعالیٰ شانہ آنمرحوم را غریق بحار غفران فرمودہ واپس ماندہ گان را بفیوضات حضرات کرام فائز سازاد برب العباد باز فرمودند کہ در جواب خطوط این چنین الفاظ باید نوشت کہ متضمن دروغ نباشد و سہل و عام فہم باشند۔ ایضاً فرمودند کہ فقیر نیز چندین سال خدمت تحریر جواب عرائضات وغیرہ پیش پیر و مرشد خود کردہ بودم روزے در یک عرضی بجائی گلہ اُشتران الروانہ جات نوشتم فرمودند کہ باز این چنین لفظ غریب منویس۔

ملفوظ بست و نہم روزی فاروی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از لسان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ عالمان ایں عصر میدانند کہ علم دینی دیگر است و علم تصوف و فقیری دیگر علم میخوانند و لمی فہمند کہ جمیع فقہاء در کتب فقہ متابعت خدا و رسول نوشتہ اند پس برایں عمل کردن کما حقہ عین فقیری است و کمال تصوف اگر کسی را تشفی نمیشود بیاید نزد فقیر کہ در کتاب کنز از لطیفہ قلب تا دائرہ لاتعین کلہم تصوف بیان کنم انشاءاللہ تعالیٰ بزبان خویش اقرار خواہد کرد کہ صحیح است و درست البتہ یک حالات مقامات اند کہ بواسطہ پیران کبار تا ثیر ہر بہر مقام میرسد و درین باب علما را چہ تعلق و ایضاً فرمودند کہ کتاب مشکوٰۃ شریف از حضرت پیر دستگیر خویش قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہم الاقدس خواندہ ام وقتیکہ بر کتاب البیوع رسیدیم حضرت قبلہ بفقیر مخاطب شدہ فرمودند کہ ایں را ہم میخوانی عرض کردم کہ قبلہ حاجت ندارم در کار بیع و شراء

ما را تعلقی نیست فرمودند که صلاح من نیز همیں است که ایں را بگذارم که نه من چیزی میدانم و نه تو بعدهٔ حضرت قبله ایں بیت خواندند بیت

علم کثیر آمده عمرت قصیر، آنچه ضروریست بدان شغل گیر

باز کتاب الادب ما را شروع کنانیدند۔

ملفوظ سی ام۔ روزی در حضور فیض گنجور حاضر گردیدم شخصی عرض کرد که قبله بزرگیست در فلاں جا که برای ملاقات نزد خویش کسی نمیگذارد و بعد از یک لحظه ارشاد فرمودند که حضرت پیر و مرشد ما قدس الله سرهٔ الاقدس یکبار از جامریض بودند خادمان عرض کردند که قبله اگر بعد نماز عشار کسی شخص نزد جناب نیاید بهتر است که چند ساعت استراحت می فرمایند فرمودند هر کس که برائ ملاقات می آید هیچ کس را هیچ وقت ممانعت نکنید خلق الله که برائے زیارت فقرار و بزرگان میروند حسب اخلاص خویش فیض حاصل مینمایند کسی که اخلاص زیاده آورده است فیض زیاده می برد و کسی که اخلاص کم آورده فیض کم میبرد و کسیکه اخلاص نیاورده خالی از فیض میرود باز مثال فرمودند مردمان که در بازار میروند حسب توفیق خویش اسباب خرید مینمایند کسیکه زاد زیاده میدارد اشیار زیاده خرید میکند و کسیکه زاد کم میدارد اشیار کم خرید مینماید و کسیکه در دست هیچ ندارد خالی واپس می آید۔ سعدی شیرازی رحمته الله میفرمایند بیت

تهیدست رفتن در بازار، ترسمت بر نیاوری دستار

ملفوظ سی و یکم روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم در آں وقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضرین مجلس را سخنان نصیحتانه عجیب و غریب میفرمودند در اثنار کلام ایں عبارت می خواندند که حضرت شاه صاحب قبله حضرت شاه غلام علی شاه صاحب دهلوی میفرمایند که اے برادر هوس دیگر است و جانبازی دیگر امروز درویشی بلقمه فروشی است خداتعالی از یں درویشی که دین فروشی است توبه دهد اول مسلمانی درست کنم بعدهٔ درویشی۔

ملفوظ سی و دوم روزی فقیر بحضور آں قبله برنائے پیر دار روز عید الضحی حاضر گردید ارشاد

فرمودند که روز عید عبارت از عبادت مولی است و درین روز مردمان که از صبح تا شام
نزد فقیر برای مبارکبادی می آیند و وقت فقیر ضائع میکنند چه کنم که روگردانی از مردمان در
این روز مناسب ندانم و ایضاً فرمودند که درویشان خانقاه شریف را بعض بعض اوقات
درکار خدمت خانقاه شریف مشغول میدارم و درویشان این زمانه که از علم تصوف خبر ندارند
و کوتاه فهم اند فائده این کار به نظر اوشان نمی آید فائده دراویش خانقاه شریف که نان
گندم مع ادام صبح و شام طیار بخورند و جامه بلا تکلیف می پوشند از خوراک و پوشاک
هیچ اندیشه ندارند مبادا خطرات ماسوی الله در قلوب ایشان خطور نمایند ازین سبب
گاه گاه درکار خدمت خانقاه شریف مصروف میدارم که توجه خواطر ایشان بآن طرف مائل
نشود و ایضاً فرمودند فقها که در کتب طلب العلم فریضة نوشته اند صحیح است ولکن هر کار که
انسان اختیار میکند طلب همون علم برای او درآن وقت فرض است مثلاً شخصیکه اراده حج میدارد
مسائل حج یاد داشتن درآن وقت او را فرض اند و شخصیکه بجهانداری تعلق میدارد مسائل بیع و شرا
یاد داشتن او را فرض اند و کسیکه مسکین است مسائل زکوة او را چه فائده میدهند و کسیکه جریده است
مسائل نکاح و طلاق با وی چه مناسبت دارند و ایضاً فرمودند که علم فقه صوفی را قدری کثافت قلب
پیدا میکند لکن جمال درستی عقائد آن تقصیر را مضمحل سازد. درآن وقت جناب مولوی حسین علی
صاحب نیز حاضر حضور نشسته بودند حضرت قبله این خادم دیرین را ارشاد فرمودند که از تسبیح
خانه کتاب مستطاب جلد اول مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بیار
حسب فرموده آوردم جناب مولوی صاحب موصوف را این عبارت نشان فرمودند. عبارت
مکتوب هشتم. و علماء ظاهر اهل سنت هرچند در بعضی اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقائد اینها
در ذات و صفات آن قدر نورانیت دارد که آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر می درآید و
بعضی متصوفه با وجود ریاضات و مجاهدات چون در ذات و صفات آن قدر درستی عقیده ندارند
آن جمال در اینها یافته نمی شود و محبت علماء طلبه علوم بسیار پیدا شده روش ایشان خوش می آید

و آورده‌اند که در حجره که اینها باشند و تلویح را از مقدمات الیه بطالب علمی مباحثه میکنند و هدایه فقهه نیز نه بود میشود و در معیت و احاطه علمی با علما قریب است۔

ملفوظ سی و سیوم روزی این کمترین خادم دیرین در حضور عالی حاضر گردید ارشاد فرمودند که وقت با آخر رسیده است و اکثر مردمان این زمانه که نزد فقیر می آیند اظهار مرادات خویش نموده برای حصول تمنائی دلی و مقاصدات جانی استمداد دعا میخواهند و برای سرانجامی امورات تحتے دنیویه ملتمس دعا میدارند و حالانکه برائی هر علم موضوع است و ماله و ما علیه و ضروری برائی فقیری پیران و مریدان را ترک مرادات خود است و گذشتن از خیالات ماسوے الله و ایضاً فرمودند که اولاد دو قسم است یکی اولاد صوری و دیگر اولاد معنوی اولاد صوری را نسبت بطرف حضرت آدم علیه السلام است و اولاد معنوی را نسبت بحضرت رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کرده میشود و درمیان پیر و مرید نیز همیں مثال است که مرید با عتبار اولاد صوری از والدین خود است و با عتبار اولاد معنوی از پیر و مرشد خود تعلق میدارد۔

ملفوظ سی و چهارم۔ روزی کمترین خادم دیرین بحضور قبله انام حاضر گردید در آں وقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه در عالم جوش نشسته بودند ؎

باخدا داده گان ستیزان مکن　　　خدا داده گا نرا خدا داده است

باز این بیت فرمودند بیت

خود بخود آں مه دلدار ببر می آید　　　نه بزور نه بزاری نه بزر می آید

ملفوظ سی و پنجم روزے در حضور فیض گنجور حاضر گردیدم عرض کردم که قبله مسئله توحید در فهم ناقص این حقیر کما حقه نمی آید از زبان درافشاں تقریر دلچسپ بیان ساختند باز فرمودند که از تسبیح خانه کتاب مستطاب مکتوبات حضرت شاه احمد سعید صاحب قبله بیار حسب فرموده آوردم از کمال مهربانی این عبارات ایں خادم را خوانیدند و فهمانیدند عبارت مکتوب دوازدهم توحید نزد صوفیه صافیه رحمة الله علیهم دو قسم است توحید وجودی و توحید شهودی توحید

وجودی عبارتست از دانستن اتحاد وجود که بمعنی مایه الموجودیۃ است در جمیع اشیا یعنی مقوم وجود در موجودات علویه وسفلیه ذات واحد حضرت حق سبحانه وتعالیٰ است نہ آنکہ ذات موجودات وذات حق سبحانہ واحد است کما زعم البعض من الجہلۃ کہ این وحدۃ موجود است نہ وحدۃ وجود از فرط جہل فرق در مصدر ومشتق ناکردہ در ضلالت مے افتند ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا محققین صوفیہ ازین چنیں اغلاط بری اند اگرچہ در وجود کہ نزد ایشان عین حق است مراتب خمسہ اثبات میکنند لکن اطلاق احکام یک مرتبہ را بر مرتبہ دیگر کفر وزندقہ میدانند چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند بیت

هر مرتبہ از وجود حکمی دارد　　　گر فرق مراتب نکنی زندیقی

وتوحید شہودی عبارت از دیدن ذات حق سبحانہ وتعالیٰ است فقط واختفا کثرۃ بالکل از نظر سالک نہ آنکہ کثرت را دیدن ودر میان کثرۃ ووحدۃ نسبت عینیۃ یا مراٰتیۃ اثبات نمودن چنانچہ در توحید وجودی میباشد فافترقتا ومنشا ہر دو غلبۂ محبت محبوب حقیقی است در نظر محب کہ در توحید اول ماسوا را بعنوان عینیۃ یا مراٰتیت بسبب غلبہ محبت ملاحظہ میکند وظل باصل مشتبہ میشود عارف سناحی حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ میفرماید ؎

عکس روی تو چو در آئینہ جام افتاد　　　عارف از خندۂ می در طمع خام افتاد

ودر توحید ثانی ماسوا ہرگز در نظرش نمی آید تا باثبات نسبت چہ رسد واین قسم اعلیٰ از قسم اول است ومنشا اول تصفیہ قلب است ومعدن ثانی تزکیہ نفس است ومطمئنہ شدن اوست وناگزیر سالک توحیدی است کہ محصل فنا است کہ از دید ودانش ماسوا رخت بربندد وجز حق سبحانہ وتعالیٰ مشہود بعیر تش نماند چنانکہ در روز روشن بسبب غلبۂ لمعان آفتاب بجز آفتاب ہیچ معلوم نمے شود ستارہا ہرگز محسوس نیست باوجودیکہ وجود ستارہا در نفس الامر ثابت است ہمچناں کثرۃ باشد لکن نظر عاشق مقصور بر معشوق خود است ومستہلک مشاہدۂ جمال محبوب خویش است ؎

در دو دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق　　　ہر کجا می نگرم روی ترا می بینم

بخلاف توحید وجودی کہ از ثمرا نظارہ نیست لہذا بعضی طلاب را واضح میشود و اکثر از انحضرت شاہ نقشبند راہ را برای سالکان مقرر فرمودہ اند کہ در آن راہ انکشاف توحید وجودی نباشد تا از مزلت اقدام کہ بعضی ارباب توحید وجودی را واقع میشود محفوظ مانند و در تیہ ضلالۃ نیفتند جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء چنانچہ اکثر ابناء این وقت ہمہ اوست را عقیدہ محکم ساختہ بشطحیات تکلم مینمایند و تہاون در امور مشروعہ میورزند تاب اللہ علیہم عبارت مکتوب نود و نہم والفرق بین التوحید الوجودی والشہودی ان التوحید الوجودی عبارۃ عن انکشاف سریان الوجود فی مراتب الامکان وفی کل ذرۃ من ذراتہ وفی ھذا المقام یترنم بھذہ الابیات ؎

البحر یجری علی ما کان فی قدم	ان الحوادث امواج وانہار
فلا یحجبنک اشکال تشا کلہا	عمن تشکل فیہا وھی استار
لا آدم فی الکون ولا ابلیس	لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ وانت المعنی	یا من ھو للقلوب مقناطیس
رق الزجاج ورقت الخمر	فتشابہا وتشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح	وکانما قدح ولا خمر

والتوحید الشہودی عبارۃ عن شہود الحق واختفاء الکثرۃ عن النظر لا فی الواقع۔ فافترقا فرقا واضحا والتوحید الشہودی لابد انکشافہ لیحصل الفناء الاتم وانکشاف التوحید الوجودی لیس بضروری للسالک اذ لا مدخل لہ فی حصول الفناء ۱۲

ملفوظ سی و ششم روزی این خادم در مجلس آنقبلۂ خاص و عام حاضر گردید فرمودند کہ قوی ترین اسباب فتور در طالب انابت طالب است بشیخ ناقص کہ بسلوک و جذبہ کارنا تمام کردہ بمسند شیخی خود را کشیدہ است طالب را این چنین صحبت بہ پستی می آرد و از ذروہ بحضیض می اندازد حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز میفرمودند ہر طالب کہ بقیۂ قابلیت او بواسطہ صحبت ہای مختلف فاسد شدہ کار او دشوار است جز بصحبت اہل تدبیر کہ کبریت

احمر است بصلاح لمی آید۔

ملفوظ سی و ہفتم روزی بمجلس فیض منزل حاضر گردیدم در آں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ ہر کس ایں بیت را یاد کردہ است و در خطوط مینویسید بیت

اولیا را ہست قدرت از الٰہ   تیر جستہ باز گرداند ز راہ

دلکن فہم ندارند وقتیکہ اولیاء اللہ را سختی پیش می آید لاچاری رومیدہ باد در آں وقت ایں چنیں کارہائے بے اختیار صادر میشوند چنانچہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ یک بارے بسفر بودند کہ وقت عشاء در دریا پیش آمد و ملاح نہ بود صاحب عرابہ کہ دراں سوار بودند مشرک بود آں را فرمودند کہ عرابہ را در دریا بیت از از ہیبت ایشاں بینداخت از تصرف ایشاں در آب صحیح و سالم گذشت و آں مشرک بمعائنہ ایں کرامت باسلام مشرف گشت والیضاً ایں کلام فرمودند یجب علی النبی اظہار المعجزۃ ویجب علی الولی کتمان الکرامات باز فرمودند کہ قول حضرت شاہ نقشبند صاحب در نفحات الانس نوشتہ اند کہ کرامت خود اگرچہ بانگ سگ ندارد سگ ہست و حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب می فرمایند (یارب جملہ جہاں بر من بد خو کن)

ملفوظ سی و ہشتم روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم در آں وقت جناب شاہ سید محمد صاحب برادر زادہ جناب حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم دندہ شریف والہ نیز حاضر حضور نشستہ بودند حضرت قبلہ بادشان مخاطب شدہ فرمودند کہ ایں نصیحت فقیر یاد دار کہ امانت کسی نزد خود مگذار و ہمیں نصیحت پیر و مرشد ما رحمۃ اللہ علیہ بارہا فقیر را فرمودہ بودند کہ امانت کسی نزد خود مدار و الیضاً فرمودند کہ ملا علی قاری نوشتہ است کہ سید اگر شیعہ سازج باشد بجز وقت گفتگوی نہ ہیچ تعظیم و ادب او باید کرد والیضاً فرمودند کہ روز قیامت تمام انساب قطع خواہند شد و نسب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باقی خواہد ماند

ملفوظ سی و نہم روزی بخدمت حضرت قبلہ حاضر بودم کہ برای امامت صلوٰۃ فجر ایں

لہ حضرت قبلہ بعینہ ایں عبارت از کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ بیان فرمودند ۱۲ منہ

خادم را امر فرمودند حسب تعمیل ارشاد حضرت قبله پیش شدم در رکعت اول سورۃ الجمعة[1] و در رکعت دوم سورۃ عم یتسائلون خواندم بعد از فراغ ختم و حلقہ شریف باین عاصی پر معاصی مخاطب شده فرمودند که شما را آگاه گاه کار امامت پیش میشود این مسئله یاد دارند که طول قرأة باعتبار آیات نیست بلکه باعتبار کلمات و حروف ست در کتاب ملا مسکین شرح کنز۔ باب صفة الصلوٰة فصل وجهر الامام بقراءة الفجر این عبارت نشان دادند وتطال اولی الفجر فقط ای اطالة القراءة فی الرکعة الاولی علی الثانیة فی الفجر مسنون اجماعا وفی سائر الصلوات کذلک عند محمد وعندهما لا تطال ثم یعتبر التطویل من حیث الآی اذا لم یکن بین ما یقراء فی الاولی وبین ما یقرأ فی الثانیة تفاوت من حیث الآی أما اذا کان بین الآی تفاوت طولا وقصرا فیعتبر التفاوت من حیث الکلمات والحروف وینبغی ان یکون التفاوت بقدر الثلث والثلثین الثلثان فی الاولی والثلث فی الثانیة وهذا بیان الاستحباب اما بیان الحکم فالتفاوت وان کان فاحشا لا بأس به و اطالة الثانیة علی الاولی تکره اجماعا وانما یکره التفاوت بثلاث آیات وان کان آیة او آیتین لا یکره

ملفوظ چہلم روزے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ قبل از صلوٰۃ ظہر این خادم را طلبیدند ارشاد فرمودند که شما را چند ولد فوت شده اند عرض نمودم که سه ولد فوت شده اند باز فرمودند که شما گاه گاه در غم اولاد غمگین میشوید برائی تسکین خاطر این غریب در عقود الجواهر المنیفة فی ادلة مذهب الامام ابی حنیفة این حدیث شریف نشان فرمودند۔ ابو حنیفة عن علقمة بن مرثد عن ابن بریدة عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلم یموت له ثلاثة من الولد الا ادخله الله الجنة فقال عمر واثنان فقال النبی صلی الله علیه وسلم واثنان هکذا رواه الحارثی وابن المظفر واخرجه الامام

---

[1] سورۃ الجمعة ۱۷۶ کلمات ۷۸۰ حروف ۱۲ منہ ۔ ۲ النباء ۱۷۴ کلمات ۱۰۸۰ حروف ۱۲ منہ

احمد ومسلم والحاکم عن ابن بریدة عن ابیه واخرجه البخاری فی الادب والنسائی
عن انس وایضاً فرمودند که مارا نیز سه دل فوت شده اند ملفوظ چہل ویکم روزی در محفل فیض منزل
حاضر شدم عرض کردم که قبله برای ذکر که خلوة میکنند ازاں چه مراد است ومعنی خلوة چیست
واز لف راس بجامه وغمض چه فائده حاصل آید ارشاد فرمودند که خلوة فارغ میکنند دل را
از شواغل و در تفصیل معنی خلوة مشائخ کرام علیهم الرضوان اختلاف فرموده اند بعضے از
ایشاں فرموده اند که مدار خلوة بر خلوِ دل است از ماسوی الله اگرچه در مجمع عام باشد و
بعضی بیان نموده که برای آسودگی منتهی وسکی مبتدی نیست ولف راس وغمض عین برای آنکه آرام
کنند وجا گیرند حواس تا که دل اطمینان گیرد بعد ازاں حضرت قبله قلبی وروحی فداه از لسان
درافشان فرمودند که کتاب ملا علی قاری شرح عین العلم بیار حسب فرموده از تسبیح
خانه آوردم از کمال عنایت وکرم بخشی ایں عبارت نشان فرمودند فهو ای السلوک بلزوم
الوضوء فهو نور القلب والخلوة ای بلزوم الخلوة فهی ای الخلوة تفرغ عن الشواغل
عن تحصیل الفضائل وقد تقدم تحقیق الخلطة والعزلة ثم القوم مختلفون فی سلوک
طریقهم فمنهم من جعل مدار الخلوة علی خلو القلب عن غیر ذکر الرب ومشاهدة الحق
ولو کان فی مجمع الخلق کما یشیر الیه قوله تعالی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وهو طریق السادات النقشبندیة والقادة الشاذلیة ویقال فی حقهم انهم
غریبون قریبون وکائنون بائنون وعرشیون وفرشیون ومنهم من اختار الخلوة
المتعارفة بینهم تهوینا للمبتدئ وتسهیلا للمنتهی وکان المص منهم ولذا قال
والاولی ان یکون السالک الذاکر فی بیت مظلم ضیق لیس فیه متاع الا ما لابد
منه او یلف رأسه اذا کان فی مسجد ونحوه ویغمض عینیه حال ذکره وفکره لاحین
صلوته فانه مکروه علی خلاف دابه علیه الصلوة والسلام وسنته وانما اختار
البیت المظلم ولف الرأس وتغمض العین لیرکد الحواس ای تسکن وتستقر وفیه

ان ما ذکر انما ھو بیسکن حاسۃ البصر ولعل ایرادہ بصیغۃ الجمع لتواتر النظر ۱۲

ملفوظ چہل و دوم ۔ روزی بخدمت اقدس انور حاضر بودم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ انسان بیچارہ اصل خود را فراموش ساختہ لباس انانیۃ پوشیدہ است اگر اصل خود را یاد میداشت اورا بجز عجز و انکسار چارہ نبود و شکستگی و نیستی را پیرایہ خود میساخت بعد ازاں ایں آیۃ شریف خواندند ۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ بعد ازیں فرمودند کہ مولانا روم صاحب ازیں معنی خبر میدہند وہمیں مطلب را بیان مینمایند ۔ ابیات

مولوی گشتی ز آگاہ نیستی ۔۔۔ از کجا و ز کجا بکیستی

از خودی آگاہ نئی اے بیشعور ۔۔۔ برچنیں علمت نباید شد غرور

ملفوظ چہل و سوم روزی قبل از نماز صبح بحضور عالی حاضر بودم جناب قبلہ قلبی و روحی فداہ از غایت مہربانی و شفقت اناازی بایں عاصی پر معاصی مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ درین زمان شرارت نشان در ارکان اسلام و ایمان فتوری راہ دادہ قال علیہ السلام بنی الاسلام علی خمس الخ ازیں امور امری بر حالت خود نماندہ بلکہ اصل اینہا معیوب و معیوب از نیہا مرغوب و مطلوب طبائع گردیدہ است نسبت مجددیہ کہ بس عالی است حصول آں درین اوقات اگرچہ محال نیست لکن مشکل بصد اشکال است و ایضًا فرمودند کہ اہالی این زمان طالب کشف و کرامات شدہ اند و فقیری را منحصر درایں داشتہ از مقصود بر اصل دور افتادہ اند مقصود از فقیری آنست کہ آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام را بیان ساختہ بود فاعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اگر در خانقاہ شریف کسی چند ماہ بشرط خلوص

نیست و علامِ اختلاط که موجب پراگندگیست بماند۔ انشاء اللہ العزیز از مقصود حظ خواہد یافت بعدہ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در مشکوٰۃ شریف ایں حقیر را ازیں حدیث نشان فرمودند عن عمر الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (الحدیث)

ملفوظ چہل و چہارم روزی ایں خادم دریں بعد صلوٰۃ ظہر بحضور فیض گنجور در تسبیح خانہ حاضر گردید ارشاد فرمودند کہ نوشتن تعویذات و عملیات وغیرہ فقیر بر شما موقوف است پس بکمال مہربانی از مکتوبات شاہ احمد سعید صاحب ایں مکتوب نشان فرمودند کہ نوشتہ نزدِ خود بدار کہ برائے شما ضروریست۔

عبارت مکتوب صد و چہارم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھو اذا جاءک من بہ المرض اوراسہ او توجعہ الریاح فخذ لوحا طاھرا وضع علیہ رملا طاھرا واکتب بمسمار ابجد ھوز حطی وشد بالمسمار علی الالف واقرا الفاتحۃ مرۃ وصاحب الالم واضع اصبعہ علی موضع الالم بقوۃ ثم اسالہ ھل شفیت فان شفی فبہا والا نقلت المسمار الی الباء وقرءت الفاتحۃ مرتین وسالتہ کالاولی فان شفی فبہا والا نقلت الی الجیم

وقرءت الفاتحه ثلثا وهكذا فلا تصل الی اخر الحروف الا وقد شفاه الله تعالی ۱۲
اذا عنت لك حاجة او كان لك غائب فاردت ان يرجعه الله تعالی سالما غانما
او كان لك مريض فاردت ان يشفيه الله فاقرء سورة الفاتحة لحل وار بعين
مرة بين سنة الفجر وفرضه ۱۲ ومن عضه الكلب المجنون وخيف عليه الجنون فاكتب
له هذه الاية على اربعين كسرة من الخبز انهم يكيدون كيدا واكيد كيدا فمهل
الكفرين امهلهم رويدا ومره ان ياكل كل يوم كسرة ۱۲ من خاف سلطان فليقرء كهيعص
كفيت حمعسق حميت وليقبض كل اصبع من اليد اليمنى عند كل حرف من اللفظ
الاول ومن اليسرى عند كل حرف من الثانی ثم ليفتحهما جميعا فی وجه من يخاف ۱۲
وتعويذ الطفل بسم الله الرحمن الرحيم اعوذ بكلمات الله التامات من شر كل شيطان
وهامة وعين لامة تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم
اذا ظهر مرض الحصبة فخذ خيطا ازرق واقرء سورة الرحمن وكلما مررت على قوله
تعالى فبای الاء ربكما تكذبن فاعقد عقدة وانفث فيها وعلق الخيط فی عنق الصبی
يعافيه الله تعالی من ذلك المرض ۱۲

ملفوظ چہل و پنجم روزے ایں حقیر بمجلس آں قبلہ صغیر و کبیر حاضر گردید فرمودند کہ کتاب حصن حصین از تسبیح خانہ بیار حسب الارشاد آوردم فرمودند کہ شاہ سید محمد صاحب شروع کردن ختم برائی حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم چیزے از کلام اجازت طلبیدہ است پس بعد مطالعہ ایں حدیث شریف لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیرہ نشان فرمودند کہ او قال را بنویس کہ شمارا اجازت است مثل دیگر ختم حضرات پنج صد بار خواندہ شود اول و آخر صد صد بار درود شریف خوانند۔

ملفوظ چہل و ششم روزی بوقت تہجد بحضور والا حاضر بودم از کمال مہربانی بایں خادم دیریں مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مردمان برای حصول معاش چہ تکلیف ہا و ریاضت ہا

میکشند و چه رنج و محنت بسر میبرند نوکری نصاری و تجارت مال وغیرہ و زراعت و مزدوری و حرفتہا وغیرہ حیلہ ہا اختیار میکنند مراد ازین ہمہ ریاضات نان بدست آوردنست و اہل اللہ کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ صاحب کمال اند ہمیں طور مثال می دادند کہ طالبان خدا و درویشان با صدق و صفا برای شب بیداری و تاکید بر عبادات و گوشہ نشینی و کثرت ذکر و قلت طعام و قلت کلام و دوام ذکر اسم ذات بر لطائف و نفی و اثبات و تہلیل لسانی و مراقبات از مراقبہ احدیت تا مراقبہ لاتعین و اعتدال در نوافل عبادات و توسط در ترک ما لا یعنی و تعمیر اوقات با وراد و اذکار کہ بحدیث صحیح ثابت شدہ اند و در دیگر طرقہا ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ امر میفرمودند مراد ازین ہمہ یادگیری و عشق الہی ست کہ قطع علائق و محبت ماسوی اللہ حاصل شد و حب جاہ و ریاست بالکل در دل نماند کہ پروردگار عالم عز اسمہ را شرکت خوش نمی آید حسب مضمون آیت شریف الا للہ الدین الخالص حق تعالی جلشانہ از بندگان خویش دین خالص میخواہند و ایضا فرمودند کہ در شریعت غرا ادای صلوۃ و صوم و در وقت وجوب ادا کردن زکوۃ و بوقت حصول شرائط ادا کردن حج و اجتناب از گناہان کبیرہ و صغیرہ و دانستن حلال و پرہیز از حرام و دیگر منہیات وغیرہ کہ مقرر اند برایں ہا عمل کردن برای نجات کفایت میکنند موافق فرمودہ حق تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا و لکن درجہ ولایت بغیر دوام حضور بذات الہی و جذب حبی و ذوق و شوق و جمعیت قلبی و استغراق در مشہود خود موافق حدیث شریف الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ حاصل نمے شود۔

ملفوظ چہل و ہفتم روزی ایں کمترین و کہترین خادم دیرین بمحفل قبلہ حاضرین غائبین حاضر بود کہ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بعد از فراغ صلوۃ عصر برای خواندن ختم خواجگان کہ معمول پیران ما نقشبندیہ مجددیہ است نشستند درایں اثنا یک زن پوندہ از خراسان برای زیارت حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب

برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف و رضی الله تعالیٰ عنه آمده و از کمال اخلاص و شوق بر مزار پر انوار سجده کرد بمجرد ایں حرکت حضرت قبله آوازی مهیب داد که اے بے بخت برائے حصول فیض و برکت آمدهٔ و چرا بی خبرے بری سجده کردن بر قبور حرام است پس از شنیدن آواز حضرت قبله زن مذکوره ازیں حرکت باز آمده و زیارت کرده دعا فاتحه خواست و رفت۔

ملفوظ چهل و هشتم۔ روزی بحضور قبله انام در محفل عالیمقام حاضر گردیدم حضرت قبله قلبی و روحی فداه ایں حکایت بیان فرمودند که سلطان ابراهیم ادهم غلامی خریدا ورا گفت که چه خوردی گفت هرچه سلطان داد باز گفت چه پوشی گفت هرچه سلطان داد غرضیکه هرچه سلطان او را میگفت در جواب میگفت هرچه سلطان داد سلطان ابراهیم ادهم صاحب فرمودند تو نیز چیزی از طرف خود بگو گفت چونکه من غلام هستم از طرف خود چگونه چیزی بگویم پس سلطان ابراهیم ادهم صاحب ازیں کلام مؤثر عبرت گرفتند و خیال کردند در دل خود گفتند چونکه من نیز غلام خداوند کریم هستم پس ایں حکم رانی از طرف خود چرا می کنم همه بادشاهی خود گذاشته راهی شدند یک بالش و آبخوره همراه بود شخصی را دید که سنگ زیر سر کرده خواب میکرد بالش همان جا گذاشت که آبخوره خداوند کریم همراه داده است و ایضاً فرمودند که نگاه داشتن نسبت نقشبندیه مجددیه درایں زمان فتن و اوان ابتلا و محن ایں چنیں مثال میدارد که شخصے در خانهٔ تیلیاں باشد و پارچه خود را محفوظ دارد و ایضاً تذکرهٔ تعلیم و تعلم درمیان آمد فرمودند که کسی از پسر آهنگر پرسید که پاره آهن زود خواهد آمد یا دیر گفت اگر تعجیل کرد دیر خواهد آمد و اگر دیر کرد زود خواهد آمد پرسید تا وجه چیست گفت اگر جلدی کرد بعضی اخگر زنده باشند بسبب هوا در راه در جوال آتش پیدا خواهد شد و جوال را خواهد سوخت ضرور دیر خواهد شد و اگر دیر کرد که اخگر تمام مرده شده آتش در آن نمانده باز بسهولیت تمام در جوال کرده بی دغدغه با آرام بخانه خواهد رسید غرضیکه طالبان و متعلمان را باید که اول

کار علم وغیرہ بخوب طور پختہ بنیاد نہند کہ باقی تعمیر بران پختہ شود و اگر اول فاسد و خام بنیاد نہاد باقی خام خواہد شد وایضاً حضرت قبلہ سبق دائرہ ولایت کبریٰ جناب مولوی نور خاں صاحب را عنایت فرمودند ایشاں عرض نمود کہ قبلہ بسبب کثرت ورد اسم ذات ونفی واثبات غصہ بسیار میشود فرمودند غصہ ترا خداوند کریم برای خدا کن باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض کرد کہ قبلہ در خاطر می آید کہ کسی طرف رفتہ ذکر حق تعالیٰ عز اسمہ بخوبی کنم کہ در خانہ موجب غصہ وضرر غیر میشود فرمودند کہ این چنیں نباید کرد کہ طفلان تو صغیر اند واز علم بے بہرہ خواہند ماند واز دیاد غصہ تو باین سبب است کہ ترا عقل معاد است وعقل معاش نیست وہر کس درایں زمانہ حسب اغراض خود بلا لحاظ شرع کار میکند وہمیں موجب غصہ میباشد باز مولوی صاحب موصوف التماس نمود کہ قبلہ ہر چند کہ ورد وذکر از کار زیادہ می کنم غصہ زیادہ میشود واگر ورد وذکر کم می کنم غصہ نمیشود از زبان در افشاں ارشاد فرمودند ہر چیز کہ مفید باشد داغ نمایاں باشد واگر چہ رنگین است خوف ہیچ داغ نیست وہیچ کدورت بران معلوم نمیشود یعنی ورد وذکر از کار اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ موجب صفائی دل است وقتیکہ امر خلاف شرع بر آں موثر شدہ سبب غصہ میشود دیر در دل نماند ہیچ تاثیر ظاہر نمیشود وایضاً حضرت قبلہ فرمودند کہ در خاطر می آید کہ تمام کتب خانہ باسم مبارک جناب حضرت مرشدنا مولانا حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ بردالله مضجعه الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف ورضی اللہ تعالیٰ عنہ در حین حیات خویش وقف می کنم ومتولی ہر سہ فرزندان را میکنم درین کار سہ فائدہ اند اول اینکہ ہموارہ ثواب بارواح حضرت صاحب قبلہ باشد دوم اینکہ کتب از تنازعہ تقسیم وغیرہ محفوظ میباشند وخواہند گفت کہ این کتب وقف اند در ملک ما یان نیست پس تنازعہ نیز نخواہند کرد وسوم اینکہ ہر سہ فرزندان فقیر حسب دلخواہ ہمیشہ ازیں کتب نفع خواہند گرفت۔

ملفوظ چہل ونہم۔ روزی ایں خادم دریں محفل فیض منزل حاضر گردید در حضور فیض گنجور

مذکور ہرچہ از مولی است ہمہ او لے است ارشاد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند که نفع و ضرر منع و عطا عزت و ذلت صحت و علت ہر چیز کہ انسان را میرسد تقدیر الہی است اگرچہ بعضی امورات بحسب ظاہر نازیبا بنظر می درآیند ولکن بحسب باطن چونکہ از حق تعالی اند ہمہ لائق و زیبا اند و عین مصلحت و ثواب در مکتوبات قدسی آیات جلد ثالث حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی امام الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ قطب المدققین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ این عبارت نشان فرمودند عبارت مکتوب سی و هفتم از اخبار پراگندہ متوحش نباشند و دل تنگ نشوند ہرچہ از جمیل مطلق جلشانہ پیدا آید زیبا بود و اگرچہ بصورت جلال نماید اما فی الحقیقت جمال باشد این سخن بر نقول محمول نباشد و بر تفوہ صرف نشود کہ تمام حقیقت دارد و سراسر مغز است بگفتن و نوشتن راست نیاید اگر در دنیا ملاقات میسر نشود فبہا و الا معاملہ آخرت نزدیک است بشارت المرء مع من احب تسلی بخش مہجوران است و شیخ سعدی علیہ الرحمۃ این میفرمایند ابیات

گر گزندت رسد ز خلق مرنج	کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست	کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد	از کماندار بیند اہل خرد

وایضاً فرمودند کہ این کلام فیض نظام حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابیات شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ظاہراً سہل معلوم میشوند ولکن در حقیقت معنی از فہم و ادراک دور اند دور اند۔

ملفوظ پنجاہم۔ روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم در آں وقت تذکرۂ شرک خفی و جلی درمیان آمد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ این عبارت نشان فرمودند عبارت تفسیر عزیزی يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ یعنی پناہ میگرفتند بمردانی چند از این فرقہ جن و این پناہ گرفتن بچند نوع بود اول آنکہ ہر گاہ ایشاں را مرضی لاحق میشد نسبت میکردند کہ از اثر بدنظری جن است و

برای جن طعامی و خوشبوئی و دخنه می ساختند و در مقامی که حضور جنیان گمان میکردند می
نهادند تا این محقر را بطریق رشوت قبول کنند و از ایذائے ما دست بردار شوند دوم آنکه در
مهمات مشکل و عقدہائے لاینحل نام آنها را بطریق ورد میخواندند و بر صورتهائے تراشیده
که بنام آنها مقرر کرده بودند و بتان مے نامیدند رفته نذر و هدایا و قربانیها میگذرانیدند
سیوم آنکه چون معرفت حوادث آینده ایشان را منظور می افتاد پیش کاهنان میرفتند و از آنها
پری خوانی می کنانیدند تا جنیان حاضر شده خبر دهند که فلان کار چنین خواهد شد و فلان واقع چنین
چهارم آنکه هرگاه در سفری در صحرا یا در منازل نو فرود آمدند بعضے کلمات استعانت و پناه
جوئی بسرداران جنیان و بادشاهان ایشان میگفتند تا از صدمه اتباع آنها در آن صحرا و در آن
منزل محفوظ مانند پنجم آنکه به تملق و مدح خوش آمد و دادن هدایا و نذور و اطعمه مرغوبه بعضی از
جنیان را بخود مائل میساختند تا در وقت احتیاج و عجز از حیله بشری از آنها کار بگیرند چنانچه
کردم بن السائب از پدر خود که صحابی است روایت کرده که ما های در سفر بودیم عجبی مشاهده
کردیم که در بیابان گرگی آمد و یک گوسفند را از رمه شخصی گرفته برد و آن شخص نام جنی را گرفته
فریاد کرد که اے فلانے زود برس که گرگ گوسفند مرا می برد بمجرد فریاد کردن او شنیدیم که
شخصے میگوید اے گرگ گوسفند این را رها کن فی الفور گرگ گوسفند را باز آورده بر تافته رفت
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا پس زیاده کردند این آدمیان جنیان را نخوت و تکبر پس جنیان دانستند که چون
بندگان خدا در این امور بما محتاج میشوند و ما کارروائی ایشان میکنیم و بلا و مصیبت ها را که
خدائے تعالیٰ بر ایشان فرستد ما دفع میکنیم ما را نیز نوعی از شرکت در کارخانه خدائی هست
و اگر شرکت مستقله نیست لابد ما را علاقه فرزندگرفتگی نسبت باو تعالیٰ بی شبه متحقق است
که بندگان محض را بما حواله فرموده است پس ما بندهٔ محض نیستیم و آدمیان دانستند که این جماعه
غیب که کارروائی حاجات ما می کنند در ربوبیت ما شرکتی دارند و بلا شبه علاقه بندگی
محض خدا ندارند ایشان را پسرخواندگی یا ولیعهدی یا تفویض خدمات از آن طرف است

والّا مارا که در بندگی او تعالیٰ با ایشان برابریم چرا احتیاج ایشان می کرد پس این نوع استعانت واعانت که درمیان آدمیان وجنیان واقع شد موجب جرأت بر اعتقادات باطله گردید ولہذا در حدیث شریف از استعانت بالجن مطلقاً منع فرموده اند وارشاد شده است که هر کرا در سفر یا در حضر یا در بیماری ترس جن رو دہد باید که تعوذ باسمار الٰہی نماید وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وقل رب اعوذ بك من همزات الشیطٰن واعوذ بك رب ان یحضرون ومعوذتین یا امثال ذلك بخواند وبگوید اعوذ بكلمات الله التامات كلها من شر ما خلق بوی هیچ ضرری از طرف جن نخواهد رسید ونیز از ذبایح الجن منع شدید فرموده اند واز افسونہا که درآں نام پیران وسرداران جنیان مذکور است تحذیر نموده زیرا که اصل آفت شرکت ازہمیں معامله پیدا شده است وموجب فساد حال نوع انسان ونوع جن هر دو گردیده۔

ملفوظ پنجاه ویکم روزی این حقیر پر تقصیر بحضور حاضر بود درآں وقت غلام سرور خاں صاحب کھنڈوی بحضور حضرت قبلہ قلبی وروحی فداه عرض نمود که قبله مُراد از اسم ظاهر واسم باطن چیست که نزد اکابر نقشبندیه مجددیه مسمّیٰ بولایت علیا است که ولایت ملائکه ملا اعلیٰ است حضرت قبله بجوابش فرمودند که مردمان از اسم ظاهر والباطن اسم الٰہی می فهمند که آمده است هو الاوّل والآخر والظاهر والباطن ونزد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه مراد از اسم ظاهر اسمار صفاتی باری تعالیٰ هستند واز اسم الباطن اسمار ذاتی هستند گویا بوقت مُراقبه اسم الظاهر سیر سالک در اسمار صفاتی هست ودر وقت اسم الباطن سیر سالک در اسمار ذاتی هست بعد ازاں فرمودند که افسوس شما مردمان کسب نمی کنید ومن باین ضعف وامراض گوناگوں دائم المرض میمانم پس شمارا تعلیم مقامات که میکنم محض تیمناً وتبرکاً می کنم که چیزی از برکات وفیوضات این مقامات خواهد رسید۔

ملفوظ پنجاه ودوم۔ روزی این کمینه درویشان بحضور آں واقف دقائق قرآن کاشف حقائق فرقان حاضر گردید حضرت قبله قلبی وروحی فداه از کمال شفقت ومهربانی طریق ذکر کرد

از کار دوام حضور و شرائط و ضروریات و لوازمات و اسباب آن بایں عاصی پرمعاصی مخاطب شده ارشاد فرمودند و ایں عبارت خوانیدند و فهمانیدند عبارت تفسیر عزیزی وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّكَ یعنی و یاد کن نام پروردگار خود را بسبیل دوام در هر وقت و هر شغل و همراه هر عبادت خواه در اثنائے آن و خواه در اول و آخر آن و خواه بزبان و خواه بقلب و خواه بروح و خواه بسر و خواه بخفی و خواه باخفی و خواه بنفس و خواه در روز و خواه در شب ذکر لسانی خواه بجهر باشد و خواه بخفیه و نام پروردگار هم خواه اسم ذات باشد یا اسم اشارت که هو است یا اسمی از اسمائے حسنی که او را مناسبت با نفس سالک و وقت و حال او بیشتر باشد چنانچه از حضرت شیخ ابوالنجیب سهروردی بغدادی قدس سره منقول است که هرگاه طالب ایں راه پیش ایشان می آمد اول او را بیک اربعین یا دو اربعین امر میفرمودند و من بعد او را بحضور خود نشانده نود و نه نام حسنی را بروی میخواندند و نظر خود را بر چهره آدمی دوختند اگر به یکے از اسمائے الهیه او را تغیری در چهره و اثر هاجی پیدا میشد می فرمودند که فتح تو بایں اسم خواهد بود و او را ذکر آن اسم تلقین میفرمودند و اگر هیچ یک ازیں اسماء او را تغیری در چهره و اثر هاجی پیدا نمیشد میفرمودند که راه ابرار پیش گیر و بکار تجارت و زراعت و حرفت مشغول باش که استعداد سلوک راه قرب و جذب نداری و خواه اسم پروردگار محض تنها باشد یا در ضمن تهلیل که نفی و اثبات است یا در ضمن تسبیح و حمد و تکبیر و لاحول و دیگر اذکار مسنونه باشد و خواه کیفیت ذکر یکضربی باشد یا دو ضربی قصاعداً و خواه با حبس نفس و خواه بی حبس نفس و خواه بدون برزخ و خواه با برزخ و خواه سه رکنی و خواه هفت رکنی و خواه با شرائط عشره که شد و مد و تحت و فوق و محاربه و مراقبه و محاسبه و مواعظه و تعظیم و حرمت است و خواه بدون ایں شرائط الی غیر ذلك من الخصوصیات التی استنبطها الماهرون من اهل الطرائق و تعین احد الشقین ازیں خصوصیات مذکوره مفوض بدید شیخ و مرشد است که بحسب حال هر چه را اصلح داند تلقین فرماید و از خصوصیتی بخصوصیتی نقل و تحویل کند چنانچه در آیت دیگر

فرمودہ اند فاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمون اہم المہمات آن است کہ ہیچ لمحہ و ہیچ نفس غافل نباشد و بہیچ شغل و عمل از یاد باز نماند چنانچہ در آیت دیگر فرمودہ اند لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ و اگر خوف آں باشد کہ بسبب شغلے و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آن شغل و عمل را از خود دور کن وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد و بسوئی پروردگار خود بیاد کردن او تَبْتِيلًا یعنی بطریق قطع کردن علاقۂ آن عمل و آن شغل از طرف خود باختیار زیرا کہ بدون قطع علاقہ آن عمل و آن شغل از طرف خود منقطع شدن بسا اوقات ظلم و نامشروع میشود مثلاً نوکر بے قطع علاقہ نوکری از خدمت آقائے خود باز ماند و منقطع شود یا مردی قطع علاقہ نکاح از صحبت زن و خاطر جوئی او و کسب نان و نفقہ او منقطع شود و باز ماند و علی ہذا القیاس و برائی اشارۃ بسوی ایں قید لفظ تبتیلا را آوردہ اند زیرا کہ منظور بیان این نوع انقطاع است کہ بقطع کردن آن علاقہ حاصل شود نہ تاکید انقطاع تا تبتلاً بہ فرمایند و فائدہ ایں قطع و تبتل اول در عین ذکر است کہ خطرات ماسوی اللہ در خاطر خطور نکند و غرضیکہ از ذکر است حاصل آید و در صورت خطور خطرات ذکر ذکر لمی ماند و موجب توجہ خالص بمذکور نمیشود و تا جذب و قرب را مثمر گردد دوم در بقای اثر ذکر است کہ بسبب توجہ مفرط بامری اثر توجہ بامر سابق محو میگردد و مثل خطرات دیگر ایں کار میشود سوم در تمام عبادات فراغ خاطر شرط است۔ و علاقہ داشتن با خلق شاغلی است قوی چہارم موجب خلاصی از گناہان بسیار میباشد مثل ریا و غیبت و بدعت و خوشامد و دیدن منکرات و بدعات و متاثر شدن بصحبت ہای بد پنجم نفی محبت ماسوی اللہ مینماید چنانچہ ذکر محبت او تعالیٰ را در دل می افزاید پس حکم تنقیہ دارد قبل از استعمال دوای صحت کہ شرط است ....

.... ، در ایں جا باید دانست کہ تبتیل و انقطاع از علایق دنیوی در ابتداء ذکر و سلوک شرط است و در انتہا کہ قوت جمع درمیان استغراق و اختلاط بہم میرسد شرط نیست بلکہ

اختلاط بهتر از تبتل میگردد زیراکه باعث تعلیم و تعلم و تادیب و تادب و ارشاد و نصیحت و رعایت
حقوق و موجب حصول ثواب عباداتے که موقوف بر اختلاط اند مثل عیادتِ مریض و تشییع
جنازه و اعانت اهل حاجات و اقارب و تواضع و صبر و تحمل بر جفائے خلق و خدمتِ
مساکین و اضیاف و سبب کسب مال برای صدقات و انفاقات خیر و تعمیر مساجد و رباطات
میشود و بعضی از فقها ذکر اسم ربک را بر ادای تکبیر تحریمه و تبتیل را بر رفع یدین حمل نموده اند
زیراکه هر دو دست برداشتن در اول نماز اشاره است بآنکه من از دو عالم دست برداشته
مشغول بیاد خدا شدم و بعضی از صوفیه تبتیل را بر نفی ماسوای الله در وقت ذکر حمل نموده اند و
طریق این تبتیل آن است که در خانه تاریک بنشیند و سر خود را بپیچد و چشمان خود را بند کند و
زبان را ساکت دارد از غیر ذکر و در وقتِ خلو معده و گرسنگی نماید اما بی افراط و بیدار ماندن اختیار
کند و تقلیل طعام لازم شمارد که این هر دو را در تنویر قلب دخلی تمام است زیراکه تقلیل طعام خونِ
دل کم می کند و بیدار ماندن پیه دل را میگدازد و شخصی را متعهد خود گرداند که ضروریات قوت
و پوشش را سرانجام دهد و در قوت احتیاط کند که از وجه حلال باشد و باداے فرائض و
رواتب و ذکر دائم مشغول شود با استقبال قبله و طهارت و حضور دل اول بزبان ذکر گوید
تا آنکه حرکتِ زبان ساقط شود و بی اختیار بذکر جاری گردد بعد از ان بتخیلِ دل ذکر گوید تا آنکه
حروف هم در میان نمانند و محض معنی در ذهن راسخ گردد بعد از ان شمار منقطع شود و ذکر حالتی
گردد از حالات و در این وقت محبت قویه حادث شود و مذکور را اصلا فراموش کردن نتواند باز
غیبت از جمیع اشیاء ظاهراً و باطناً رو آرد تا آنکه از نفس و صفات نفس خود نیز غائب شود
و این مرتبه را قرب نامند باز نوبت بآن رسد که از ذکر نیز غیبت رو دهد و محض شهود مذکور
باقی ماند و این سرحد فنا است بعد از ان اتصالی بے تکیف و بی قیاس با محبوب خود حاصل
شود و بقا همین است و درین مرتبه او را شاه و ولی و اهل خطاب توان داد و سایق از ان
طالب و مرید و شوقین و جویا توان گفت۔

ملفوظ پنجاه و سوم۔ روزی در محفل فیض منزل حاضر شدم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداه بمولوی نور الحق صاحب شاه پوری مخاطب شده ارشاد فرمودند که درجه ولایت و فقیری حاصل کردن در این زمان پر فتنان بسیار مشکل است که شرائط ولایت از اکل حلال و صدق مقال وغیره از هیچ وجه میسر نمی آیند چنانچه حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمایند کسیکه در هندوستان اگر بے وضو قلبه رانی کرد از طیبات بیرون نمیشود پس ازیں سخن باید فہمید اگر ما بندگان را ایمانی عامیان مثل قلبه ران حاصل آید بسیار غنیمت است هم درین معنی فرمودند که روزی حضرت قبله عالم قطب زمان مرشدی ام حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ دیرہ مقدسه ارشاد فرمودند که بوقت سفر عرب در جاری رسیدیم که پشت هائے ریگ بودند و هیچ آبادی نزدیک نبودند کدام شخص دیده میشد و در آنجا تاثیرات عجیبه و برکات غریبه ظهور گردیدند و حیران شدیم که خدایا چه معامله است که نه کدامی شخص با برکت و اہل نسبت دیده میشود نه کدامی مزار پیدا است در آں پشته ها گردیدم چه می بینیم که در ریگ شخصی ژولیده سر شوریده حال در پارچات پشتون افتاده است پرسیدم که کیستی و چه حال داری گفت که شخصی از مریدان حضرت جی پشاوری هستم وقتیکه مرا اراده حج بیت اللہ شریف در دل افتاد حضرت جی مرا فرمودند که ترا اجازت طریقه دادم من عرض کردم که در من دیانت قبول این امر نیست و عطیه شیخ را رد کردم حالا شنیده ام که حضرت جی وفات کرده اند و من در غم افتاده ام که چرا اجازت شیخ را رد کردم و عطیه او را قبول نکردم و ایضاً حضرت قبله فرمودند که حال من این چنین است که شیخ مرا درین جا نشانده اند و این منصب مرا تفویض فرموده اند و از قصه آں بزرگ عبرت گرفته ام و حضرت شیخ من نیز بر نفس خود همیں طور دعوی می کردند۔

ملفوظ پنجاه و چهارم روزی بحضور پر نور حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر گردیده عرض کردم که قبله در صلوٰة تهجد چه قدر قراءت خوانده شود از لسان گوهر فشان بیان فرموده که در طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه پیران کبار علیهم الرضوان سورة هائے طویل طویل میخواندند مثل سورة یٰسین و

سورۂ محمد و مانند آن را او بروے ایں احقر این عبارت خوانانند۔ عبارت تفسیر عزیزی و در حدیث شریف وارد است کہ ہر کہ در تہجد دہ آیت در دو رکعت بخواند او را از غافلاں نے نویسند و ہر کہ صد آیات در چند رکعت بخواند او را از عابداں می نویسند و ہر کہ ہزار آیت بخواند او را از زمرۂ عمدہ می نویسند و در بعضی روایات وارد است کہ ہر کہ پنجاہ آیت از قرآن در تہجد بخواند روز قیامت با او قرآن خصمی نکند والا قرآن با او نزاع و جدال نماید کہ مرا ضائع داشتی و حق تلاوت من ادا نکردی و در بعضی احادیث وارد است کہ ہر کہ دو آیت آخر سورۂ بقر را در نماز تہجد بخواند او را کفایت میکند و نیز در حدیث وارد است کہ روزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب خود را فرمودند کہ آیا از شما نمی تواند شد کہ سوم حصہ قرآن ہر شب خواندہ باشید صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کردند کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواندن سیوم حصہ قرآن ہر شب بسیار دشوار است از کہ میسر اند شد فرمودند کہ سورۂ قل ھو اللہ احد برابر سیوم حصہ قرآن است در ثواب اگر این را بخوانید ثواب خواندن سیوم حصہ قرآن شما را حاصل شود و لہذا اکثر مشائخ خواندن ایں سورہ را در نماز تہجد معمول داشتہ اند و این را چند طریق است اول آنکہ بعد از سورۂ فاتحہ در ہر رکعت سہ بار این سورہ را بخوانند دوم آنکہ در رکعت اول دوازدہ بار بخوانند و بعد از آں یک یکبار کم کنند تا آنکہ در رکعت آخر کہ دوازدہم است یکبار خواندہ شود سیوم آنکہ در رکعت اول یکبار خوانند و در ہر رکعت یک یکبار بیفزایند تا در رکعت آخر دوازدہ بار واقع شود اما نزد فقہا ایں طریق مقبول نیست زیرا کہ رکعت دوم از رکعت اول دراز تر میگردد و این ترک اولیٰ است و بعضی از مشائخ در ہر رکعت سورۂ مزمل را با سورۂ اخلاص ضم کنند و از حضرت خواجہ عزیزان قدس سرہٗ کہ سر حلقہ گروہ نقشبندیہ اند منقول است کہ یاران خود را بخواندن سورۂ یٰسین در نماز تہجد میفرمودند و ارشاد میکردند کہ چوں دریں نماز سہ دل جمع شود مطلب حاصل گردد دل شب کہ بعد از نیم شب است و دل قرآن کہ یٰسین است و دل مرد با ایمان کہ پر از ایمان است۔

ملفوظ پنجاه و پنجم۔ روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم در آن وقت حضرت قبلهٔ قلبی و روحی فداه بخادمان حاضرین نصائح آداب وغیره بیان میفرمودند بعد ازان باین عاصی پر معاصی مخاطب شده ارشاد نمودند که درویشان این زمان که همراه نان و ادام چٹنی و اچار میخورند اگر باین نیت که این هم یک عمده ادام است که همراه نان خورده میشود جائز هست بمصداق حدیث شریف ذیل عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم سأل اهله الادم فقالوا ما عندنا الا خلّ فدعا به فجعل یاکل به ویقول نعم الادام الخلّ نعم الادام الخل رواه مسلم و اگر بخیال حظ نفس میخورند که اشتها زیاده شود و از خوراک زیاده تر خورده میشود ناجائز است و هم درین معنی فرمودند وَلَا یَجْمَعُ بَیْنَ الْاُدَامَیْنِ زیرا نکه دو قسم ادام همراه نان خوردن در طریقه صوفیه جائز نیست و نیز از جملهٔ آداب طعام فرمودند وَلَا یَنْتَظِرُ الْاِدَامَ زیرا آنکه صوفی را باید وقتیکه نان بدست آید بلا فرصت بخورد و انتظار طرف ادام نکند۔

ملفوظ پنجاه و ششم۔ روزی بمحفل فیض منزل حاضر گردیدم درین اثنا جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین نیز حاضر حضور آمدند حضرت قبلهٔ قلبی و روحی فداه بار خان مخاطب شده ارشاد فرمودند که در مراقبه چیزی تاثیر معلوم شد خان صاحب موصوف عرض کردند که قبله تاثیر شده است لیکن تا وقتیکه در خانقاه شریف بحضور حضرت قبله حاضر میباشم تاثیر و فیض معلوم میشود وقتیکه ازینجا بخانه خویش میروم تاثیر کم میشود بلکه هیچ تاثیر معلوم نمی شود حضرت قبله این عبارت خواندند عبارت مرج البحرین انس رضی الله عنه گوید که همان روز که آنحضرت صلی الله علیه وسلم از دنیا رفت و آفتاب جمال وے در پرده شد حال ما متغیر شد و پیش و اهلے تا پرده فرو هشت که سر رشته شناخت از دست رفت و نور یقین روی در انطفا نهاد ع

نماند یادم چو برفت از نظرم صورت دوست

همچو چشمی که چراغش ز مقابل برود۔ ازین بالاتر و باریکتر سخن دیگر است که حنظله رضی الله تعالی

له نقله من عین العلم بعینه فی باب السابع فی الاتباع فی المعیشة ۱۲ منه

که او را حنظلۃ الغسیل گویند کاتب وحی آسمانی بود بشکایت حال خود پیش ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آمد وفریاد برآورد که نَافَقَ حَنْظَلَةُ من حنظلہ را یعنی خود را از مخلصان پیدا اختم آخر وی منافق صفت برآمد دلش با زبان وظاهرش با باطن یکجا نیست وحالش بر نہج استقامت نہ ابوبکر گفت حاش للہ آخر این چہ سخن است وچہ میگوئی وکیفیت حال چیست ومقصود چہ گفت وقتیکه در حضرت رسول باشیم صلی اللہ علیه وسلم وجمال وی را می بینیم وسخن وی را بشنویم نور یقین چنان جلوه گر شود گویا حقیقت را بچشم سر می بینیم وبهشت ودوزخ را مشاهده می کنیم باز چون از پیش وی بیرون رویم وبا اهل واولاد مخاطب نمائیم وبر اسباب وآلات نظر افگنیم حال بگردد وسر رشته گم شود وبسیاری از آنچه یاد بود فراموش گردد بسکر که ابوبکر صدیق که اول مومنان وبهتر صدیقان است در برابر آن چه میگوید گفت ای برادر تو چه گوئی که ما را نیز حال همبرین منوال است پس حنظله با ابوبکر در مشهد حضور که عبارت از مجلس پر نور سید کائنات است صلی اللہ علیه وسلم حاضر آمده حال را با حضرت عرض نمود فرمود غم مخورد اندیشه مکن که حقیقت حال وخاصیت غیب وحضور همین است اگر دائم برین حال باشید که در حضرت می بینید حقیقت را بمعائنه در یابید وبا ملائکه مصافحه کنید ؎

اگر درویش بر یک حال ماندی   سر دست از دو عالم بر فشاندی

دمی بر طارم اعلی نشینیم   گهی بر پشت پائے خود نه بینیم

اکنون معلوم شد که احوال اصحاب که مقربان درگاه وسر حلقه عارفان آگاه اند بحسب غیبت وحضور نور نبوت متغیر ومتفاوت بود چه جائے دیگران۔

ملفوظ پنجاه ونهم۔ روزی این بنده خاکسار در حضور آن مقبول درگاه پروردگار بوقت تہجد حاضر شده خلوة بود هیچ یکی از خادمان فیض انور آن حاضر نبود فدوی را قریب نشانده ارشاد فرمودند که نسبت خاندان عالیه نقشبندیه مجددیه بر جوش وخروش وآه ونعره موقوف نیست بلکه نسبت چیزے باریک است که کسی را میسر شد مثل باد صباح

صبا بسوئی مدینه رو کن ازین غلامی سلامی برخوان

دهم درین معنی بیان فرمودند که حضرت فانی فی الله خواجه محمد باقی بالله صاحب وقتیکه در
دهلی تشریف آوردند همه پیران آن دیار پیری خود را گذاشته مریدی حضرت ایشان
اختیار نمودند و شرفا را اهالی دهلی تا حال این زمانه بپاس ادب بلقب غریب نواز یاد میدارند
روزی جناب حضرت ممدوح از حلقه سر برآورده فرمودند که کسی شخص بیگانه درین حلقه ما موجود
است که القاء فیض نمیشود مریدان و درویشان که شریک حلقه بودند با یکدیگر دیدند و گفتند که
درمیان مایان هیچ کس بیگانه نیست حیران شدند آخر الامر شخصی بیان نمود که قبلهٔ عالم
امروز چادر برادر خود بر سر کرده ام که درمیان ما و او خانه واحد است و لکن برادرم
داخل این طریقه نیست ارشاد فرمودند که زودتر این چادر را بیرون حلقه باید انداخت حسب
فرموده انداخته شد باز متوجه فیض شدند فی الفور القاء فیض جاری گشت پس حضرت
قبله فرمودند که ازین سخن بارها باید فهمید که احوال درویشان این زمانه بالکل برعکس شده
است که محنت و کثرت ذکر کما حقه نمیکنند و در حلقه که می آیند بیگانه وار می نشینند با وجود اینهمه
قصور اعمال و افعال از فیض حضرت مرشدنا و مولانا حضرت قبله حاجی دوست محمد صاحب قدس
سره و نور مضجعه هر کس بحسب استعداد خویش بهره می برد اینهمه فیض و تصرف پیران ما هست۔

ملفوظ پنجاه و هشتم روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم درین میان جناب
حاجی حافظ محمد خان صاحب نیز هم بخدمت فیض درجت حاضر گردیدند حضرت قبله قلبی
و روحی فداه با وشان مخاطب شده ارشاد فرمودند که کتب بینی برای انسان نعمت عظمی
است و لکن کار سلوک بغیر حصول باطن و دوام کثرت ذکر حاصل نمیشود حالا سبق فنا بمراقبات
مشارب است باید که پنج هزار ذکر اسم ذات بر لطیفه قلب و یکهزار بر لطیفه روح و یک هزار
بر لطیفه سر و یک هزار بر لطیفه خفی و یک هزار بر لطیفه اخفی و دو هزار بر لطیفه نفس و یک هزار بر قالبیه
کل دوازده هزار ذکر اسم ذات درشبان روز می خوانند یا ختن ازین کم نکنند هم درین معنی بیان

فرمودند که حضرت مولانا و مرشدنا حاجی دوست محمد صاحب بردالله مضجعه الشریف ونوّرالله
مرقده المنیف بارها میفرمودند کسیکه دوازده هزار ذکر اسم ذات را بتصحیح نیت مداومت نموده
او صاحب اللفظ است هر چیز را که دل او میخواهد می یابد و ایضاً ارشاد فرمودند که حافظ القرآن
اگر باخلاص نیت خالصاً لوجه الله قرآن شریف میخواند غنا در بغل اوست

ملفوظ پنجاه و نهم روزی بحضور عالی حاضر گردیدم در آن وقت یک خط از بندر بمبئی
رسید ملا فقیر محمد صاحب خرده تی سوداگر نوشته بود که امسال گرانی غله از حد گذشت و از
هر اطراف و جوانب نزدیک و دور صدا از قحط سالی می بر آید و امسال چند هزار روپیه جنس انگوزه
خریده کرده از عرصه برای فروخت در بمبئی آورده ام تا حال تحریر هیچ یک از آن بفروخت نرسیده
از نقصان عظیم خوف است و دیگر اینکه در شهر بمبئی مرض جاریه ظهور کرده است که بالائی ساق
دانه پیدا میشود و آماس آن بالا میرود بعد از چندین ساعت مریض از دار فانی بدار جاودانی
رحلت مینماید از ترس این مرض چهار پنج لکھ باشندگان بمبئی شهر خود را گذاشته باطراف ها
شتافته اند فلهذا التماس دعا می آرم که از دعاء غیبی این خادم را فراموش نفرمانید و برای خواندن
درودی عطا سازند که درین امورات سخت مفید شود حضرت قبله قلبی و روحی فداه باین خادم
درین مخاطب شده ارشاد فرمودند که در جواب این بنویس که اکثر اوقات کثرة الاستغفار ورد
سازند برای جمیع امورات و جهات مفید خواهد شد که خود حق تعالی عز اسمه میفرمانید فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا
رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا[ل] و ایضاً فرمودند که بزرگی
بود بسیار مردمان نزد او شان می آمدند و استدعاء وظیفه مینمودند هر کس را برای هر حاجت خواندن
استغفار تاکید میفرمودند یک روز شخصی عرض نمود که حضور برای جمیع مطالب و مرادات و
مقاصدات همین ورد استغفار میفرمانید فرمودند که مرا بغیر استغفار هیچ نمی آید که برای حل مشکلات

ل این آیات شریفه در سیپاره بست و نهم تبارک الذی در سوره نوح رکوع اول ۱۲ منه

جہات دارین منیر شود۔

ملفوظ شصتم۔ روزی بوقت ہاتجد بخدمت اقدس حاضر گردیدم خلوۃ بود ہیچ یکی از خادمان و درویشان خانقاہ تشریف حاضر نبود این عاصی پر معاصی را قریب خود نشاندہ از کمال مہربانی و شفقت ارشاد فرمودند کہ در کتب ہا کہ نوشتہ اند کہ فنار فعلی و فنار صفتی و فنار ذاتی حاصل شود و عمر نوح اگر دادہ شود تاہم خطرہ غیر را و خطور نکند مراد ازین آنست کہ ہر قسم تکلیف و مصائب کہ از جہت جہانداری میرسند و حجب ظاہر از جہت بشریت مشغول بشواغل ماسوی اللہ باشد ولکن در کارخانہ او کہ یاد الٰہی است کہ مراد از ملکۂ حضور او ست خلل انداز و مانع نشوند

مصرع۔ خاشاک نیز بر سر دریا گذر کنند۔ و ایضاً فرمودند پیران این زمانہ کہ پیری اختیار میکنند و مریدان را از مریدان میفہمایند اگر این کار را بایں خیال اختیار کردہ است کہ فلاں امیر یا فلاں رئیس یا فلاں سیٹھ اگر تابع و مطیع من شود کہ نفع دنیاوی از و حاصل آید پس در مذہب صوفیہ صافیہ شرک جلی است چراکہ رازق مطلق خدا ہست و ایں تکیہ بر غیر او کرد۔ و اگر پیری باعتبار این میکنند کہ من صاحب فیض ہستم و دیگران را فیض یاب کنم ایں را ہم در طریقہ پیران کرام علیہم الرضوان شرک جلی میگویند چراکہ مدار فیض ذات حق تعالیٰ است و ایں برعکس او جان خود را تصور ساخت و آنچہ بزرگان اہل تصوف و صاحب نسبت نوشتہ اند و اجرای طریقہ میکنند مراد دیگر است یعنی میدانند کہ حق تعالیٰ مرا فیضی عطا فرمودہ است کہ ہر وقت از من میریزد مثل میزاب و رائیگان میرود پس میخواہند و جستجو مینمایند کہ مردمان ازین نعمت عظمی فیض یاب شوند بایں خیال مریداں میکنند و آنچہ فرمودہ انقار فیض در قلوب مردمان میفرمایند و در فیض آں بزرگان ہیچ کمی و قصور واقع نے شود تمثیل چنانچہ وقت بارش باران آب از میزاب میریزد بر زمین و بعضی مردمان اہل خانہ ظروف ہا و سبو ہا برای پُر شدن از آب زیرین میزاب مینہند و قتیکہ پر میشوند باز آب میزاب بر زمین مے آید مانند اول و ہیچ کمی و قصور در آب میزاب واقع نمیشود و مثال دیگر اینکہ عادت است وقتیکہ بارش باران بر کوہ می بارد ہمہ آب کوہ جمع شدہ از درۂ کوہ بیرون

سے آید و زمین زیرین دامن کوہ را سیراب میسازد پس مراد از اہل کمال ذرہ کوہ است و بارش باراں کہ مراد فیض الہی است از توسل ایشان جاری شدہ زمین دامن کوہ را کہ مراد مردماں اند فیض یاب میکنند۔ مولانا روم صاحب نیز در این معنی فرمودہ اند ؎

اودمی بی ما و باثی وی نیم	از بجز نائیم و ما جزنی نیم
فی الحقیقت از دمی نائی کند	نی کہ ہر دم نغمہ آرائی کند

ملفوظ شصت ویکم۔ روزی بندہ در حضور والا حاضر گردید در آں محفل جناب قاضی عبد الرسول صاحب نیز حاضر بودند بخدمت حضرت صاحب نسبت این احقر عرض نمودہ کہ قبلہ ایشان ملفوظات و مکتوبات و دیگر نصائح و حالات وغیرہ حضرت قبلہ جمع نمودہ اند حق تعالیٰ ایشاں را جزائے خیر دہاد کہ بر ما مردمان بسیار احسان کردہ و منت نہادہ است حضرت قبلہ از کمال کسر نفسی ارشاد فرمودند کہ من چہ باشم ملفوظات و مکتوبات من چہ باشد بعد گذشتن یک لحظہ بہ بندہ مخاطب شدہ ارشاد فرمودند این نصائح فقیر کہ شما جمع نمودہ اید اگر این کار محض برائے نفس خود کردہ است پس برائی شما حجت است و اگر باین خیال محنت کردہ نوشتہ اند و اوقات عزیزہ خود را بدین صرف کردہ اند کہ دیگر مردمان را نیز از یں فائدہ حاصل شود پس این خیر شما است کہ از شما جاری میماند درین موقعہ عرض کردم کہ قبلہ اگر این اوراق را بہ نظر کیمیا اثر ملاحظہ فرمائید پس برائی بندہ سند خواہد شد فرمودند کہ قاضی قمر الدین صاحب عنقریب ارادہ آمدن در خانقاہ شریف میدارند از او شان صحت بکنانید بعد ازاں بپاس خاطر تو من نیز ملاحظہ خواہم کرد پس حسب الارشاد صحت کنانیدہ تشریف چند روز یک عرضی باین مضمون نوشتم قربانت شوم آنچہ از نصائح آں قبلہ عالم جمع نمودہ ام بموجب ارشاد والا از قاضی صاحب صحت کنانیدہ ام اگر از نظر فیض اثر آں قبلہ قلبی و روحی فداہ بگذرد نہایت عنایت است و آنچہ باقیست آں را نیز بعد تکمیل بخدمت اقدس حضرت قبلہ پیش خواہم نمود ۱۲) پس این عرضی را ہمراہ کتاب شمائل کردہ بدست شخصے پیش حضرت قبلہ فرستادم و خود بسبب شرم عفو حاضر

نشیم چونکه طبیعتِ مبارک درآں وقت علیل بود این عبارت بر پشت عرضی از دست مبارک
بخطِ شریفِ خویش تحریر فرمودند تبرکاً اندراج مینمایم عبارت حضرت قبله بعینه جناب من فقیر
را از پیری روز در دو سر درد و تمام بدن عارض شده است فهم و قوة از فقیر رفته است اگر او تعالےٰ
شمارا قوت داد دیده خواهد شد درین وقت معذور فرمائید ۱۲) وقتیکه حضرت قبله را صحت حاصل
گردید باز کتاب پیش نهاده شد حضرت قبله از کمال مهربانی ملاحظه فرمودند وقتیکه بر ملفوظ
هیجدهم رسیدند دو جا بطریق اصلاح از دست مبارک بخط شریف خویش بر اصل نسخه قلمی دستخط
فرمودند بعد ملاحظه کلمات دعائیه بر زبان مبارک راندند که حق تعالیٰ شما را جزاء خیر دهاد پس
برای شما اینهم عبادت است ارشاد شد که این را نزد خود بدار بعد از ان دیگر عبادات که
جمع کرده میشوند نیز شامل نمائید باز فرمودند که درین زمان در افغانستان مردمان بر قرآن مجید و حدیث
شریف عمل نمیکنند ملفوظات و مکتوبات را چه کنند و ایضاً فرمودند شمارا باید که بذکر و مراقبه و شب
خیزی همواره شاغل باشند که حالا وقت کار است که صحت و جوانی است در
پیری بجز افسوس و ندامت بر اوقات گذشته هیچ بدست نخواهد آمد ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان   گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

و ایضاً فرمودند که حضرت مرشدنا و مولانا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سره
و برّد مضجعه بارها میفرمودند که انسان را باید که همواره بقلب بسیار ذکر بکند حتی که بمیرد در آں
ذکر و هم درین معنی فرمودند که بحکم حدیث جدّدوا ایمانکم بقول لا اله الا الله هر وقت تجدید
ایمان باین قول باید کرد **بیت**

ذکر کن ذکر تا ترا جانست ،   پاکیِ دل ز ذکرِ رحمن است

فرمودند هر وقت در خوشی ذکر گی الله الله گوید و آں کس ابن الوقت است که در فرصت و
خوشی خدا را یاد کند برای دیگر عبادات وقت است چنانچه رکوع را وقت است نماز را وقت
است نه برای ذکر که او دائم باید کرد. فرمودند اگر مشکلی پیش آید آدمی بصدق نیت توبه کرده بزاری

و نیاز کشائش آن از خدا خواہد خداوند کریم آن مشکل آسان کند فرمودند تاثیر اینست کہ محبت عبادت زیادہ شود از نماز وغیرہ و بر فوت عبادت و صدور عصیان رنجیدگی و غم حاصل شود ۱۲ فرمودند وقتیکہ بندہ صفات و افعال از خود مسلوب داند و سپردِ منسوب بخدا کند پس از ان ہر نیکی کہ کند در دل او ہیچ نمی آید کہ من میکنم چنانچہ خادمی از اجازت مولائے خود چیزے تقسیم میکند در دل او ہیچ خیال نمی آید کہ من میدہم بلکہ از طرف مولائے خود می داند و خود را مفلس و مسکین تصور کند ۱۲ فرمودند رابطہ موصل تر برای آنست کہ بزرگ نالہ فیض جاری ست ہرگاہ یا وے رابطہ حاصل شود ضرور از ان نالہ فیض بہرہ مند میشود ۱۲ فرمودند در قرارت قرآن مجید صرف حقیقت قرآن و فیضان او لحاظ باید کرد و در نماز در قرارت لحاظ فیض قرآن و در رکوع و سجود لحاظ فیض رکوع و سجود و در تشہد لحاظ فیض او باید کرد ۱۲ فرمودند مولوی نور خان صاحب کہ اگر تمام مخلوق جمع شوند برائے ضرر تو ہیچ ضرر نخواہند رسانید و اگر جمع شوند برای نفع تو ہیچ نفع نخواہند رسانید فرمودند (لطیفہ) اکثر تنازعات دین و دنیا از حب جاہ و ریاست اند کہ صادق مصدوق فرمودہ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ چنانچہ تنازعہ لامذہبان و اہل سنت و جماعت در باب امداد اولیاء کرام و الا ہیچ کس از اہل اسلام قائل نیست کہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ استقلالاً ضار و نافع اند اگر ہستند سبب ہستند و انکار سببیت ایشان محض خالی از عناد نیست چرا کہ در ہمہ کار عادت اللہ جاریست کہ مسبب بسبب باشد ۱۲ فرمودند مولوی نور خان صاحب کہ اگر ضرر دنیا ترا از کس رسد نفع عقبیٰ باشد و اگر نفع دنیا رسد نفع دنیا نیز بہتر است تو خاطر جمع باش بہر و حال تو از نفع خالی نیستی ۱۲ فرمودند کہ مولوی حسین علی صاحب بیان کرد کہ از تعلیم قساوت قلب میشود با دشمان فرمودند کہ نقصان در نیت باشد و الا تعلیم ممد نسبت ما و موجب ترقی نسبت ما است ۱۲ فرمودند در حق جناب حضرت صاحبزادہ مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ در شانہ کہ پسر خیر است خیر خواہد شد فرمودند کہ بجائے قلندران نشستہ بین یعنی کارہ خود فرمودند مولوی حسین علی صاحب کہ شمارا مسائل یاد نمی باشند وجہ آنست

کہ شما را خیال عمل نیست مرا خیال عمل باشد تمام مسائل ضروریہ دینیہ یاد اند فرمودند روزی وقت قیلولہ رو بقبلہ کردہ خواب کردند دارفتاد شدہ کہ وقت خواب ذکر شروع باید کرد فرمودند بارہا بوقت بندش باران مردم کفری[1] وغیرہ را کہ شما تمام یک جا جمع شدہ بصدق نیت از گناہان گزشتہ توبہ کنید و بدرگاہ خداوند کریم زاری و نیاز کنید انشاء اللہ تعالیٰ باران کشادہ خواہد شد ۱۲ فرمودند از رسوم مردم و خرچ بر شادی حسب رسوم مردم پرہیز باید کرد فرمودند قبل ادائے طعام نزد پیر بودن ضرور نیست ۱۲ فرمودند سوال خفی از سوال جلی بدتر است کہ در سوال جلی ذلت نفس است و در سوال خفی نفس بر غرور خود مے ماند بلکہ احسان بر مسئول عنہ ظاہر کند چنانچہ پیران این زمانہ کہ ظاہر افادہ مردم میکنند و در اصل غرض دیگر باشد ۱۲ فرمودند بارہا بمولوی نور خان صاحب کہ تہلیل و اسم ذات بسیار کن کہ وقت نزع بجز کلمہ طیبہ ہیچ کتاب و تدریس و آشنا و خویش کار نیاید بلکہ ہمہ خواہان باشند کہ از زبن محتضر کلمہ طیبہ بر آید و ہر مشکل کہ پیش آید کلمہ طیبہ و اسم ذات بسیار کن و کشائش مشکل بزاری و نیاز از خدا طلب کن و ہمہ وقت مشغول بکلمہ طیبہ باش و بکس آشنائی و علاقہ مکن ہمہ خود رسان اند و آشنائی بجز غرض نمی کنند و فرزندان وغیرہ علائق را بخدا سپرد کن خود مشغول بکلمہ طیبہ باش و ہر قدر خدمت ایشان کہ شود محض برائے لحاظ شرع و بطور شرع کن و کلمہ طیبہ خطرات و رذائل را دور میکند فرمودند نسبت مجددی مثل عنقا درین زمان شدہ است فرمودند آنکہ حضرت امام ربانی صاحب فرمودہ است کہ اگر فقیر خود را از کافر فرنگ بدتر نداند فقیر نیست برائے آنکہ ہرگاہ پردۂ غفلت دور شود و بصارت اصلی حاصل شود ہمہ حرکات و افعال و کار خیر از خدا عاریت داند و حصہ خود عدم بہ نسبت وجود کہ در کافر فرنگ است بدتر است و تقابل ایمان و نیکی خود با کفر او نمی کند کہ این را عاریت داند نہ از خود و فخر بر لباس وغیرہ کہ از غیر باشد خلاف عقل سلیم است ۱۲ فرمودند کہ مراد از سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ثقل کہ از مفہوم

---

[1] کفری نام قصبہ ایست در ضلع سرگودھا تحصیل خوشاب تھانہ ودھا کہانہ نوشہرہ ۱۲ منہ

او حاصل شود چنانچه کسی ترا گفت که بر تو هزار روپیه جرم است چه قدر بار و ثقل بر تو از مفهوم این
لفظ خواهد آمد همچنین از قرآن ثقل آید یا ثقل که بر وقت نزول وحی بر سرور کائنات صلی الله علیه
وسلم می آید والله اعلم ۱۲ فرمودند که خانقاه شریف جای ذکر است نه جای مطالعه کتاب مطالعه
کتب در خانه باید کرد مگر آن کتاب که تعلق بایں معامله دارد مضائقه نیست ذکر بسیار کنند که عادت
شود. فرمودند عنان نیست از دست داده را لاکن سر خواهد کشید ۱۲ فرمودند شب تار را بذکر
و افکار زنده دار که در حدیث شریف آمده که جای نوم قبر است ۱۲ فرمودند درود شریف
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید
وثانی اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمیدٌ
مجید وقت سبق و اوراد و بجز آن بسیار بخوانید مثمر برکات باشد و دافع رزائل خواهد شد فرمودند
که کم خورد و بلباس ساده لباس اکتفا کن من چه کنم شما خود محنت نکنید صبر اختیار کن و در همه امور بگو انت
شافی فی مهمات الامور انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل فرمودند مقصود از طریقه اینست
که در سختی و نرمی در قلب خلل نیاید ۱۲ فرمودند شک در پیر کلان آفت مرید است سرمایه درویش جمعیت
است یعنی چنین کار نکند که پراگندگی خاطر شود جمعیت خراب شود ۱۲ فرمودند وقت مصیبت رابطه
شیخ مفید است ۱۲ فرمودند اگر خداوند تعالی توفیق عبادت از ذکر وغیره دهد عین احسان و سرفرازی
دانسته بخوشی دل ادا کند .. و ادا را بکمال جهد و کوشش بنماید و ترسان باشد که لائق جناب او
نشده است نمی بینی که اگر بزرگی کسی را کار فرمایند چسان خوش شود و سرفرازی خود موجب قبولیت
و قرب خود داند نه که احسان بر بزرگ کند بلکه احسان او داند ۱۲ فرمودند مولوی گل محمد صاحب گفتند
که المعبود برکتهٗ و شاگردان مولوی محمد جراح گفتند که المعبود غرقتهٗ اکنون معلوم شد که قول مولوی
گل محمد صاحب صحیح است یعنی المعبود برکتهٗ فرمودند والد بزرگوارم نصیحت کردند که سید و قریشی را
هر جا که بینی خود را بر پای او بیندازد و هر که فقیر یعنی ذاکر خدا جلشانه باشد خدمت او کن من هر که سید
باشد اگر چه شیعه باشد خدمت او کنم ۱۲ فرمودند در شان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم از این

کدام آیۃ زیادہ باشد کہ صاحب لولاک است وحق تعالیٰ خود میفرماید۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ، **فرمودند** کہ ازیں کدام آیۃ مخوّف زیادہ باشد قولہ تعالیٰ اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَھُمْ ثُمَّ
اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ **فرمودند** از ہجوم خطرات تنگ نشوند وبذکر مشغول باشند وبرای دفع خطرات
استغفار کنند ۱۲ **فرمودند** برکات وفیوضات باندازہ محبت پیر است ۱۲ **فرمودند** واعمل و
استغفر ۱۲ **فرمودند** ریاضت ما بان مثل تلاوت قرآن دہقان است کہ تمام روز قلبہ راند و
وقت فراغت تلاوت نماید ۱۲ **فرمودند** بر ہر یک عیوب باطن مثل حسد وغصہ وغیرہ تنہا تنہا
تہلیل کنند در زیر لانفی آرد وبجا راو محبت خدا جلشانہ اثبات نماید۔ سالک را باید کہ خشک
نان نخورد تا دماغ خشک نشود ۱۲ **فرمودند**۔ باید کہ زبان را بکام چسپانیدہ بخیال دل اول
بر قلب ذکر کند وصورت پیر خود باادب روبروی خود تصور نماید باز بر لطیفہ روح باز بر لطیفہ سر باز
بر لطیفہ خفی باز بر لطیفہ اخفاء باز بر لطیفہ نفس باز بر لطیفہ قالب کند کہ مو مو ذکر کند واین را
سلطان ذکر گویند۔ توجہ خود بسوئ قلب وتوجہ قلب بسوئ ذات الٰہی کند واین را وقوف
قلبی گویند۔ **فرمودند** بجز مراقبات مشارب در دیگر مراقبات[1] ذکر نکند یا تہلیل نکند بزبان یا
خیال واگر فیض بند شود از ذکر باز ماند باز ذکر شروع کند باز اگر فیض بند شود از ذکر باز ماند ۱۲
سوال مولوی لودخان صاحب عرض کردند کہ قبلہ اگر محض درود شریف بخوانم تاثیر زیادہ معلوم
میشود بلا نسبت دلائل الخیرات **جواب** فرمودند کہ در دلائل الخیرات مثل درود خالص تاثیر

---

[1] فرمودند در مراقبہ مشارب بطرف ذکر مشغول نشود زیرا کہ مقصود رابطہ بسرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات است ودر دیگر مراقبات ہم ذکر نکنند مگر چون خطرات شروع شوند ذکر کنند حاصل اینکہ فیض مراقبہ دیگر است وفیض ذکر دیگر چون در مراقبہ بذکر شروع شود آن فیض کم می کند۔ وچون محض بمراقبہ متوجہ شود خطرات می آیند ذکر برائے دفع خطرات مفید ام۔ وہم فرمودہ اند کہ وقت توجہ پیر ذکر بالکل نکنند متوجہ فیض نشینند ۱۲ مولوی حسین علی واں بھچراں

[2] لیکن تاثیرات گوناگوں را جامع است لہذا حضرت قبلہ در نفس خود لازم ورد دلائل کردہ بودند وبعد از وفات حضرت قبلہ بعض روز ورد دلائل از بندہ فوت شد بجای او تخمیناً درود شریف دیگر صد صد خواندم در واقعہ ارشاد شد لاتترک ختم دلائل فے الاسبوع ۱۲ مولوی حسین علی واں بھچراں

نیست زیراکہ کلام غیر بادممتزج است ۱۲ فرمودند کہ دروقت ذکر نفی واثبات وتہلیل لسانی شرط است لحاظ معنی کہ نیست ہیچ مقصود بجز ذات پاک حق تبارک وتعالیٰ ومتقدمین برای بتدی لاموجود فرمودہ اند ولامقصود ولامعبود یک ستئے است جناب مولانا حضرت مرزاجان جانان صاحب علیہ الرحمۃ فرمودہ اند کہ لاموجود مفضی جانب توحید وجودی میشود لامقصود بہتر است۔

فصل دوم

در مکتوبات حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ مکتوب اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد حقائق و معارف آگاہ جناب فیض مآب مولوی محمد شیرازی صاحب اوصلہ اللہ الی غایتہ ما یتمناہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ واضح رای عالی آنکہ دو مکتوب شریف از مقام اڑی دریک روز رسیدند کاشف مدعا کلی وجزوی گردید قلب انسان مثل آسمان گہی صاف وگہی مکدر و شیطان لعین دشمن قوی ودرکمین بکدامی حیلہ ووسیلہ آدمی بیچارہ را از جا بیجاے کند ومیدان خدا پرستی جان بازی باید کہ ہیچ چیز التفات نسازند بکار خود کہ سلامتی قلب است می پردازند و توکلاً علی اللہ برین راہ رفتارہ میسازند وبایں وآن طرف انحراف نمی ورزند شارع صراط مستقیم نہادہ بجز فضل آلہی جلشانہ وبواسطہ دوستان خدا ملجاء ماوای بنظر نمی آید فقط واز طرف فقیر ترددات وتشویشات نفرمانید فقیر از آن صاحب راضی است او تعالیٰ شانہ راضی باشد واین داعی ہموارہ بدعا گوئی شاغل کہ کدام وقت میمون وساعت ہمایون میباشد کہ آن صاحب را پروردگار حقیقی غرشانہ جای قرار واستقامت بدہند کہ در آنجا جمعیت قلبی

---

۵ اڑی نام قصبہ ایست در ضلع مظفر گڈہ ڈاکخانہ محمود کوٹ ۱۲ منہ

و اشاعت طریقهٔ شریفه و انتشار فیض حضرات گرامی قدسنا الله تعالی باسرارهم السامی باحسن
الوجوه شوند به امری دیگر از این طرف از جمیع وجوه اطمینان فرموده شب و روز به تصحیح نیت بکار
و بار که یاد مولی است صرف سازند سه دیدهٔ احقر و دل همراه تست ؛ انت کافی فی مهمات
الامور درین وقت آخرین که وقت امتحان و آزمائش است من کل الوجوه جوانمردی باید فقط و
آنچه از استدعا توجه مریدان آکزی و املان پرسیده بودند صاحبا این کار مفوض برای شما است
استدعا و التماس او شان این حقیر را چه معلوم دلی است یا امتحانی درین کارها حقیر
مشافهتهٔ گفته با آن روی دریا اتک مناسب فکر و وقت هر کاری که باشد بعمل آرند اگرچه این
جواب درباب سوال شخص معین بود لکن بحسب المعنی فقیر عام گفته فقط و از باب قیل و قال
و اختلاف مایان نگاه دیده حتی الوسع خود از این چنین مسائل خاموش و گوشه گزینی بباید
چنانچه فقیر اختیار کرده الا عند الضرورت که آن مستثنیٰ است و از مبحث خارج فقط و آنچه
از کیفیت باطن چیزی قلمی ساخته بودند فیاضا امروز کار کردنی بر ما و شما فرض ساخته اند
روز ثمره و نتیجه در پیش برای طفلان طریقه حضرات گرامی بعضی امورات نوشته اند
معاذ الله ثم معاذ الله که بر پیران کرام انکار است غرض آنکه گهی اگرچه در عالم شهادت
و یا در عالم مثال یا از روی وجدان و فراست کارها بنظر می در آیند و سالکان با آن خوشحال
میشوند پس خوشی کجا شد که حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی نوشته که صوفی تا خود
را از کافر فرنگ بدتر نه بیند از کافر بدتر است پس سخن کوتاه باید والسلام و جمیع برخورداران
را و اهل درون و بیرون را تا دم تحریر خیریت کلی است البته کودکان یاد آن جناب میکنند
تا که بشب محمد سیف الدین بما گفته که گا کا چیرے لارای اوکاغذی چیری دئی[۱] از محمد برج الدین
و محمد بهاء الدین چه نوشته شود که سالها یکجا و یک حجره در نشست و برخاست و شب و روز
از نیمه امور سهل است او تعالی شانه کارهای آن صاحب دلخواه سرانجام فرمایاد بالنبی

۱؎ ترجمه عبارت پشتو یعنی عموی صاحب کجا رفت و کاغذ او کجا است ۱۲ منه

والہ الا مجاد صلی اللہ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام فقیر در عین اضطراب کوٹہ آتش والہ نگار بدیدہ ام نظر بر مطالب لگماز ندہ بکاری دیگر فقط۔

مکتوب دوم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد محبت واخلاص نشان محمد اتیاز علی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات وتکریمات واضح باد للہ الحمد والمنتہ کہ احوال اینجائی از جمیع وجوہ قرین سپاس بے قیاس منعم علی الاطلاق است جلت نعمائہ وعمت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام المرام آنکہ مکتوب مرغوب مشتمبر استفادہ مسئلہ عدم واجازت منثورات کہ از روئے مہربانی نامزد این درویش بیکار فرمودہ بودند رسید منبسط ساخت او تعالیٰ شانہ از جمیع عوارضات وتکلیفات نجات داد بحبت ذات اقدس خویش بحرمت حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وبحرمتہ پیران کبار علیہم الرضوان سرفراز فرمودہ از جمیع ماسوی اللہ بکلی رہائی وخلاصی دہاد برب العباد فقط آنچہ از وجود وعدم پرسش فرمودہ بودند صاحبا یک واجب الوجود است دوئم ممکن الوجود واجب الوجود صفت او تعالیٰ شانہ است وممکن الوجود ماسوی اللہ است چوں واجب الوجود بود ودیگر ہیچ چیز نبود ہمیں مرتبہ را عدم گویند پس مقابلہ کجا شد مقابلہ میان دو چیز میشود کہ ہر دو در صفت برابر باشد ودریں جا مساوات کجا شد بمذہب حضرت امام الطریقہ حقیقت ممکن عدم است۔ پس حقائق ممکنات عدمیات شدہ نہ غیر او وایضاً در قرآن مجید در سیپارہ والمحصنات در سورۃ نسا مااصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک صاحبا بمذہب حضرات مجددیہ ما حقائق ممکنات مرکب اندازہ اعدام اضافیہ وظلال صفات حقیقیہ یعنی آں اعدام بنابر تقابل اسماء وصفات در علم الٰہی ثبوت پیدا کردہ ومرایائی انوار اسماء وصفات گشتہ و مبادے تعینات عالم گردیدہ وور خارج ظلی کہ ظل خارج حقیقے است بصنع خداوندی بود ظلی موجود شدہ اند دنیا برایں ترکیب عدم ووجود مصادرآثار خیر وشر گشتہ اند از جہت عدم ذاتی

کسب ثمر می نمایند واز جہت وجود ظلی کسب خیر اگر در فہم آید فہو المراد والا از مولوی محمد حبیب شیرازی بالمشافہہ پرسش این مکتوب فرمائید وآنچہ از اجازت زنان پرسش فرمودہ بودند مخدوما اجازت درین طریقہ بے حصول مرتبہ دوام حضور وفنائی قلب وتہذیب اخلاق واستقامت بر اتباع سنت نمے شود واین ادنی مرتبہ مقام اجازت است اوسط واعلیٰ در پیش است باز ماندہ سخن در فرد خاص آن مفوض بر رائی مرشد است لکن احتیاط عظیم درکار است تا روز دیگر موجب نقصان طریقہ نشوند۔

مکتوب سوم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد سیادت ونجابت دستگاہ جناب سید سردار علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات مزید درجات واضح آنکہ مکتوب مسرت اسلوب کہ فرستادہ بودند رسید موجب دعاگوئی زیادہ از ماسبق گردید اللہ تبارک وتعالیٰ آنجناب را از نزاعات آفاقی وانفسی نجات وخلاصی دادہ بمحبت ذات اقدس خویش سرفراز فرمایاد برب العباد جناب من برائے ترقی کار باطنی صدق مقال وخوردن حلال واتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قولاً وفعلاً ونشستن وبرخاستن یعنی در جمیع احوال شرط طریقہ نقشبندیہ احمدیہ است رحمۃ اللہ تعالیٰ علیٰ اہالیہا واگر اتباع شرع شریف نباشد واحوال مواجید سے باشند نزد بزرگان دین متین از حیز اعتبار ساقط است باید کہ سالک شب وروز بجد وجہد تمام در پیروی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند معروف سازند کار اینست غیر ازیں ہمہ ہیچ۔

مکتوب چہارم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد مخدومی مکرمی جناب مولوی محمد شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیم وتکریم آنکہ للہ الحمد والمنۃ کہ احوال اینجائی بہر حال بعون عنایت الٰہی قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و

ما فیکم و ثبا تکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و آنچہ از احوال باطن خویش
باختلاف احوال در زمان قلمی فرمودہ بودند جناب من قصۃ العشق لا انفصام لہا جواب آن مفصلا
نوشتن از وجہ حرارت نمی شود بدو کلمہ اکتفا میرود دریں وقت و دریں زمان حکیم حقیقی جلشانہ برکت
پیران کبار علیہم الرضوان بر مرید صادق الاعتقاد موافق صلاح و فلاح او شان افاضہ فیض
میفرمانید کہ شیطان لعین و نفس امّارہ ہر دو دشمنان قوی با انسان رفیق اند با وجود کہ دریں وقت
با چنیں سالک ہیچ دغدغہ نمی اندازند تکارت و جہالت در طریقہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ او اخر مقامات لازمی است و ہم امام طریقہ فرمودہ اند کہ محو خالص نصیب
عوام است و بے خودی سا فرج نصیب ابتران و مجنونان است کا متوسط نصیب کا ملان
خاصان است الحمد للہ کہ او تعالیٰ شانہ آنجناب را بہ چنیں حالات سرافراز فرمودند باید کہ
با ذکار و افکار حتی الوسع خود او قات عزیزہ را معمور دارند و ہر دمان زمانہ موافق حدیث
شریف و موافق احوال پیران کبار علیہم الرضوان نشست و برخاست سازند و باین د
آن او شان نظر نیند از ند شیخ عبد اللہ یا فعی مکی در رسالہ خود نوشتہ اند کہ الاولیاء
کالمطر یمطر علی کل شیئ قبل اولم یقبل فقط۔

مکتوب پنجم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰے
اما بعد محبت و اخلاص نشان صداقت و اختصاص عنوان محمد انبیا ز علی خان صاحب
اوصلک اللہ تعالیٰ الی غایۃ ما تیمناہ از فقیر حقیر لاشیئ عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون و
دعوات ترقیات دارین مشحون آنکہ مکتوب مسرت اسلوب مشتملبر عروض خطرہ وغیرہ رو داد
در آن خطرہ و دلائل و براہین کہ قلمی فرمودہ فرستادہ بودند رسید کوائف ما فیہا کلی و جزوی واضح
گردید جناب من بر بندۂ مومن اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم در فرض فرض و در واجب
واجب و در سنت سنت باقیماندہ اتباع پیران کبار در آداب و اطوار او شان موقوف
بر محبت و استطاعت مرید است اگر مرید ذی محبت صادق میباشد مخالفت از ہمہ کارہا

پیران کبار قدسنا اللہ تعالی باسرارھم الاقدس لتٰ رہ باطنی میداند پس حتی الوسع خود قدم بر قدم او شان بروند لکن این کار از مرید مجرد کہ اہل و عیال ندارند یا ئے از وجہ حلال قبل ازین نزد او موجود میباشند میسر می آید و اگر آن ذی عیال یا شد و وجہ معاش نزد او غیر موجود در آن وقت باز دیدہ شود کہ آن ذی توکل کامل اند یا گاہی گاہی خطرہ و تشویش در مایہ کہ جمعیت است پیدا میشود پس این مشوش را برائی معمول نفقہ مقرر شدہ کسب حلال بقدر کفایت فرض است کہ مرید صادق ہر وقت و ہر لحظہ خیال تخلیص باطن از ما سوی اللہ موافق اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم و موافق اطوار و آداب پیران کبار میباشند در آن کار ہا حسن و قبیح پسندی و ناپسندی مردمان نمی بینند پیوستہ سلامتی قلب مطلوب اصلی و مقصد اقصی میدانند پس ماند کار آں عزیز ہر قدر کہ در شریعت غرا ظاہر او باطنا کوشش کنند اولی و اعلی و کار خود کن با اہل دنیا کہ ابنائی جنس ما اند نظر نہ فرمائید در میان شما و او شان اندرونیکہ رنجہ ارادت در گردن انداختہ اند مخالفت پیدا شدہ است ۔ واضح باد جناب من کارہای شریعت ظاہر و رفتار پیران کبار قدسنا اللہ تعالی باسرارھم الاقدس از توکل و قناعت وغیرہ از کتب او شان بخوبی آن عزیز را معلوم حاجت بنوشتن فقیر ندارند غرض حتی الوسع خود از مخالفات شرعی ظاہری باشند یا باطنی مجتنب و محترز باشند اہل دنیا را ترغیب باشند یا بعید پسندش آید یا نہ غرض اصلی از طریقت خلاصی باطن از گرفتاری ما سوی اللہ و سلامتی قلب موافق شریعت غراء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم این قدر کلی است وغیر جزی بسیار است آن بمشافہہ موقوف ۔

مکتوب ششم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد محبت و اخلاص نشان مودت و اختصاص عنوان جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب سلمہ الولی الواہب عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشئی عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون و دعوات توفیقات دارین مشحون آنکہ مکتوب محبت اسلوب مشتمبر عرض عوارضات

از جہتہ دشمنی دشمنان وغیرہ کہ فرستادہ بودند رسید کاشف مدعا ما فیہا گردید حافظ حقیقی از شر اعدار ظاہریہ و باطنیہ در حفظ خود محفوظ و مامون داشتہ بمرادات ولی و مقاصدات جانی رسانیدہ در خانہ خود در میان اقران و امثال معزز و مکرم دارادبرب العباد تکیہ بر کارساز حقیقی جل شانہ بواسطۂ پیران کبار علیہم الرحمۃ والرضوان کردہ بی اندیشہ و بی دغدغہ بجائی حکام وقت بدلاوری تمام حاضر شوند او تعالی شانہ دغو بر ہانہ ملزم نخواہند کرد کدام مشکلی نیست کہ آسان نشود۔ فقیر را از دعا گوئی خاندان خویش غافل ندانند گو درعروض عوارضات حکمت از حکیم مطلق جلشانہ میباشد کارسازی حقیقی او تعالیٰ شانہ است وبس بر غریبان دعا باشد و بس فقط اے عزیز وقت فرصت از کارہای ضروریہ دنیویہ باشغال باطنیہ کہ شغل او از اہم مہمات است شاغل باشند و مہمل نگذارند کہ امروز وقت وقت کار است فردا بجز حسرت و ندامت ہیچ بدست نخواہد آمد زیادہ والسلام

مکتوب ہفتم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد مخدومی مکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ وعنایتہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و تکریمات آنکہ مکتوبین تشریفین پی در پی بفاصلۂ اندک رسیدہ کوائف مندرجہ اش بوضوح انجامید آنچہ گفتگوئی مولوی بود بسیار تعجب دست داد و دعار اللہم لا تکلنا الی انفسنا طرفۃ عین ولا اقل من ذلک خواندم وجہ تعجب کہ برائی حطام دنیوی کہ چند روزہ است و بادنی مایکفی بہ میگذرد ایں قدر بارگران مجاہدات و ریاضات خود را در چاہ انداختہ کہ فلاں غنی کہ فی الحقیقۃ مفلس تر از وشان کسی نیست و نباشد صراط مستقیم را گذاشتہ جان خود را از کبرائی دین کہ مقبولین عرب و عجم است بہتر و کلاں تر بنظر مجوسین عقل عقیل دادہ تا کہ معتقد گردند و چیزی زہر از وشان بدست آرم این چہ عقل است او تعالیٰ شانہ ہدایت کنند و اہل الشام می فرمانید کہ دروغ بے فروغ جز رسوائی نیست اللہ تبارک و تعالیٰ فقیر را و دوستان فقیر را از چنیں مہلکہ نگہدارند و فی الحقیقت آں جناب را موجب بسیار عبرت است کہ ایں قدر سالہا

ریاضات و مجاہدات کشیدہ و میوہ نتیجہ ہمیں بدست آوردہ و با وجودی غلطی خود نسبت تخلیہ بکبرائے دین متین کلانی پندا شتہ اند نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اللهم لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب بکارہ یار خود با وجود استغفار سرگرم باشند واز خوشی عاجلہ ہموارہ ترسان و لرزان باشند۔

مکتوب ہشتم - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد محبت و اخلاص نشان مودت و اختصاص عنوان حق داد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جميع الحوادث والنوائب ز فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات وافیات آنکہ مکتوب شریف مشتمل بر احوالات خیریت آیات خویش و عروض اضطراب در روزگار از جہتہ گردش زمانہ وغیرہ کہ فرستادہ بودند رسید موجب دعا گوئی یے حد و عدگردید اللہ تبارک وتعالیٰ ازین تعلقات و تقلبات زمانہ بفضل و کرم خویش نجات و خلاصی دادہ جمعیت قلبی با حصول مرادات دنیاوی خوش و خورم در خانہ خویش داراد برب العباد فقیر را در حال خواہ حاضر شوند خواہ نہ دعا گوئی خاندان خویش میدانستہ باشند فقط جناب من کل اناء يترشح بما فيه چوں فقیر خوار و بی اعتبار بود آن دوستدار را قبل ازیں در حضور وغیرہ نصیحت بقناعت یا وجدِ و ما حضر مے نمودند لکن چوں اکثر مردمان شہر وغیرہ این کار را عیب و نقصان میدانستند آنہ وتا او را دلالت بلازمت انسان کہ آنہم فی حد ذاتہ گرسنہ اند کردند و آن مجلس خالی از کارہای خدائی بودند ضرورتہً برائی خوشی و خاطر داری آں آغا اوقات عزیزہ کہ بی بدل اند کہ بزرگان گفتہ اند اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ صرف میشود پس آن برکت در مال وآن صفائی کہ از جہتہ تجرید بود رفت اینہمہ ضرر از اعدا عدوک کہ صادق مصدوق فرمودہ اند رسیدہ وگرنہ فقیر گاہے در دعا گوئی فرق نہ کردہ و انشاء اللہ تعالیٰ من بعد تا حین اجل نخواہم کرد کافی المہمات جل شانہ ہمہ جہات آن صاحب را دفع و رفع ببرکت حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف خواہند کرد بیدل نشوند ہموارہ بواسطہ حضرات گرامی

قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم السامی خلاصی از غموم و فتح یابی بر اعدار و حساد میخواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ کارہا ہمہ آسان خواہند شد۔

بمکتوب نہم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ امابعد اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون آنکہ مکتوب شریف آں صاحب رسید خوش وقت ساخت برادرا چوں این زمان اوان فتن و محن است ہوشمند را ہماں کار اولی است کہ در و مخالفت نفس و ہوس است و ہمیں مخالفت را صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم جہاد اکبر فرمودہ است پس مومن صادق را لازم کہ طور و شیوہ مخالفت نفس و شیطان کہ اھل اللہ مقرر فرمودہ اند اختیار کنند اول صوم است و وقت افطار باندک طعام روزہ بدارند کہ آنحضرت جاءُ ھذہٖ الامۃ الصوم فرمودہ اند دویم خون کشیدنی در ہر ماہ یا در دو ماہ سیوم سیاحت یعنی سفر است کہ ہر روز این قدر پا پیادہ بروند کہ ماندہ شوند و خوراک بسیوم حصہ شکم اکتفا سازند و آب اندک بنوشند این محاربہ اہل اللہ با عدار النفسی مقرر فرمودہ اند و بزرگان فقیر ذکر کثیر و میانہ روی در خوراک و پوشاک و خواب و مجلس و اختلاط با دوست و دشمن اختیار فرمودہ و حصول علم و حرف اخیر را پس پشت انداختہ اند بیان مخالفت نفس و شیطان در گرسنگی و لاغری است کہ نشستن و برخواستن محض برائی ادائے صلوٰۃ خمسہ میا شد فقط دقت وقت کار است یعنی در شبانہ روز سیوم حصہ خوراک یک وقت بخورند تا کہ بالکل لاغر و ضعیف نشوی و توجہ پنج وقت از جناب مولوی صاحب بگیرند بعد ازاں اگر نشد فقیر را اطلاع بدہند۔

مکتوب دہم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ امابعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ وعنایتہ از فقیر حقیر

لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات آنکہ بہ الحمد و المنتہ کہ احوال ایں جای بعون عنایت آلہی عز شانہ قرین شکر است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم عن الآلام والاسقام الظاہریۃ والباطنیۃ بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ والسلام مکتوب بین شریفین پی در پی رسید احوال مولوی واضح گردید او تعالیٰ شانہ ماو شمارا ازیں چنیں خیالات فاسدہ و کاسدہ نگہداشتہ بمحبت ذات اقدس خویش و محبت پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم الاقدس فایز سازد بوب العباد آنچہ از احوال باطنی خویش چیزی قلمی فرمودہ ہمہ اصل و موافق سلوک حضرات کرام از تفصیل آں در مکتوبات قدسی آیات جلد اول معصومے وغیرہ باید دید وھم در کنز الہدایت نگاشتہ چوں معاملہ سالک با صل اصل رسد حالات سابقہ ہبارا منثورا گردد بجای ذوق و شوق یاس و حرمان آید کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن بکار باید خود کہ ذکر جل جلالہ و نفی و اثبات و تہلیل وغیرہ مراقبات با درود شریف و استغفار سرگرم باشند و از مخلوق اللہ ہراسان و لرزان باشند کہ صحبت غیر جنس برای درویش سم قاتل است بقدر ضرورت بود باشی فرمانید باید و کلمہ اکتفا رفت کہ آنجناب خود عالم و دانا اند حاجت تفصیل نیست فقط و آنچہ از اجازت مفید پرسش فرمودہ بودند در اصل وضع اہل اللہ یک حد مقرر فرمودہ اند چون او تعالیٰ شانہ سالک را بفضل و کرم خویش تا بآنجا رسانند پس مرشد از دل او شان را اجازت مطلقہ میدہند بعضی را در یک طریقہ خاص و بعضے را در دو طریق علی الدرجات ایں ہمہ بقدر استعداد درویش کاری میفرمانید و برای مصلحت وقت بعضی پیران یک شخص را برای یک گروہ خاص نیز اجازت میفرمانید و اجازت را در مقامات حضرت حبیب اللہ مظہر رحمٰن حضرت مرزا جانجاناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ درجہ مقرر فرمودہ اند اعلیٰ و ادنیٰ و اوسط در صفحہ ۳۸ در آنجا ملاحظہ فرمانید و کتاب نزد واجد علی خاں صاحب موجود است بزرگان کہ تابع حضرت محبوب سبحانی مجدد منور الف ثانی اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارشاد خود را اکثر در یک طریقہ علیہ نقشبندیہ میفرمانید مگر چوں مرید بسیار الحاح طریقہ دیگر نمایند پاس خاطر آں مرید شجرہ پیران

آن طریقہ علیہ دہند وسلوک مقامات مجددیہ سازند پیران کبار فی الحقیقۃ حکیمان اند حکیم مناسب مزاج ووقت استعمال ادویہ میکنند ایشان نیز مناسب استعداد اوشان کار میفرمایند فقط وفقیر آن صاحب را اجازت مطلقہ دادہ لکن اجازت نامہ مطلقہ نوشتہ نشدہ درآن مضائقہ نیست حالا اجازت مطلق است اوتعالیٰ شانہ موجب برکات عظیمہ سازد وبالنبی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام فقط وبایں طرف بسیار تعجیل نفرمایند کار آنجائی را بکسی معتمد ومعتبر سپارند کہ فتنہ انگیزان وچرب لسانان بسیار اند فرصت را غنیمت بیشمارند محب صادق را فی الحقیقۃ دوری نیست بقاء محبت خود بطور انعکاس فیض مے گیرند اگر در یمن ہستی با من ہستی ے دیدہ احقر ودل ہمراہ تست ؛ کمر ہمت چست باید بست شب وروز محض برای رضامندی مولیٰ حقیقی جلشانہ کوشش تام سازند کہ حالا وقت جوانی است ودرزمان پیری ہیچ چیز از سالک نمیشود وبطرف حالات وکیفیات وادراکات نظر نفرمایند کہ واجب حقیقی جلشانہ ازما وشما خدمت عبادت میخواہند باقی مترتب دادا وتعالیٰ شانہ دہند یا نہ دہند آزان دل تنگ نباید شد ے

دادیم ترا از گنج مقصود نشان ، گرما نرسیدیم تو شاید برسی

مکتوب یازدہم ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد فضیلت پناہ حقائق ومعارف آگاہ مولوی حسین علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات مزید درجات آنکہ للہ الحمد والمنۃ کہ احوال این جائے بعون عنایت الٰہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم علی الاطلاق است جلت نعمائہ وعمت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر خیریت خویش ودیدن در خواب کہ مہربانی فرمودہ فرستادہ بودند در اسعد اوقات واحمد ساعات شرف نزول نمودہ صاحبا تفقد ودلجوی فقیر در حالت مرض وددیم توجہ نمودن فقیر بآں صاحب در

بیت اللہ شریف زاد اللہ تعالیٰ شرفاً و کرامتہٗ انہیا خبر میدہند از اتحاد محبت معنوی کہ از اصطلاح صوفیاں را بطہ گویند کہ فقراً ایں را وسیلہ جلیلہ برائی حصول فیوضات و برکات مقرر فرمودہ اند او تعالیٰ شانہ ایں دائرہ محبت را مشتعل سازاد بحرمۃ النون والصاد بالنبی و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتحیات زیادہ والسلام

مکتوب دوازدہم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد محبت و اخلاص نشان ملا ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات آنکہ مراسلہ شریف رسیدہ چوں مشتمل بر عدم حصول مطالب بود واضح گردید جناب من مقصود اصلی نزد فقرا قطع تعلق ما سوی اللہ علماً و حباً و حب محبوب حقیقی جلشانہ ظاہراً و باطناً اند و بجمیع اہل بصیرت واضح کہ حصول مطالب دینی و دنیاوی بارادۂ مرید حقیقی است جلشانہ از ما و شما بہانہ ساختہ اند نہ غیرہ ایضاً واجب الوجود جل جلالہ بر بندگان خود عبادت فرض کردہ چنانچہ فرمودہ اند واعبد ربك حتی یأتیك الیقین و نیز برائی حصول مطالب دینی و دنیاوی وسیلہا برائے حصول مدعا مقرر فرمودہ اند پس لازم کہ آں عزیز اوقات عزیزہ خود را باذکار و افکار بطور معمول پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم معمور دارند بحدیکہ یک لحظہ و لمحہ در غفلت نروند مطلب از بندگان بندگیست و بس ۔

مکتوب سیزدہم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد مخدومی و مکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب و افاض اللہ تعالیٰ من فیوضاتہ و برکاتہ علیکم و علی من لدیکم امین ثم امین از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و تکرلیمات آنکہ مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر کیفیات کثیرہ کہ مہربانی فرمودہ فرستادہ بودند در اسعد زماں غوتر ول و پرتو شمول فرمودہ اللہ تبارک و تعالیٰ سعی جزیلہ و کوشش جمیلہ آں ذات ستودہ صفات را مشکور و مقبول فرمودہ بمحبت ذاتی خویش کہ تمنا بزرگانست سرفراز فرمایاد برب العباد و آنچہ قلمی فرمودہ بودند کہ

عاشقان را نصیب از معشوق جز خرابی جان گدازی نیست فیاض من عاشق صادق بغیر وصال حسی معشوق تسلیہ نمے شود۔ و شعلۂ نائرہ دردِ اطفائی پزیرد و این دید حسی درین نشار فانی محال است پس لاچار بسبب نایافت مقصود بدرد و حزن و ایاس و حرماں گرفتار اند و اگر نایافت بعد یافت میباشد کہ یافت در ظلال اسما و صفات است و عدم یافت در تجلی ذاتی میباشد شکر این نعمت عظمی کہ درد و حزن است بجا آرند لئن شکرتم لازیدنکم این قدر ازبی وقوفی ارقام نمودہ ام معاف فرمانید کہ درین باب گفتگو را از در مکاتیب سنیۂ حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالی باسرارہم السامی مفصلاً و مشرحاً مرقوم است زیادہ والسلام

مکتوب چہاردہم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد فیض مآب مولوی نور محمد صاحب چیلا دام فیضہ پس از تسلیمات و تعظیمات واضح ولائح باد کہ صوت حرف ضاد نہ چنین است کہ مردمان دامانیان قریب بدال میخوانند و نہ چنین است کہ مشابہ بظا چنانچہ اہل بخارا میخوانند بلکہ صوت حرف ضاد درمیان است کہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ در بغداد شریف از قاریان عراق بتجوید کردہ میخوانانند کہ این تفرقہ بنوشتن راست نمی آید شنیدن آواز درکار است و فقیر را درین امر معذور فرمائید فقط

مکتوب پانزدھم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد جناب محامد نصاب مکرمی معظمی مولوی حسین علی صاحب خصصہ اللہ تعالی ببلوغ اقصی المراتب بعد از تسلیمات و دعوات مطالعہ نمایند کہ رقیمہ کریمہ رسید ظہور عافیت مزاج شریف بغایت خورسند گردانید آثار جمیلہ کہ از غلبۂ نسبت رابطہ مندرج بود بغایت مبارک است و اقصی متمنات روندگان این راہ و مشعر از معیت است صاحب این دولت بحکم المرء مع من احب از کمالات اصل بہرہ مند میگردد و از ثمرات نافعہ نہال وی برومند ھنیئا لارباب النعیم نعیمھم و دیگر وقائعی کہ بدان بشر انداز برکات ہمیں معنی است گرچہ فقیر لائق این معنی نباشد لکن بتصرف حضرت پیر دستگیر نفعنا اللہ تعالی برکاتہ و افاض علینا من فیوضاتہ امید قبولیت با کریماں کارہا دشوار نیست۔

مکتوب شانزدہم - بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے امابعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب رَفَعَ اللہ تعالی درجاتہ فی الدین والدنیا از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و تکریمات آنکہ مکتوب مرغوب مسرت و فرحت اسلوب مشتمل بر خیریت خویش و برخوردار سعادت اطوار وغیرہ کوائف کہ فرستادہ بودند در اسعد زمان عز نزول فرمودہ اللہ تبارک و تعالی پیوستہ آن ذات را بخیر و عافیت دارند و ببرکات و فیوضات حضرت صاحب قبلہ نور اللہ تعالی مرقدہ الشریف و برد اللہ تعالے مضجعہ اللطیف سرفراز و ممتاز فرمائید - و در این جا فقیر را مع جمیع لواحقات خیریت است تسلی فرمائید - و بدعا گوئیہا ہموارہ رطب اللسان ام مجیب الدعوات دعاہا ما خواران و عاجزان را بہدف اجابت رساناد برب العباد و آنچہ سالک خواہ المقامات فوقانی برسد جز نایافت و حیرت و ایاس بدستش نمی آید و آنچہ میرسد بدرکش نمے آید چراکہ وجود و توابع وجود از رفتہ است و فیوضات از ذات بحت است کہ از درک بالا رفتہ است و درک آنہا از نارسائیست واللہ تبارک و تعالے آنجناب را بہ نسبت خاص الخاص امام الطریقہ علیہم الرضوان رسانیدہ فیض بخش عالم و عالمیان سازاد برب العباد -

مکتوب ہفتدہم - بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ حامداً و مصلیاً محبت و اخلاص نشان قاضی امیر بخش صاحب سلمہ ربہ از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون آنکہ مکتوب مشتمل بر دریافت کیفیت نفی و اثبات کہ فرستادہ بودند رسیدہ مندرجات کلی معلوم گردید عزیزا کار فقرا قیاسی نیست سماعی است ہرچہ از پیران کمل متشرع نقل شدہ است مریدان را از ان مخالفت منع نوشتہ اند فقیر را معلوم نیست کہ شمار النفی و اثبات کدام فقیر نشان دادہ طور و روش از و نشان پرسش فرمائید و حضرات فقیر بعد خلاصی نفس کہ پس از چند بار نفی و اثبات میکنند محمد رسول اللہ بآن ختم میکنند نام خود از ہیچ پیر و مرشد شنیدہ نشدہ و نہ کتب ایشاں نوشتہ دیدہ ام کار طریقت ورائی فکر سالک است معقول شود یا نہ محض اتباع او شان لازم است فقط والسلام ؛

مکتوب هشتاد و هشتم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ
امابعد اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از جانب فقیر
لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات وافیات آنکہ مکتوب مسرت اسلوب
مشتمل بر خیریت خویش وغیرہ کوائف کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت دوستدارا
متقصود اصلی دلی طالبان علمی این وقت حصول حطام (دنیوی ہست) دال برا دررا قادر مطلق جلشانہ دادہ
زیادہ حاجت حیثیت البتہ کسی را کہ مطلب حصول معرفت الٰہی باشند رفاہیت دنیاوی
باشد یا نہ انفاس متعارہ را صرف باذکار وافکار میازند این امر بسا مشکل از ہزاراں یک
یک سرباز میباشند کہ این سربازی اختیار میکنند پس این قدر بفہم ناقص آمدہ قلمی شدہ

عشق آن شعلہ است کہ چوں برفروخت — ہرکہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

زیادہ ازین نوشتن موجب ملال میگردند۔

مکتوب نود و نہم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ
امابعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ وبرکاتہ از فقیر
حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات وتکریمات آنکہ بکار بار خود کہ یاد مولی است شب
تا روز با فکار واذکار واستغفار بجدی معمور دارند کہ یک لحہ در غفلت نروند حالا جوانی است
وقت وقت کار است فردا کہ شیخی آید بجز حسرت وندامت بدست نخواہد افتاد فقط
جناب من نسبت خاص حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی ہرچند بالا رود
دست مشاہدہ وادراک نمی ماند چگونہ مدرک شود کہ معاملہ بذات بحت حق افتد مشاہدہ وادراک
در ظلال وصفات واعتبارات میباشند چون ازاں بالاتر رود بجز حیرت وجہل ونکارت
ہیچ نمی باشد معاملہ چنین من لم یذق لم یدر شکر خداوند ہمہ وقت وہمہ حال بجا آرند لئن
شکرتم لازیدنکم ونقیر را از تفقد احوال خود ہیچ وقت غافل ندانند فقط

مکتوب یکصدم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ

اما بعد بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب رفع اللہ تعالی درجات کہ از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات آنکہ صحیفہ شریفہ مشتمل بر خیریت خویش و بیرون شدن از شہر بطرف زمینات و نفرت از مردمان و قوۃ رابطہ وغیرہ کہ قلمی فرمودہ فرستادہ بودند شرف ورود فرمود جناب من چوں قلب را تعلق و تعشق بذات اقدس پیدا میشود لاچار از ماسوی اللہ نفرت حاصل میگردد چرا کہ قلب حقیقت جامعہ است آنرا بسیط میگویند پس در آن یک چیزی میدر آید و آنچہ قوت رابطہ قلمی فرمودہ مطلب اصلی برائی حصول نسبت باطن رابطہ گفتہ اند شکر این نعمت عظمی بجا آرند و آنچہ درباب منع مرید گرفتن نوشتہ فیا ضا اگر مُرید صادق پیدا گردد و بآرزو و الحاح طلب ذکر نماید بلا فرصت ذکر باو شان بگویند و اوشان را نصیحت درباب امورات ضروریہ فرمانید و از تندی پس علم ظاہر جان خود را معاف نفرمانید بجد اعتدال شغل علم ظاہر از دست ندہند کہ این از ضروریات است

مکتوب بست و یکم ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد محبی و مخلصیم میاں احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالی از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات فی الدارین آنکہ مکتوب شریف مشتمل بر استدعار دخول فی الطریقہ علیہ و طلب بود کہ فرستادہ بودند رسید جناب من مرید حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم ہمہ مُریدان پیر اوشان است حاجت بدخول نیست و اگر او تعالی جناب را فراغ از تحصیل علم عطا فرمودہ و ایضاً بعد ازاں آنجناب را خیال حصول نسبت باطنی مصمم گردید آں وقت تجدید بیعت درکار است حالا محض وقت فرصت از مطالعہ کتب ہمون شغل باطنی کہ جناب مرحوم نشان دادہ اند ضرور بسیت حاجت بود و دیگر نیست کار ایں بزرگواران صرف ہمت خود است در اسم جلالہ نہ اورا دو قت فرصت بکار باد خود سرگرم باشند و حتی الوسع خود نماز پنجگانہ بجماعت در وقت مستحبہ بے کاہلی و بکاسلی ادا باید نمود و از ــــ امورات نامشروع و مکروہ اجتناب باید فرمود والسلام اولاً و آخراً ۔

مکتوب بست ودوم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی اما بعد برخوردار سعادت اطوار عزیز الجان محمد سراج الدین طال عمرہٗ مع علمہ وصلاحہ وفلاحہ
از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودیدہ ہویدا باد آنکہ مکاتیب متعددہ کہ فرستادہ
ہمہ رسیدہ اند کوائف ہا مندرجہ آنہا واضح گردیدند ای جگر گوشہ بگوش ہوش اصغا سازند کہ
فرزند بالطبع محبوب والدین باشند وجمیع خیرات کسبی باشند یا وہبی والدش برای او میخواہند
دہندہ حقیقی او تعالی شانہ است واز کثرت حرص فقیر نصیحت بطور ترغیب وترہیب نوشتہ
اند نہ از ناراضی وخفگی ازین باب مطمئن القلب بکار بار خویش سرگرم باشند وازین آن زمانہ
چشم پوشی سازند وکوری وکری طریقہ خود نمایند ہر فاعل وقائل را باداش قول وفعل خود
رسد نہ غیر را لہذا بار بار مینویسیم کہ بقدر وسع خود بجد وجہد تمام مطالعہ کتب از دل بغور کنند
بعد ازان نتیجہ بخش او تعالی شانہ است فقط نہ غیر ان سعیکم لشتی۔ نص قطعی است زیادہ
ازین بمشافہہ متعلق است وقت فرصت بطور عادت توجہ بلطیفہ قلب وغیرہ لطائف وردہ
خود سازند وقت را مہمل نگذارند واز دل ناراضگی فقیر دور کنند ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود   مرد باید کہ ہراسان نشود

برانسان گرمی وسردی مے آیند قل کل من عند اللہ وما اصابک من مصیبۃ فباذن
اللہ نص صریح است درین باب فقیر را غافل ندانند فقط والباقی عند التلاقی زیادہ والدعا۔

مکتوب بست وسوئم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی اما بعد جناب فیض مآب حضرت مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ وبرکاتہ از فقیر حقیر
لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات مزید درجات واضح آنکہ کیفیات نسبت باطن
کہ قلمی فرمودہ بودند صحیح ومطابق کتب حضرات گرامی قدس اللہ تعالی باسرارہم السامی اند
لیکن در بعضی جملہ ہا فرق اجمال وتفصیل است او تعالی شانہ روز بروز ترقیات در جمیع مقامات
فوقانی امام الطریقہ رضی اللہ تعالی عنہ عطا فرماید وموجب ترقیات نسبت باطن در حقیقت

محمدی و حقیقت احمدی درود شریف ہمیں صیغہ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ حَاشِیَہ نوشتند و خود حقیر عاصی پر معاصی از درود شریف تہلیل لسانی زیادہ میکند بجہت آنکہ ہجوم امراض بمراقبہ چنانچہ میباید نمیگذارد و باقی ہرچہ موجب جمعیت و زیادہ نسبت باطن بنظرے درآید بعمل آرند فقط

مکتوب بست و چہارم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حامدًا و مصلیا و مسلمًا محب العلماء والفقرا خان عالیشان حافظ عمروراز خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشئی عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون الاسلام آنکہ مکتوب کہ درباره کوائف مختلفہ ارسال داشتہ بودند رسید خوش وقتی رسانید اللہ تبارک و تعالیٰ آں عالیجاہ را بعزت دارین معزز و مکرم داراد جناب من نفی کردن ولد و محروم ساختن آن ولید از ارث از روئے شریعت ناجائز است روایہ عدم جوازہ در مشکوۃ المصابیح در باب اللعان در ربع ثالث در فصل اول بعینہ ہمیں طور قصہ اعرابی از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدہ و جوابداون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (وفائدۃ الحدیث) المنع من نفی الولد بمجرد الامارات الضعیفۃ بل لابد من تحقیق و ظہور دلیل قوی الی اخرہ ۱۲ مرقات شرح مشکوۃ

مکتوب بست و پنجم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب اوصلک اللہ تعالیٰ الی اقصی المراتب از فقیر حقیر لاشئی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات فی الدارین آنکہ مکتوب مسرت و فرحت اسلوب مشتمل بر کیفیات نسبت باطن وغیرہ کہ فرستادہ بودند رسید از مطالعہ آں خرمی بے حد و خورسندی بیحد حاصل گردید اللہ تبارک و تعالیٰ بفیوضات خاصہ حضرات پیران کبار علیہم الرضوان والرحمۃ فائز و سرفراز فرمایاد بالنون والصاد و مقصد اصلی از ذکر و اذکار وغیرہ ماثورہ انیست کہ خود را بجواری و نیستی بشناسند و منعم حقیقی را جلشانہ بنعمت و تفضیلش دراز است و فقیر پس از عرس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازبہ تپ گرم مثل تابستان گرفتار و بود و کلمہ اکتفا رفت کہ او تعالیٰ شانہ فرمودہ الا للہ الدین الخالص و جائی دیگر فرمودہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا

مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ و جای دیگر فرموده وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا و نیز اندر شرح فرمودهٔ اللہ تبارک و تعالیٰ کتب و رسائل تالیف فرموده اند و مقصد اصلی اجمالاً اینست که عبادت برغبت و محبت قلب است چنانچه از حدیث شریف ارحنی یا بلال و قرة عینی فی الصلوٰة واضح است و اُمورات غیره تکلفات و لاچاری فرعی فقط و میان یاران را بیشک در حلقه جا دهند و توجه دهند و توجه فرمائید هیچ مضائقه نیست و آن دو لطیفه بسیار است بران مداومت سازند تا بحدیکه بهفتاد هزار برسانند و خلف محمد سراج الدین چند روز است که بحلقه نمودن امر کرده شده وقت بهجوم مرض فقیر پس از ختمات حلقه میکنند با درویشان و گفته فقیر لبید صاحب ممدوح اینست که فقیر چند روز پیش از روانگی گفته که کار ترا حالا تا ولایت علیا است که نصف سلوک است زیاده ازین حالا نمیشود چند مدت براین از کار و مراقبات مداومت فرمائید بعد ازین اگر فقیر حیات بود دیده خواهد شد والا هم اگر کسی از مُریدان حضرت لعل شاه صاحب مرحوم کمالات و اله و حقائق و الهیا نیابید توجه فرمائید انشاء اللہ تعالیٰ از تاثیر خالی نخواهی شد فقط محض در غنودگی مرض قلمی شده معذور فرمائید ؀

فصل سوم

در عبارات عجیبه و غریبه نصیحت آمیز

حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه حسب فحوای مخبر صادق صلی اللہ علیه وسلم[۱] اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ[۲] بباعث از دحام امراض از رعشه و فالج

---

[۱] این حدیث شریف از مبین العلم صفحه ۵۹ چهاپ شده فی المطبع العالی بعینه نقل کردم ۱۲ منه

[۲] والمشهور فی الکتب اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل

وضیق النفس و دوران سر دائم المرض میمانند و نیز بوجہ کثرت ارشاد و انتظام خانقاہ شریف و احوال پرسی زائرین و واردین و تدریس کتب تصوف مثل مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی رضی اللہ تعالی عنہ و خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہ و رسائل شریفہ باقی حضرات کرام رضوان اللہ علیہم و جواب مسائل مستفسر و معتقدین حاضرین و غائبین از ترقیم جواب عرائض قلیل الفراغت بودند لہذا خدمت تحریر جوابات عرائض کہ از اکناف آفاق و اطراف عالم بخدمت سامیہ میرسیدند این عاصی پر معاصی را مفوض میفرمودند و این خادم دیرین چوں جواب عرائض تحریر نمودہ برائے تسجیل بخدمت حضرت صاحب قبلہ قلبی و روحی فداہ میبر فتم بوجہ کمال شفقت و رافت بحال مکتوب الیہ بر بعضی مکاتیب چند کلمات بقلم فیض رقم خود نیز ے فرمودہ بودند این کمترین و کہترین خادم دیرین آں کلمات فیض نفحات را جمع نمودہ ضمیمہ مکتوبات نمودہ ام و برائے توضیح نام اسم مکتوب الیہ در صدر ہر عبارت تحریر ساختہ ام بجناب حضرت لعل شاہ صاحب سکنہ دندہ شاہ بلاول صاحب قدس سرہ العزیز فیاض من ہرچہ از مولی است ہمہ اولی است در ہر امر صبر درکار است الحمد للہ علی کل حال و نعوذ باللہ من حال اہل النار یہ فقیر و آنجناب فیض مآب کہ وقت بآخر رسیدہ و فتن و ابتلاء و محن زور شوند کردہ لازم کہ شب و روز بہ نیاز و عاجزی تمام بیاد مولی حقیقی عز اسمہ در ہمہ حال شاغل باشند تا یک لحظہ از یاد او غفلت نباید کرد قل اللہ وبس و ما سواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس بملا محمد رسول آخوندزادہ صاحب لئون[1] انچہ از بنائے در تنگ[2] قلبی نمودہ جناب من دار دنیا ہمہ تنگ است فراخی او در فراخی دل است او تعالی شانہ میفرماید افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ مراد از شرح صدر قطع علائق است چوں علائق ما سوی منقطع شوند انعام و ایلام مساوی میگردد و پس برمذاق مفسرین محققان و صوفیان شرح صدر ہمیں ترک تعلق ما سوی اللہ است پس صوفی

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [2] تنگ نام جائیست کہ تفصیل آں پیش ازیں بر حاشیہ ملفوظ سوم نوشتہ شدہ است ۱۲ منہ

را باید که بغور در وقت خلاء بدل متوجه شوند که درین جا برای چه آمده اگر محض بوجه اُمید باشد وغرض حصول مال وجاه نباشد شکر گذار باشند واز مکر وفریب ترسان ولرزان بوندکه شیطان لعین ونفس اماره درکمین است باخدا باش بهر جا که باشی روز چند درین جاست بعد ازاں رفتن بوطن اصلی است پس کسی که زاد ندارد حیران وسرگردان مے باشد
ے همه اندرز من تبو اینست ۔ که تو طفلی وخانه رنگین است بقاضی عبدالرسول صاحب انگوی قوم کہچی ۔ جناب من دیده قصور در اعمال رو میدہد وہر قول وفعل وعمل که درین مقامات از سالک صادر شود لائق ردّ وطرد می بیند نه شایان قبول پس سالک را باید بل لازم که اوقات عزیزه خود را باذکار وافکار وعبادات وطاعات معمور دارند وہمه امورات ظاهری وباطنی باوشان سپارند فهمایش این چنیں نکات بمشافه موقوف چکنم که بعد مسافت مانع شد۔

ے چکنم چاره ندارم که خدا کرد جدا

مولنا صاحب در مثنوی شریف میفرمایند ے

فقر خواهی آں بصحبت قائم است ۔ نه زبان در کار آید نه زدست

باخدا باش بهر جا که بباشی جناب شمس الدین حبیب الله مرزا جان جانانی صاحب قدس سنا الله تعالى باسرار رهم الاقدس وافاض علینا من فیوضاته وبرکاته میفرمایند چوں بسر سالک بکمالات میرسد مرا بخاطر تردّد میآید که مبادا از طریقه دست بردار گردد قصة العشق لا انفصام لها قلم این جا رسید سرش چاک شد زیاده ایام بکام باد لبسید یوسف شاه صاحب سکنه قبهر وزیر آبادلہ اے عزیز ذوق وشوق وغیره حالات جلیله در ابتدا یعنی در ولایت صغرٰی پیدا شند وچون معامله از ظلال بالا رود حالات سابقه هبآءً منثورًا گردند وبجای ذوق وشوق بے لذتے وبے حلاوتی آیند کان رسول الله صلی الله علیه وسلم دائم الفکر متواصل الحزن ازین باعث از بی لذتی دربار نشوند چکنم جای بود باش شما دور است ووقت

لہ از قدیم الایام وطن ایشاں شهر کانگره است ۱۲ منه

آمدن آنجناب اکثر فقیر ناجوڑ میباشد و برائے کسب سلوک حضرات مجددیہ علیہم الرضوان علم
بہ کتب ایشاں از ضروریات ایں راہ شمردہ اند قصۃ العشق لا انفصام لہا فقط والسلام
بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہ پوری غرض آنکہ رقعہ مسرت بقعہ آں اشافقہ مع قصیدۂ
مدح در حق ایں سراپا قدح ارسال فرمودہ بودند بفرح وترح رسانید فرح بجہت ازدیاد شوق
شما وترح بسبب نسبت تضیع اوقات در امر لاطائل بلکہ در امر محظور کہ مدح کسی کہ مستحق مدح
نباشد ہم مادح را زیان دارد کہ غیر مطابق واقع باشد وہم ممدوح را کہ خود را مستحق آں دانستہ
در ورطہ پندار واستکبار ہلاک میگردد لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در بارہ ایں چنیں مادح
ارشاد فرمودہ انہ قطعت عنق اخیك پس باید کہ من بعد جناب بہ ثنائے حضرت باری تعالی جل شانہ
ومدح سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم اشتغال داشتہ باشند کہ سعادت دارین ودولت
کونین است وخود در ذکر ومراقبہ سرگرم باشند **بحقداد خان صاحب تریں[1] سکنہ ڈیرہ اسمعیل خان**
از طرف فقیر اطمینان سازند ایں کار معنوی تعلق برابطہ محبت واز نا حضور باشد یا نہ البتہ حضور را
حضور حیات است رابطہ محکم باشی ودر ہر کار از آن خود باشد یا از دیگر نظر بکارسازی حقیقی
دارند کہ فردا ہر کس را معاملہ باآں ذات متعالی اعلی شانہ این دار گذاشتنی است چارہ ناچار پس
ہوشمند ودانا آنست کہ کار روز حساب آسان باشد زیادہ والدعا بقلم خود مرقوم شد **بحاجی حافظ
محمد خان صاحب سکنہ اڑی افاغنہ** اے عزیز بگوش ہوش استماع فرمانید کہ امروز وقت
کار است فردا بجز حسرت وندامت ہیچ کس را بدست نخواہد آمد پس سنہ رطب اللسان
بذکر وافکار بودہ باشند او تعالی شانہ آن عزیز را بتمنائی دلی رساناد **بشاہنواز خان صاحب
برا خیل سکنہ کلاچی گنڈہ پوران[2]** وقت فرصت بذکر قلبی کہ موجب برکات ظاہر وباطن است
مشغول بودہ باشند مطلب اصلی از ایجاد عالم ہمیں است غیر ازیں ہمہ ہیچ **بمنظور علی خان صاحب**

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

[2] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

بوڑھانسوی قوم راجپوت پاس خاطری جناب مولوی[۱] صاحب از ہر وجہ کہ باشد پاس خاطری
فقیر است اعانت وخدمت گذاری درویش خدا پرست سعادت دارین درآن متصور است
ودر حلقہ او شان صبح وشام عند القدرت نسبتے سازند کہ این نعمت عظمیٰ وغنیمت کبریٰ بدست
آمدن بسیار مشکل است این وقت را بخوبی نگاہ دارند فقط بغلام محی الدین صاحب
سکنہ ماچھیوال ضلع جھنگ دفع خطرات شیطانی از دل کار سہل نیست از توجہات اہل اللہ
باوجود ورزش سالک آسان میشود العاقل یکفیہ الاشارۃ فقیر مشافہتہ عرض کردہ کہ خدمت مولوی[۲]
از دل برائے رضامندی مولیٰ بکنند وعلم ظاہری را طفیلے سازند زیادہ ازین فقیر را ہیچ نمی آید فقیر
دعاگوئے است بمولوی محمد عیسےٰ[۳] خان صاحب ولد حاجی قلندر خاں صاحب پنی جیل
گنڈہ پور رئیس ڈیرہ عرصہ دو ماہ شدہ کہ فقیر بمرض تپ واسہال گرفتار واز نماز مسجد محروم بمزارات
حضرات گرامی ودعائے شفا فقیر گاہ گاہے میخواستہ باشند وبوقت مناسب حضرت صاحبزادہ
صاحب را نیاز بے اندازہ تسلیمات وتکریمات عرض سازند بمولوی نور خان صاحب
چکڑالوی مولوی نور خان صاحب را معروض کہ فقیر از آن صاحب راضی است او تعالیٰ از شما
راضی باشند وسستی وکاہلی در شغل باطن وغیرہ کہ عارض است فقیر در دفع آنہا دعاہا کردہ او تعالیٰ
شانہ قبول فرمایند بعبد الغفور خانصاحب راجپوت سکنہ کھیرڑی توابع ضلع رہتک
اوقات عزیزہ را بوقت فرصت باذکار وافکار معمور دارند کہ سعادت دارین ودولت کونین
منوط بیاد مولیٰ است وبس کار این است غیر ازین ہمہ ہیچ بمیاں غلام رسول صاحب نگر یہ
سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان احوال فقیر بہ لمیوال کہ وقت روانگی میاں عبد الرحمن صاحب

---

[۱] مراد جناب مولوی محمود شیرازی صاحب ۱۲ منہ [۲] مراد جناب مولوی شیرازی است ۱۲ منہ

[۳] جناب مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب برائے خواندن علم طب در دہلی رفتہ بودند وقیام ایشاں در خانقاہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب بود کہ درآن مزارات اند پس درآنجائے متبرکہ کہ جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ میاں ابو الخیر صاحب رونق افزا اند ازیں جہتہ این عبارت نوشتہ شدہ ۱۲ منہ

ضیق النفس و تپ خفیف حالا بجائی ضیق مرض فالج کہ آنرا بہندی ادھرنگ گویند تمام طرف راست گرفتہ است و درد سر و پریشانی آن غالب و تپ بطور سابق از بارگاہ شافی حقیقی طلب شفا است زیادہ دعا لسید سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاؤالدین شاہ صاحب بخاری ملتانی این عزیز اوقات متعارہ خود را کہ بدل ندارند بطاعات و عبادات و افکار و اذکار معمور دارند کہ سعادت دارین و دولت کونین در این است غیر از ین ہمہ ہیچ و انجام حاجات ضروریہ لابدیہ بوسیلہ پیران کبار علیہم الرضوان و الرحمۃ ہم وارہ میخواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ بہدف اجابت رسند فقط بنوا انجان صاحب پنجابی تا دستداد ملاقات جسمی پنج صد بار درود شریف بلا ناغہ با وضو در شبانہ روز ورد سازند و استغفار یک صد بار بعد از صلوٰۃ عصر و یک صد بار قبل از طلوع صبح صادق با عجز و نیاز تمام میخوانده باشند امید است کہ انشاء اللہ تعالیٰ در حاجت مطلوبہ مفید خواہد شد بغلام حید رخان صاحب مقیم ڈیرہ اسمٰعیل خان ختم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قبل از ین فقیر شمارا نشان دادہ بود آں مواظبت میکنی یا ترک کردہ این ورد بصدق دل بلا ناغہ پنج صد بار اول و آخر صد صد بار درود شریف ورد سازند و ثوابش بر روح پرفتوح محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخش نمودہ حاجتش بواسطہ جناب ممدوح از بارگاہ الٰہی جلشانہ میخواستہ باشند امید غالب کہ سرانجامی مطلبش خواہد گردید فقط بمیاں محمد فاضل صاحب قوم اعوان سکنہ ملکھڈ ضلع راولپنڈی بخدرہ مستورہ حضرت بی بی صاحبہ و غیرہ خادم الشان دعوات کثیرہ مطالعہ باد فقیر را پیوستہ دعا گو دانند و ایضاً فقیر را بدعائی حسن خاتمہ یاد و شاد فرمودہ باشند و بدہ بستہ ادب محمد سردار خان صاحب را تسلیمات و دعوات موصول باد بجناب میرا[1] صاحب قلندر سکنہ پشین علاقہ بلوچستان ۔

---

[1] گویا حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ با امراض مرتبض بودند کہ خط جناب میرا صاحب قلندر رسید پس دراں حال این ابیات بزبان پشتو بحالت امراض و درد بے قراری از خود ساختند و بجائی جواب خود ہمیں ابیات فرستادند ۱۲ منہ

افغانی سلامرد راغائی نه را نغلی ‌‌ ‌ ‌ فائده نه کی بی دیدن سلامونه

ناجوړ پروت فقیر حقیر په دبستر دی ‌ ‌ ‌ ‌ د اجل سپاره کوی همیش تا ختونه

بیا به وکی ته ارمان اے قلندره ‌ ‌ ‌ ‌ منده به نه کی فوائد د مجلسونه

د قضا سپاره چه تاخت په ممکن وکه ‌ ‌ ‌ ‌ پس حاضر غائب مِردواړه یورنګ وینه

عثمان خوار زار پروت په میدان دی ‌ ‌ ‌ ‌ د قضا سپاره زنیان په آسو ژدینه

بی اجله مرګ ائی نشته تماشه که ‌ ‌ ‌ ‌ په خپل کار سره مشغول اوسه عزیزه

خطره مه راوړه په زړه کښی ای عزیزه ‌ ‌ ‌ ‌ د فقیر حال مرهمیش د حسی وینه

سوال جواب د زائرینو واردین ‌ ‌ ‌ ‌ په خپل جان سره فقیر عثمان کوینه

درویشان او زنان واړه سره وای ‌ ‌ ‌ ‌ د عثمان مرض خفیف د جوړ به بنینه

بقاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی سکنه موضع احمد پور سیالاں تحصیل شور کوٹ ضلع

ترجمہ ابیات پشتو بزبان فارسی

آمد افغانی سلامت خود نیاورد سے قدم ‌ ‌ ‌ ‌ هر گهی تو خود نیای او ندارد سود هم

هست بر بستر کنون بیمار بشنو ایں فقیر ‌ ‌ ‌ ‌ شاه سواران اجل بر تاخت آینده دمبدم

ای قلندر بر بانه خواهی کرد افسوس مزید ‌ ‌ ‌ ‌ تو مجالس پر فوائد را نخواهی یافت هم

شهسواران اجل چوں تاخت بر ممکن نمود ‌ ‌ ‌ ‌ حاضر و غائب بود یکسان در آن لحظه دم

خوار زار عثمان افتاده است بمیدان صاف ‌ ‌ ‌ ‌ شهسواران قضا زین می نند آینده هم

بی اجل مرگ نیست تماشا کن و لیک ‌ ‌ ‌ ‌ باش شاغل در امر انیست بالکل بے الم

خطره در خاطر میاور گوش بر سخنم بت ‌ ‌ ‌ ‌ حال احقر این چنیں هر وقت باشد اے صنم

میکند سوال و جواب زائرین در دارین ‌ ‌ ‌ ‌ این فقیر عثمان دائم با دل خود و مبهم

جمله درویش و زنان این سخن دارند بر زبان ‌ ‌ ‌ ‌ مرض عثمان است کم تو صحت خواهد یافت هم

ساخت این ترجمه اشعار سرود بهر رب ‌ ‌ ‌ ‌ لیک ساعی هیں بود اکبر علی شاه هم

جھنگ۔ از کار خیر کہ استفسار نمودہ بودند فقیر را در چنیں امورات مہارت نیست در ہر کار کہ مسکینی فقیر را دعا گوئی دانند فقیہ بہ کسی اہلِ دنیا تعلق و آشنائی حسب فرمودہ بزرگان علیہم الرضوان پیدا نساختہ و نمیکیم بہر کس آیندہ سلام مسنون را جواب حسب امر شرعی میدہیم فقط۔ بنام پیر امیر شاہ صاحب سکنہ وان کیالا نو الی توابع ضلع شاہ پور تا دست داد ملاقات جسمی اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند بیاد مولی حقیقی جلشانہ معمور دارند کار اینست غیر ازین ہمہ ہیچ۔ بجناب حضرت لعل شاہ صاحب سکنہ دنارہ شاہ بلاول صاحب قدس سرہ العزیز از فرط حرارت چہ نگارندہ شود بجز اینکہ ہر چہ از مولی است ہمہ اولی۔ بنام گل صاحب درویش خانقاہ شریف سکنہ خوست توابع خراسان پس از سلام مسنون واضح باد کہ ازیں کدام امر بہتر باشد کہ آن برادر بحصول علوم دینیہ مشغول شدہ او تعالی شانہ علم نافع دہاد رب العباد باید کہ پابندی بنماز پنجگانہ کنند بوقت مستحبہ کہ فقہاء علیہ الرحمۃ در کتب خود ثبت فرمودہ اند غرض از لہو و لعب اجتناب سازند و از فقیر در خاطر ہیچ دغدغہ نسازند۔ بمولوی مہر محمد صاحب سکنہ انگہ شاہ بلاول توابع ضلع شاہ پور۔ کاغذ جناب آمدہ جوابش نگارندہ فرستادہ ام حالا کہ مکتوبش دستی کسے داد جوابش بطرز تعزیت قلمی شد اللہ تبارک و تعالی ہمہ اموات را غریق بحار غفران فرمودہ پس ماندگان را صبر جمیل و شکیبائی جزیل عطا فرمایاد و آں عزیز را لازم کہ وقت فرصت اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند بذکار و افکار وغیرہ عبادات معمور دارند کہ کار اینست غیر ازین ہمہ ہیچ و ایضاً با نہدام مکانات وغیرہ مکروہات خوفے و ملالے رو نماد لکن چوں از مولی است جلشانہ بجز رضا بقضائے الہی جل شانہ چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون او تعالی شانہ در دارین بدل آں ثواب بے حساب دہاد بالنون والصاد۔ بمولوی محمد عظیم صاحب چناوڑ حال سکنہ کلاچی گنڈہ پوران جلد ہائے کتب نہایت پسند فقیر است تسلی فرمایند او صلاک اللہ تعالی فی الدین والدنیا الی غایتہ ما یتمناہ بحرمۃ خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم

بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنہ شیراز توابع ایران دو عرضی مشتمل بر خیریت خویش مرسول ماموں کہ رسیدہ باشند و بہ احتمال عدم رسی واضح کہ فقیر پنج وقت نماز در مسجد شریف باجماعت مستجبہ میخواندہ حالا دو روز شدہ کہ دوران سر دفع شدہ و گرمی باقی این ہمہ بالصدق نہ رسم افغانان ازیں طرف تاحال کلی خیریت بہ تسلی تمام بکار بار خویش شاغل باشند کہ وقت وقت کار است کہ جوانی است در پیری ہیچ نمیشود خبر نا ربرتی بسیار تشویش دادہ کہ چہ نویسم کہ دریں جا خوانندہ انگریزی نبود بدعا مشغول شدم و صبر کردم و این خیال در دل کردم۔

حیلہ مستا دہ لویہ خدایہ — زیادہ طاقت دغمو نہ لرم خواریہ
چہ دفا صبر ایت نازل شی — غریب تر غاڑہ کڑہ د صبر تعویذ و نہ
ہاتف لغیب آواز وکہ — سوالہ خدایہ ہمہ ہیچ دی ہیچ کنڑہ

بجمہ زکریا صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب مرحوم واعظ ڈیرہ اسمٰعیل خاں درود شریف ہمیں صیغہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ہزار بار در شبان روز و در سازند بلانا غہ انشاء اللہ تعالی برائی سرانجامی کارہا دین و دنیا مفید خواہد شد زیادہ والدعا **بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہ پوری** بیرون کردن از خانہ دیر ملینہ اہل پردہ آں عزیز خوفے و بلائے رو داد کہ چہ نویسم کافی المہمات، بسبے خیر برائے انجام کارہا خانگی از غیب الغیب سرانجام ساز و رب العباد وما اصابک من مصیبۃ الا باذن اللہ انشاء اللہ تعالی کارساز حقیقی جلشانہ ضائع نخواہند گذاشت **بحاجی عبد الکریم صاحب قوم اترا سکنہ گرہ لورنگ** پس از تہجد ضرور این دعا بخوانند سہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بعد ازاں بواسطہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ حاجات خود از درگاہ الٰہی بخواہی مرادش حاصل خواہد شد زیادہ والسلام **بمولوی نور خاں صاحب چکڑالوی قوم اوان** برائے دفع آفت سحر و جادو اول درود شریف سہ بار خواندہ بعد ہفت کرت فاتحہ و ہفت بار آیتہ الکرسی

دہفت بار چہل قل یعنی این مجموع ہفت بار خواندہ بر جان خود و مریضان دم کنند انشاء اللہ تعالیٰ آفتش دفع و رفع خواہند گردید و نیز در خانہ و در تمام حویلی بدین مرقومہ خواندہ دم کنند انشاء اللہ تعالیٰ برائے جمیع امراض و آلام و اسقام مفید است و اسامی اصحاب کہف را در ہر زاویہ کشت در ڈولی بند کردہ دفن کنند انشاء اللہ تعالیٰ جمیع امراض کشت و از ژالہ وغیرہ آفات مفید است باقی شافی الامراض و دافع الآفات او تعالیٰ شانہ است۔ دیگر بوقت صبح صادق شجرہ شریف پیران وقت عشا نیز خواندہ چیزی کلام ربی بخش پس ازاں بوسیلہ جزئیہ او شان دعا ہا برائے ہر مطلبش کہ میداری خواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ از مجربات است و آن فاتحہ وغیرہ سہ وقت صبح و ظہر و عشا باوضو خواندہ بر جان و آدمان و برائے مال مویشی بر چیزے خوردنی دم کردہ باشند زیادہ فقیر را از دعا گوئی خمس الاوقات غافل و ذاہل ندانند بحاجی **حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ اڈی اقاغنہ**۔ اے برادر ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود — مرد باید کہ ہراسان نشود

دل قوی دارند و شب و روز از دربار باری تعالیٰ بواسطہ پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس عزت و فتحمندی میخواستہ باشند کارساز او ست تعالیٰ شانہ فراموش ازیں طرف محال است **بشیر دل خان صاحب لاہوری** فقیر را ہموارہ دعا گوی خود میدانستہ باشند کاغذ اسمی فقیر نویسد یا نہ نویسد مجیب الدعوات او تعالیٰ شانہ است ہر کس را از درویشان نصیب مینہ حکیم مطلق جائے دم زدن نیست و گاہ گاہی بوقت فرصت بتوبہ و استغفار وغیرہ عبادات اوقات عزیزہ را معمور دارند کہ روز حساب در پیش است کار دنیوی بہر طور میگذرد و کار آخرت دشوار است کار انیست غیر ازیں ہمہ ہیچ **بتقاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی سکنہ احمد پور سیالاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ** آنچہ سنتی باطن نوشتہ است راست است کہ باطن صوفی بصحبت ناجنساں مکدر میشود ؎

صحبت بد اہل تباہ میکند۔

دیگر سیاہ جامہ سیاہ میکنند فقیر درباره دفع شر باعداء آفاقی و انفسی دعا ہا میکند او تعالیٰ شانہٗ از شر او شان درحفظ خود محفوظ داراد برب العباد. باللہ داد خان صاحب محرر جناب من اوقات مستعارہ عزیز خود را کہ بدل ندارند باذکار و افکار و غیرہ عبادات معمور دارند کہ سعادت دارین و دولت کونین در عبادت مولیٰ حقیقی عز شانہٗ منحصر است فقط محمد عبداللہ صاحب سکنہ بندر بمبئی از طرف فقیر پس از سلام مسنون عرض رسانند کہ کار طریقت مشافہہ یک بار میخواہد معذور فرمایند بمردمان کڑی شاہ دیری قوم ناصر انتظاری کہ از جہتہ جنگ درمیان شمایان و قوم کاکڑان فقیر را بود آں دفع شد اللہ تبارک و تعالیٰ در آیندہ ازیں چنیں حرکات ناشائستہ در حفظ خود محفوظ دارد و فکر در چنیں وقت لازم است دیگر ناصران چہ میکنند حتی الوسع خود از جنگ و جدال دست کوتاہ کنید میر زالدین صاحب ورزی سکنہ قصبہ چونڈہ باجوہ توابع ضلع سیالکوٹ۔ اے عزیز باید کہ اوقات عزیزہ حیات مستعارہ را بمعمود بعبادات و طاعات و اذکار و افکار معمور دارند کہ سعادت دارین و دولت کونین منوط بیاد مولیٰ است عز شانہٗ بملا رباد شاہ شاہ دیری قوم ناصر درمیان نماز فرض و سنت وقت صبح ہفت بار فاتحۃ الکتاب با بسم اللہ یعنی الحمد للہ رب العالمین تا آخر ہفت روز بلا ناغہ خوانده بر مریض دم کنند و ثوابش بروح پر فتوح حضرت قبلہ و کعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف و برد اللہ تعالیٰ مضجعہ اللطیف بخشیدہ صحت برادر خود از جناب شافی حقیقی جل شانہٗ میخواستہ باشند بمیاں احمد و غلام محمد سکنہ موضع وہیر ضلع شاہ پور تحصیل خوشاب اے عزیزان اوقات حیات مستعارہ را غنیمت دانستہ در اہم مہمات کہ یاد مولیٰ و عبادت معبود حقیقی است معمور دارند بحدیکہ یک لحظہ و لمحہ در غفلت نروند کہ سعادت دارین و دولت کونین منوط باں است۔ بمحمد مہربان خان صاحب ولد شہاب الدین خان صاحب بلچ سکنہ پلیانہ ضلع

لہ محمد عبداللہ صاحب برای کسی شخص سفارش نوشتہ بود کہ بذریعہ خط و مراسلت اورا مرید فرمایند حضرت قبلہ برائے او شان ایں الفاظ ارقام فرمودند ۱۲ منہ

ڈیرہ اسمٰعیل خان از کواغذ بعضے دوستان ہندوستانی معلوم شدہ کہ از تاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ در مینا شریف وباعارض شدہ در شش ہفت روز قریب چہل ہزار کس راہی آخرت شدند از ین امر انتظار کثیر بطرف شہاب الدین خان صاحب دامنگیر است بحکیم میاں اللہ بخش صاحب وفرزند او میاں غلام نبی صاحب حکیم سکنہ مورانی علاقہ تھہر توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان اے عزیزان اوقات حیات مستعارہ را کہ بدل ندارند باذکار وافکار وغیرہ عبادات معمور دارند بحدیکہ یک لحظہ ولمحہ در غفلت نرونہ کہ سعادت دارین ودولتِ کونین منوط بآن است فقط وفقیر را بدعائے حُسن خاتمہ یاد وشاد فرمایند لبسید فضل حسین شاہ صاحب سکنہ پیر پھائی علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں ای عزیز علت غائی از ایجاد انسان بقولی معرفت الٰہی وبقولی عبادت باخلاص است پس مآل ہر دو قول یکجا است پس لازم کہ در اوقات فرصت اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند باذکار وافکار وغیرہ عبادات معمور دارند واستغفار کثیر در شب تار درد خود سازند اوقات عیش وخواب وخور در پیش است وپیوستہ برکارہائے خود کہ بے یاد حق تعالےٰ نادم ومستغفر باشند کار اینست غیر ازین ہمہ ہیچ وفقیر را بدعاگوئی حسن خاتمہ یاد وشاد میفرمودہ باشند بملا نسیم گل آخوند بتوچی سکنہ موضع نورڑ توابع ضلع بنوں مکرراً قلمی میشود کہ این خوابہا وخیالہا خبر از استعداد میدہند لکن باید کہ باین چنیں امورات مغرور نشوند کہ شیطان لعین دشمن سخت ہمراہ انسان است بسیار سالکان را درین چنیں امُورات گمراہ ساختہ است باید کہ ہمہ وقت ترسان ولرزان باشند چہ جائے فخر وقبولیت زیادہ بمشاہدہ موقوف است بمحمد امین صاحب پراچہ بانی سکنہ شہر اٹک وملاحی ٹولہ توابع ضلع راولپنڈی تا دست داد ملاقات جسمی بکار باد خویش اوقات عزیزہ را معمور دارند تا یک لحظہ ولمحہ در غفلت نروند کار اینست غیر ازین ہمہ ہیچ واذکر اسم ربك وتبتل الیہ تبتیلا۔ قل اللہ وبس وماسواہ عبث وھوس فانقطع علیہ النفس س

ذکر گو ذکر تا ترا جان است   پاکیٔ دل ز ذکر رحمن است

بفیض علی شاہ صاحب سکنہ کھونگہ علاقہ خوشاب توابع ضلع شاہپور باید و شاید
کہ وقت فرصت از اذکار ماموره را بس تضرع و زاری بجناب باری تعالی شانہ مینموده باشند
انشاءاللہ تعالی نتیجہ بخش خواہند گردید خلاصہ از زندگانی یاد مولی است دیگر بہ نسبت
آن ہمہ ہیچ بصاحبزاده محمد گل صاحب خلف فقیر مہتر موسیٰ صاحب مرحوم کہ خلیفہ
حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند قوم یسین زی سیہ حالا ساکن پپیانہ
کہ آنجا خانقاہ اوشان ساختہ است و آنچہ احوال بد اعتقادی صادیان[1] قلمی
فرموده جناب من ہر کس پاداش عمل خود روز رستخیز خواہند دید الیوم تجزی کل نفس بما
کسبت لا ظلم الیوم نشنیده اند و معنی غیبت و افترا و بہتان نمیدانند ہادی مطلق جلشانہ جمیع مسلمین و
مومنین را ہدایت فرمایند حافظ حقیقی جلشانہ آنجناب را از شر و دشمنی اوشان در حفظ خود محفوظ
دارد و برب العباده بملا فقیر محمد صاحب خروٹی[2] برای دفع تنگی و حصول فراخی ختم رب لا تذرنی
فردا و انت خیر الوارثین پنج صد مرتبہ اول و آخر صد صد مرتبہ درود شریف خوانده بروح پر فتوح
حضرت مرشد یم صاحب بخش ساختہ بعده انجام حاجت خود بواسطہ اوشان از جناب باری
تعالی میخواستہ باشند فقیر را نیز دعا گوئی دانند بقائم دین صاحب پنجابی وقت فرصت
بیاد مولی کہ سعادت دارین و دولت کونین در آن منحصر است شاغل باشند کار اینست غیر ازیں
ہمہ ہیچ بسید[3] پیر امیر شاه صاحب سکنہ وان کیلا نوالی توابع ضلع شاہپور اللہ تبارک
و تعالی بفیوضات مکتوبات مقدس سرفراز فرمایند ایضا او تعالی شانہ مبارک سازد و گاه
گاہی وقت فرصت مطالعہ نمایند بملا عبد الحق آخوندزاده صاحب ہرپپال[4] سکنہ

---

[1] صوات علاقہ ایست در ملک افغانستان و باصطلاح پشتو صاد میگویند

[2] خروٹی نام قومیست از افاغنہ ۱۲ منہ

[3] سید صاحب موصوف نوشتہ بودند کہ در خواب مرا کسی مکتوبات امام ربانی صاحب بخشیده اند پس در جواب آن این عبارت نوشتہ اند

[4] ہرپپال نام قومیست از افاغنہ ۱۲ منہ

شین غر توابع ضلع اپوزئی عادت مستمرہ فقیر است کہ از لاچاری جواب کاغذ نوشتہ میشود چرا
کہ امثال فقیر اکثر اوقات بمرض ضیق النفس در انتہائی موسمی گرفتار میباشد چوں از مولی است ہمہ
اولی است فقط بملا خدا داد قوم ساہی سکنہ موضع چاہگان توابع ڈیرہ اسمعیل خاں
مرید را اخلاص و رابطہ قلبی درکار است بلکہ مثل شما آدم غریب و عیالدار را وقت ضرورت گذران
کردن با خلق مضائقہ نیست و حتی الامکن از مخالفات شرعی پرحذر باشند حافظ حقیقی جل شانہ آن عزیز
را از شر و دشمنی ایشان در حفظ خود محفوظ دارد بر رب العباد بحقداد خان صاحب ترین
سکنہ ڈیرہ اسمعیل خاں فقیر انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز شما را فراموش نخواہد کرد تسلی دارند او تعالیٰ
شانہ شما را ضائع نخواہند کرد لکن حتی الوسع خود از مخالفات شرعی اجتناب دارند فقط بمتولی
خان صاحب پنجابی باید کہ از لغویات و لہویات اہل زمانہ کنارہ نمودہ باستقامت بامورات
دینویہ و نماز و روزہ یاد مولی کہ از ہمہ اولی است شاغل بودہ باشند کہ سعادت دارین
و دولت کونین درین منحصر است و ہموارہ فقیر را دعا گو دانند بجناب مولوی عبید اللہ
صاحب سکنہ ڈیرہ اسمعیل خاں ایں عزیز کارہائے دنیاوی درین وقت آخر الزمان
نہایتہ و غایتہ ندارد پس مرد آنست کہ درچنیں سختی اوقات عزیزہ مستعارہ خود را کہ بدل ندارد
در اہم مہام صرف سازد و آں یاد مولی است و اتباع شریعت غرا در اقوال و افعال
بلکہ در ہمہ اوضاع جناب من بدو کلمہ اکتفا رفتہ تا دل تنگ نشوند وقت وقت کار است
فردا بجز حسرت و ندامت در دست ہیچ نخواہد بود فرمودہ اللہ تبارک و تعالیٰ را مد نظر فرمانید
جائے کہ فرمودہ یا ایہا الذین امنوا امنوا و جای دیگر فرمودہ الا للہ الدین الخالص
زیادہ والدعا بنواب غلام قاسم خان صاحب گنڈہ پور[1] والی ٹانک توابع ضلع
ڈیرہ اسمعیل خان پیوستہ اتباع طریقہ سنتہ سنیہ و اجتناب از فرقہ شیعہ شنیعہ مرزوق کناد
بجناب ملا جانان آخوند زادہ صاحب قوم ہوتک[2] سکنہ مرغہ ہوتک ملک خراسان

---

[1] کٹی خیل نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [2] ہوتک نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

برخوردار محمد سراج الدین از فارسی و صرف و نحو و منطق تا قطبی و شرح عقائد نسفی بالاستیفاء فارغ شده حالا در علم فقه کنز آخر تا اجاره رسانیده و شرح کتاب الحج و در اصول فقه نور الانوار تا باب قیاس خوانده در بارهٔ او شان دعا گوئی وافره از دی عنایات و مهربانی میفرمووده باشند تا او تعالی شانه بزودی بمطلب دلی رساند محمد امتیاز علی خانصاحب راجپوت رئیس سنبھل ضلع مراد آباد۔ ای عزیز اوقات عزیزه خود را که بدل نمار نماز بذکار و افکار معمور دارند و نماز های مفروضه خمسه در اوقات مستحبه که فقها علیهم الرحمة در کتب نوشته اند با جماعت ادا سازند و تا الممکن از محافل و مجالس که در آن مخالف شرعی میباشند اجتناب دارند که صحبت ناجنساں سم قاتل است برای درویش در آمد و رفت مردمان نیز ترسان و لرزان میباشند که حب جاه و ریاست ازینها پیدا میشوند و اختلاط با اهل و عیال بقدر ضرورت میفرموده باشند

؎ دادیم ترا از گنج مقصود نشان   گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

همواره فقیر را از دعا گوئی غافل و ذاهل ندانند صاحبزاده ولی الله خان صاحب خلف ملا امان الله آخوند صاحب قوم لودین[1] علاقه سیاه بند ملک خراسان که یکے از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند فقیر در ماه شوال بتاریخ دوم روز بمرض تپ و سرفه و ضیق النفس مریض قریب چهل روز بمرض مذکور مبتلا که هیچ کس را امید زندگی فقیر نبود حالا شافی حقیقی عزشانه نوعی شفا بخشیده که نماز مفروضه بشدت تمام استاده میخوانم و طاقت بالکل رفته ضعف و نقاهت بدرجه اتم چوں آں عزیز از محبان و مخلصان اند قلمی میشود که بدعاء حسن خاتمه یاد فرمانید این چند کلمه بشدت تمام بقلم خود قلمی شده بدوستان آں جانی خصوصاً برادران حقیقی و او دز زادگان سیاه بندی باتفاق آیندگان سلام و مسنون و دعوات دارین مشحون ابلاغ فرمانید و سلام مسنون فرستانی بطرف فقیر او شان را بجهت کلانی و صاحبزادگی ننگ و عار است مگر فقیر باوشان چنین دعا گوئی میکند

---

[1] لودین نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

چنانچہ دیگر دوستان را زیادہ والسلام محمد سرور خان صاحب سکنہ بکھاڑ ضلع راولپنڈی بہر جاکہ باشی باخدا باش حالا فقیر صلوٰۃ خمسہ در مسجد شریف باجماعت میگذارد تسلی فرمانید بمولوی سعد اللہ صاحب نبیرہ جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان اقارب در حق شما عقارب لش بر تکیہ بخدا اساز ند فقیر را بوظیفہ خود کہ دعا گوئی است شاغل دانند محمد نصیر خان صاحب بلوچ چنگوانی چوٹی زیرین توابع ضلع ڈیرہ غازیخان منتقم حقیقی فعال لما یرید او تعالیٰ شانہ است ہر کارہ بارادہ کردگار است جلشانہ انشاء اللہ تعالیٰ آں صاحب را ضائع نخواہند گذاشت بمولوی محمد عیسےٰ خان صاحب ولد حاجی قلندر خان صاحب پتی خیل گنڈہ پور رئیس مڈی دوستدار از طرف فقیر بالکل تسلی سازند فقیر از شما خوش است او تعالیٰ شانہ از شما راضی باشند و ازین طرف از ہیچ وجہ اندیشہ نکنند و بیاد مولیٰ شب و روز شاغل باشند کہ مقصد اصلی از خلقت انسان معرفت باری تعالیٰ شانہ است امر دیگر زیادہ والدعا بمولوی حاجی غلام حسین خان صاحب پٹھان عیسٰی خیل سکنہ شہر عیسیٰ خیل ضلع بنوں دوستدار از فقیر بیا بید بہر جاکہ باشی باخدا باش و سلامتی قلب از ماسوی اللہ از ضروریات دین مومنین است ہر جاکہ سلامتی قلب بدست آیند بلا فرصت بروید و حصول جمعیت حاصل کنید بمصداق نص یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ وعمرہٗ وارشدہٗ از فقیر بعد از دیدہ بوسیہا آنکہ جواب کاغذ فقیر فرستادہ انتظار میماند ؎ دیدہ احقر و دل ہمراہ تست۔

حالا باز مینویسم ؎

خاک شو خاک تا بروید گل   کہ بجز خاک نیست مظہر گل،

اے فرزند صاحبزادگے بر طاق باز بنہ و کلاہ شکستگی و عاجزی و تواضع بر سر بنہ

لہ مولوی صاحب موصوف از کابیور نوشتہ بودند کہ حضرت قبلہ در انجا بزرگیست اگر اجازت فرمانید گاہ گاہ بخدمت اوشان حاضر شوم پس در جواب آن این عبارت نوشتہ شد ۱۲ منہ لہ نام قومیست از افاغنہ ۱۲ منہ

مصرع کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

ضرورا احوال صادق بے کم وکاست بنگارند زیادہ والدعا بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنہ شیراز توابع ایران۔ الحمد للہ باوجود امراض لاحقہ نماز پنجگانہ در مسجد شریف با جماعت میخوانم واکثر اوقات بعد ختم شریف فجر بہ نیت حلقہ مے نشینم اے عزیز لازم کہ اوقات عزیزہ خود بیاد مولی معمور دارند کہ وقت وقت کار است کہ صحت وجوانی است ودر پیری بجز دلسوزی وافسوس وندامت بر اوقات گذشتہ ہیچ بدست نخواہد آمد ؎

داویم ترا از گنج مقصود نشان، گرما نرسیدیم تو شاید برسی

بفرزند حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ اڈی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڈھ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِيْ بِطَاعَتِكَ ہفت بار قبل شروع سبق بخوانند۔ وفقیر برائی کشائش مطالعہ وتیزی ذہن ومحبت بطرف خواندن سبق دعا ہا میکنم وخواہم کرد تسلی سازند بملا بادشاہ شاد نیری[۱] قوم ناصر ہفت کرت فاتحۃ الکتاب یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تا آخرہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تا آخر وقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تا آخرا اینہمہ را خواندہ برخان محمد دم کنند انشاء اللہ تعالیٰ موجب صحت وعافیت خواہند گردید بسید امیر شاہ صاحب بلاولی ہمراہی دیگر عرض آنکہ جائے سکونت وختمات کردن واحوال باطن واحوال تا بعان آنجائی گاہے نہ نگاشتہ انتظار بے شمار باقی است بایدکہ بخلاف ماضی احوالات ظاہری وباطنی وغیرہ احوالات کلی وجزی تفصیل وار قلمی فرمودہ تا دفع انتظار از ان تواند شد بباد شاہ ومحمد عمر خراسانی قوم توخی خاد زئی اے عزیزان دنیا غادر ولاح است یعنی صباحی آیند وپگاہ میروند ہوشمند آن ہست کہ بغم دین مغموم باشند نہ دنیا کہ گذشتنے است وفقیر را ہموارہ دعا گوی دانند ودل تنگ نباشند شب وروز بہمان اذکار کہ فقیر نشان دادہ شاغل باشند وختم حضرت صاحب قبلہ وکعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف رب لا تذرنی

---

[۱] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

فرداً وانت خیر الوارثین پنج صد بار این آیتہ شریف اول وآخر صد صد بار درود شریف در شبانہ روز با وضو بلا ناغہ ورد سازند بملا غلام صدیق آخوندزادہ صاحب سکنہ موسی زئی توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان منصرم الامور او تعالیٰ شانہ است بیدلی وغم کردن کار بے ہمتان است زیادہ والسلام والدعا بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہپوری الحمد للہ کہ حالاً فقیر از شدت امراض کہ مخوف بود نجات یافتہ تا حال صلوٰۃ مفروضہ در کوٹہ خود خواندہ میشود ازین طرف مطمئن القلب بودہ اوقات عزیزہ کہ بے بدل اند با ہم جہات کہ یاد مولیٰ است معمور دارند بمحمد سرفراز خان صاحب گنڈہ پور خلف محمد نورنگ خان صاحب مرحوم رئیس کلاچی گنڈہ پوران توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ای عزیز بندہ فی حد ذاتہ کارکن نیست کارساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بندہ را بجز عاجزی دیگر ہیچ نیست بمولوی ہاشم علی صاحب سکنہ موضع بگھار تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی فقیر را از آں وقت تا امروز توفیق ملاحظہ کتب المبادی نشدہ کتاب مناقب احمدیہ فراموش نیست اگر او تعالیٰ شانہ طبیعت را بریں طور کہ امروز است داشت کتب المبادی دیدہ خواہد شد اگر بدست آمدہ ارسال خواہم نمود تسلی فرمانید بعفت پناہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ پیر جی میاں مرحوم سکنہ مکھڈ توابع ضلع راولپنڈی اے عزیزہ بگوش ہوش استماع فرمانید بے آبی و بے عزتی ظالمان را میباشد با مظلومان را فی الحقیقہ عزت و آبروئے آنکس را میباشد کہ تابع قول خدا عز شانہ و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میباشد نہ ظالم و متعدی را ازین چنیں کارہا دل تنگ نباید شد روز حساب در پیش است بیشک و بے شبہ بدلہ دادہ خواہند شد یکا ر یاد خود کہ یاد مولیٰ است شب و روز سرگرم باشند ہوش کنید بابزرگان چشتیان چہ معاملہا شدہ اند باید و کلمہ بدست خود برائے تسلی آں صاحبہ عفیفہ مظلومہ قلمی نمودہ ام زیادہ والسلام

لہ مولوی غلام صدیق آخوندزادہ صاحب پانزدہ روز بعد وفات حضرت قبلہ بیوم ہفتم ماہ رمضان المبارک روز چہار شنبہ ۱۳۱۲ھ جان بحق تسلیم شاندہ ۱۲ منہ

بہ حافظ علیؒ محمد صاحب ساکن جگووالہ توابع ضلع ملتان آنچہ از بزرگان در کتب ایشان مرقوم بر بسیار ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ مثلاً چلہا کردہ اند و شب بیدار بودہ اند روز بروزہ ہا گذرانیدہ کتب بزرگان را باید دید بگفتہ عوام غرہ و فریفتہ نشوند این ست حقیقت کار بالصدق باقی عند التلاقی پیر امیر شاہ صاحب سکنہ دان گیلا نوالی توابع ضلع شاہ پور عزیزا آنچہ قلمی فرمودہ کہ حزب البحر معمولہ حضرات نقشبندیہ است اگر مرضی مبارک اجازت خواندن عطا سازند فیا ضا لجا دیدہ واز کلام ذی نسبت شنیدہ کہ خواندن حزب البحر از شرائط ویا از ارکان طریقہ نقشبندیہ است البتہ دعاہای خوب دارند چون محض برائے خدا میخوانند پس از تصفیہ قلب و تزکیہ نفس میخوانند جناب را اجازت است پس بعد ہر نماز پنجگانہ یکبار دیلاغہ ورد سازند لکن قصد ضرر غیر نفرمانید وانباقی عند التلاقی تادست داد ملاقات جسمی اوقات عزیزہ خود را کہ بدل نداند بیاد مولی حقیقی جلشانہ معمور دارند بکار انیست غیر ازین ہمہ ہیچ فقیر را ہموارہ دعا گوئی و متوجہ ذات سامی خویش میدانستہ باشند والسلام بہ روز خانصاحب ولد حیات خان صاحب میاں خیل وڑو کے اعزاز تعلقات دنیوی حتی الوسع خود پس پشت انداختہ اول دریافت احوال والدین ماجدین سازند بعد از پاس خاطری اوشان شروع درکارہا دنیوی نمایند فقط باللہ یار خان صاحب برادر حقیقی مولوی نور خان صاحب سکنہ چکڑالہ توابع ضلع بنوں برائے دفع سستی درکار نماز استغفار کثیر ورد سازند امید قوی است کہ دربارہ دفع سستی وغیرہ کارہا مفید خواہد شد بغلام قادر صاحب خلف میاں عبد الرحمن صاحب سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان برائی تبدیلی آمدہ دست از مکان وانزد بطرف داماں و ترقیات عہدہ دعاہا کردہ و میکنم لکن مجیب الدعوات او تعالی شانہ است بہر حال

له حافظ علی محمد صاحب عریضہ بسیار طول طویل نوشتہ بود و مطلب مختصر اینکہ حضرت صاحب وردی کہ عطا فرمودہ بودند حسب الارشاد شروع کردہ ام پانزدہ یوم گذشتہ اند کہ تاحال مقصود دلی حاصل نشدہ واز بسیار مردمان اطراف و جوانب غوغائے آنحضور شنیدہ ام کہ حضرت ایشان کامل ولی حق اند پس غائبانہ اعتقاد آوردہ ام ۱۲ منہ

از یاد مولیٰ غافل و ذاهل نباشند که دار دنیا بی مدار و بیوفا است گاه گاهے بوقت فرصت از
کارهای ضروریه بعبادت و یاد مولیٰ که از همه اولیٰ است اوقات را معمور دارند بشاه نواز خان
صاحب براخیل ساکنه کلاچی گنڈه پوران توابع ضلع ڈیره اسمٰعیل خان ختم حسبنا الله
ونعم الوکیل را خوانده استمداد محبوب سبحانی میخواسته باشند انشاء الله تعالیٰ مفید خواهد گردید
بجناب مولوی سید ابو محمد برکت علی شاه صاحب ساکنه علاولپور توابع ضلع جالندهر
از آن وقت که ازین جا بطرف دولت خانه روانه شده مکتوبی نفرستاده موانع بجز
اشتغال باذکار و افکار دیگر مباد نوشتن حالات موجب ازدیاد اتحاد میگردد فقط بحاجی
عبد الرشید علی خان صاحب رئیس تیوری توابع ضلع بلند شهر فقیر مثل سالها سابق
بامراض مریض لکن الحمد لله نسبت بایام سابقه تخفیف است تسلی فرمایند بملا نسیم گل آخوند
زاده صاحب قوم نیوخی ساکنه موضع نورڑ توابع ضلع بنوں قلت طعام درین وقت
درین سن چندان ضرور نیست حد اوسط را ملحوظ دارند و در پس نان خورش بسیار گنجائش نباشد
اگر او تعالیٰ شما نه نان خورش وادی بیشک بقدر حاجت تناول فرمایند همواره بیاد مولیٰ شاغل
باشند فقط حالا آمدن شما را معاف است بجناب حقایق و معارف آگاه حضرت
صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مد ظله و عمره و رشده . برخوردار
سعادت اطوار طال عمره مع علمه و صلاحه و فلاحه ازدیاد دعاها و تسلیمات آنکه بکار بار خود بجد و جهد
تمام شاغل باشند که وقت وقت جمعیت است فقیر را از دعا گوئی ظهر الغیب غافل ندانند .
ازین طرف از هر وجه فارغ البال باشند بمولوی سعد الله صاحب نبیرهٔ جناب حقائق
و معارف آگاه حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم ساکنه ڈیره اسمٰعیل خان تحیات
حضرات خصوصاً حضرت صاحب قبله و کعبه رب لا تذرنی وانت خیر الوارثین و

---

[1] قبل ازین سید صاحب موصوف بمقام خانپور توابع ضلع هوشیارپور سکونت داشته بودند ۱۲ منه

[2] جناب ملا نسیم گل آخوند زاده صاحب بسیار کبیر السن هستند که طاقت رفتار بمشکل میسر شود ۱۲ منه

حسبنا اللہ ونعم الوکیل بلا ناغہ ورد سازد پس بوسیلہ جزیلہ جناب ایشان انجام حاجت خود میخواستہ باشد فقط بحاجی حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ اڈی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڈھ اللہ تبارک وتعالیٰ اولاد نرینہ را اصلاح دہند وبشرط عدم آن حافظ حقیقی جلشانہ در حفظ خود محفوظ دارد وکارساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بکار بار خود کہ یاد مولیٰ است شاغل باشند منتقم حقیقی از ہر کس خواہ عاجلاً یا مؤجلاً انتقام خواہند گرفت بسید سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاؤ الدین شاہ صاحب بخاری ملتانی از پریشانی احوال جناب بسیار تردد وتفکر از وجہ بشریت حاصل گردید لکن چون از مولیٰ است ہمہ اولیٰ وَمَا اَصَابَکَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ زیادہ والسلام یا براہیم خان نمبردار غورہ زی بدین زئی بمقام کوٹ فیروزی غورہ زی علاقہ ٹانک گمل بازار توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ این درود شریف را در شبانہ روز یکصد بار بخوانند انشاء اللہ تعالیٰ برائے سرانجامی کار شادی میفرخواہرشد بمولوی احمد خان صاحب سکنہ موضع بکھڑا علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں الحق مریدہ صادق را از رحلت مرشد خود غم والم میرسد لکن صبر میباید وجزع وفزع نسازند فقیر را درین باب صبر نیست وتحصیل علوم در سبیہ حمیدہ معاون وانند بسید عبد العیاض آخوند زادہ صاحب ولد سعد الدین آخوند زادہ صاحب بالصدق بدانند کہ فقیر تاحال تحریر ہیچ کلمہ از کلمات و ہیچ حزبی از حزب البحر نخواندہ کہ بکار عاملان دیگر است وبکار درویشان طریقت حضرت محبوب سبحانی مجدد منور الف ثانی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرار ہم السامی دیگر این تمیز بصحبت درویشان متبعہ این راہ معلوم میشود محض برائے برکت در کار ہائے دنیوی ہزار بار این درود شریف ورد سازند اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ

---

[1] غورہ زئی نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

بجناب مولوی حسین علی صاحب قوم میانہ سکنہ موضع وان بھچراں علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں تعبیر واقعہ اول کہ فقیر را بمرض اسہال گرفتار دیدہ و آں صاحب تفقدش واقعی می فرمودند بزرگان علیہم الرضوان می نویسند کہ پیر ما تن تشبیہ است مریدِ خود را ایشان می بینند فقیر را اگرچہ خود نالائق محض است سخن الذین باب کردن نادر نظر می آید لیکن از جہت لاچاری قلمی میشود کہ نجاست ظاہرے جدا شدن مراد از گناہاں است گویا گناہاں آنجناب دور میشوند نیک و مبارک است و نظیرش فقہا در آب مستعمل بشرط وضو بہ نیت ثواب فرمودہ اند و ثانی خود مبارک و نیک است کہ مشاہدہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام است
بملا اولیا صاحب نیازی بشرط ملاقات بملا محمد رسول آخوندزادہ سلام مسنون رسانند و ایشان را بگویند کہ مدتے است کہ بسلام و پیام یاد نفرمودہ ہرچہ خوباں کنند نیکو باشد
بغلام قادر صاحب خلف میاں عبدالرحمن صاحب سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کار ساز حقیقی او تعالےٰ شانہ است بجز دعاگوئی کہ وظیفہ عاجز است دیگر ہیچ چارہ ندارند
بملا عبدالمجیدؒ آخوندزادہ صاحب سکنہ موضع دہرمہ خیل توابع ضلع بنوں لے عزیز نزد فقیر این چنیں تعویذہا نیست و نہ فقیر عامل است نزد عاملان در دو تعویذہا پیدا شود در این باب کہ استدعا شما است و میخواہید نزد فقیر ہیچ نیست
بجناب مولوی سید ابو محمد برکت علی شاہ صاحب سکنہ علاولپور توابع ضلع جالندھر اے عزیز اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند باذکار و افکار وغیرہ طاعات و عبادات بتصحیح نیت کہ محض بوجہ اللہ باشد معمور دارند تا یک لحظہ و لمحہ در غفلت نروند وبجہت عارضہ تپ جواب عاجلاً قلمی نشد معاف فرمایند
بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و رشدہ و جناب مولوی محمود شیرازی صاحب چوں احوال فقیر از جہت شدت امراض بآخر رسیدہ جناب قاضی قمرالدین صاحب

ملا عبدالمجید آخوندزادہ صاحب نوشتہ بودند کہ برائی تسخیر یا دست غیب کسی تعویذ یا کسی ورد عنایت فرمایند در جواب آن این عبارت نوشتہ شد ۱۲ منہ

ممدوح و شاد صاحب[1] موصوف فہرست کتب تسبیح خانہ والد نوشتن کتاب ہدایہ جلد اول و عینی ہدایہ حافظ جی والد یک جلد از کتاب البیوع تا شفعہ و از زرقانی موطا امام مالک یک جلد از نکاح تا حدود نیستند این سہ کتاب بسبب مرض بودن فقیر گم شدہ اند الخیر فیما وقع زیادہ ازیں موجب اضطراب میگردد فقط شرح الصدور للسیوطی قاضی قمر الدین صاحب این بار آوردہ و بدور السافرہ فی احوال الآخرہ آنہم او تعالیٰ شانہ خواہند داد و مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب بستان ابو اللیث سمرقندی و تنبیہ الغافلین طبع مصری دادہ اند مولوی نور خان صاحب قوم اعوان ساکنہ چکڑالہ علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں لے عزیزم مبادی تعینات ممکن عدمات است نزد صاحب طریقہ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوں عدمات شدہ خیریت کجا ماندہ و قول بزرگان است کہ میفرمایند صوفی تا خود را از کافر بدتر نداند از کافر بدتر است این مسئلہ بکرات مرات پیش آنجناب بیان نمودہ چکنم کہ ایام صحبت کم بیافتند تفصیل بمشافہہ موقوف حالاً معذور فرمایند بحاجی حافظ محمد خان صاحب ترین ساکنہ اڈی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڈھ احوال بدیں منوال کہ اکثر اوقات از امراض خالی نمے باشد از ہر وجہ تسلی فرمودہ بیاد مولیٰ کہ از ہمہ اولیٰ است اوقات عزیزہ خود را بطاعات معمور دارند بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب ساکنہ شیراز توابع ایران از جناب مشورہ طلب می کنم برخوردار را چنانچہ علم ظاہری ضروری است آگاہی از علم باطن نیز ضرور است و پس از فقیر واللہ اعلم برخوردار را فرصت برائے کسب باطن پیدا گردد یا نہ حالاً کہ فقیر زندہ است البتہ امید است کہ چیزے آشنائی بعلم باطن پیدا خواہد کرد پس اگر جناب را نیز چنانچہ خیال بندہ شدہ موافق خاطر عاطر آید او شان را ہمراہ خود کردہ بشرط فراغ از عوارضات بدین طرف روانہ شوند و اگر طور دیگر بنظر آید از آں آگاہی فرمائید فقط بجناب میرا صاحب قلندر ساکنہ پشین علاقہ

---

[1] مراد سید پیر امیر شاہ صاحب ساکنہ اعوان کمیلا نوالی ۱۲ منہ

[2] حاجی حافظ محمد خان صاحب ساکنہ اڈی از افاغنہ مراد است ۱۲ منہ

بلوچستان اے عزیز آمدن مصائب برخدا پرستان از قدیم جاری است پس لازم کہ صبر بلکہ رضا بقضا نمودہ بکار بار خویش کہ یاد مولیٰ است شاغل باشند۔ قیل ان اللہ ذوولد قیل ان الرسول قد کہنا ما نجی اللہ والرسول معًا من لسان الورے فکیف انا ۔ بگوش ہوش استماع فرمائید۔ سوال کنندہ مولوی نورالدین صاحب پیش امام موضع اوگالی ڈاکخانہ نوشہرہ علاقہ خوشاب توابع ضلع شاہ پور و جوابات از حضرت صاحب قبلہ قلبی وروحی فداہ۔

سوال۔ قربانت شوم اکثر زنان برائے دم کنانیدن نزد بندہ می آیند ہر چہ از حضور ارشاد شود در عمل آرم۔

جواب۔ برنمک فاتحۃ الکتاب ومعوذتین خواندہ دم کنند او تعالیٰ شانہ شافی مطلق است جل شانہ۔

سوال۔ وقت ذکر جنبش لطیفہ محسوس مے شود ولکن چوں بغور خیال کردہ میشود ہمہ وجود می جنبد ہر چند کہ کوشش میکنیم ہر گز بند نمیگردد۔

جواب۔ ہیچ باکی نیست باختیار نکنند بے اختیار اگر باشد باشد۔

سوال۔ بندہ بخوف ریا چادر بر روئی می اندازد اگر ضرورت باشد ارشاد فرمائید۔

جواب۔ ہیچ ریا نیست فقرا برائے حضور و جمعیت چشم پوشی و چادر بر روئے می اندازند از اداب فقر است۔

سوال کنندہ سلطان اکبر نیازی و جواب از حضرت صاحب قبلہ قلبی وروحی فداہ۔ **سوال اول۔** از دیاد محبت او تعالیٰ و محبت مشائخ عظام حاصل شود۔

سوال ثانی۔ مغفرۃ معاصی متقدمہ ومتاخرہ از بارگاہ ایزدی نصیب گردد۔

سوال ثالث حصول وسعت در معاش کہ بسبب آن از زیر بار قرض موجودہ برآید۔

جواب ہر سہ سوالات درود شریف باین صیغہ برائے ہر سہ امر مرقومہ کہ معمول حضرت

صاحب قبلہ وکعبہ نور اللہ مرقدہ الشریف بعمل آرند درود شریف اینست اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ در شعبان روز ہزار بار و اگر ہزار نشود پنجصد بار و اگر آنہم دشوار باشد یکصد بار در وے سلسلہ بلا ناغہ بشرط وضو۔

بسوال کنندہ میاں شیخ محمد بخش صاحب ساکنہ کلاچی گندہ پوران قبلہ برائے ذکر کردن فارغ شدن از کارہائے دنیویہ و با وضو بودن و تعیین وقت شرط است یا چگونہ و تلاوت کلام اللہ شریف را چہ قدر روزانہ مداومت نمایم و اجازت خواندن دلائل الخیرات عطا فرمائید۔ و برائے حل مشکلات و جہات دینیہ و دنیویہ نیز کلامی ارشاد شود۔

جواب از حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ہر وقت در ہر کاری کہ میباشد بخیال ذکر میکردہ باشد وضو باشد یا نہ و قرارت کلام اللہ شریف ہر قدر کہ میسر شود بخوانید تعیین را حاجت نیست و خواندن دلائل الخیرات نیز اجازت است و برائے جہات دینی و دنیاوی ختم لاحول ولا قوۃ الا باللہ پنج صد بار اول و آخر صد بار درود شریف ورد سازند و ثوابش بروح پر فتوح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالی عنہ بخش نمودہ ہمانقش بواسطہ جناب ممدوح از بارگاہ الہی جلشانہ میخواستہ باشند قاضی الحاجات جمیع مطالب ومقاصد سرانجام فرمایاد برب العباد۔

فصل چہارم

در بیان خوارق و کرامات و مکشوفات حضرت قبلہ پیر و مرشد ما قلبی و روحی فداہ

کہ لاتعد و لاتحصی اند لیکن نبرکا چیزے ازان می نگارم۔

کرامت یکبار در موسم تابستان گرمی بسیار شد و باران از آسمان نبارید مردمان شہر و درویشان خانقاہ شریف از حرارت گرمی و امساک باران تنگ شدہ پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ برائی دعا کشادگی بارش باران التجا نمود حضرت قبلہ حسب درخواست درویشان و مردمان شہری بوقت عصر بمزار پرانوار حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف دعا باریدن خواست بعد از صلوۃ عشا دو بارہ بزور شور بارش باران رحمت الٰہی بارید کہ حرارت گرمی بالکل دفع شد و زمینداران را برائے فصل زراعت وغیرہ منفعت بسیار رسید۔

کرامت یک روز آب[1] کوہی کہ در نہر خانقاہ شریف موسی زئی[2] جاریست بعد از کثرت بارش باران و طغیانی آب سیلاب مخرج آب نہر بسبب جمیع شدن گل کوہی دہان او بند شدہ بود عرصہ چند یوم روز گذشت کہ آب نہر جاری نشد ہمہ باشندگان موسی زئی بسیار تنگ و لاچار شدہ برائے دعا طلبی در جار فقیران دیگر یعنی بمزار شیخ حسن صاحب و بمزار بی بی رحم صاحبہ و بمزار کالو قلندر و سیدان شاہ عالمی کہ این مزارات و سیدان مشہور این دیار اند رفتند و دعا خواستند و نظر نیاز

---

[1] مراد کسینر کہ نام کوہیست قدر مسافت سہ فرسخ سمت غروب از خانقاہ شریف موسی زئی بدین ترکیب کہ غربزبان کوہ را گویند و کسی دکسی از نام جہلائے آن کوہ است و بکوہ سلیمانی نیز مشہور است ۱۲ منہ

[2] موسی زئی نام قصبہ ایست فاخرہ کہ در آن خانقاہ شریف و مزارات پرانوار حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری و حضرت قبلہ ما برد اللہ مضجعہا و نور اللہ مرقدہما واقع اند توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان از اضلاع ملک پنجاب ۱۲ منہ

بادشاہان واو نامقصود حاصل نشد باز در خانقاہ شریف آمدہ پیش حضرت قبلۂ ما التدعا دعا نمود حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ دعا فرمودند ہماں روز قبل از غروب آفتاب در نہر موسی زئی آب جاری شد۔

کرامت یکبار حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بہمراہی قافلہ مردمان قوم ناصران شادیزئی قریبًا شتی کس سوار وصد کس پیادہ کہ از قدیم الایام خادمان حضرت قبلہ بودند از خانقاہ شریف غنڈان کہ در حد خراسان واقع است مراجعت بطرف خانقاہ شریف داماں کہ در آن مزار پر انوار حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف موجود است کردند ومقام کوہ کوسک کہ از خانقاہ غنڈان شش منزل است در آن قیام نمودند روز دیگر بوقت چاشت ہفت صد کس مردمان سلیمان خیل سواران سلح بند پدید آمدند چونکہ از ابتدا در میان قوم ناصران شادیزئی وقوم سلیمان خیل دشمنی کمال بود وقتل قتال وجنگ جدال ہمیشہ میکردند خواستند کہ حملہ کنند وہمہ قافلہ حضرت قبلہ را یکجا می کشند ومال واسباب وشتران غارت کردہ می برند پس از ہر طرف جمع شدہ گرد آمدند وقافلہ حضرت قبلہ را حلقہ کردند خادمان پیش حضرت عرض کردند کہ قبلہ دشمنان جمعی کثیر برائے کشتن وخون ما یان بر سر آمدہ اند وہمہ مال واسباب وشتران غارت کردہ می برند حالا لحخت وقت امداد است غور فرمائید خادم را فرمودند کہ اسپ وشمشیر من بیار حسب فرمودہ برائے آوردن روانہ شد خادم بخیال اینکہ حضرت قبلہ بطرف دشمنان زوند توقف کرد واسپ را دیگر طرف برد درین میاں ملا محمد رسول لنون تبعجیل تمام حاضر آمدہ عرض کرد کہ قبلہ حضور را اندر کہ در لشکر دشمنان سوار شدہ میروند پنج کس یا دہ کس یا بست کس را میزنند واو شان ہفت صد کس سواران جنگی مسلح آمدہ اند آخر الامر چہ کردہ میشود پس امروز ظاہر کردن توجہ والتجا بخدا است پس در آں وقت حضرت قبلہ در سکوت آمدہ سر بجیب شدہ متوجہ شدند بعد از یک لحظہ سر از جیب بر آوردہ یک مشت خاک از زمین بر داشتہ بر روئے دشمنان زدند بمجرد زدن خاک لشکر دشمن شکست خوردہ وبے تحاشا سراسیمہ

شدہ در عقب خود چند میل دوید ند ؎

مار میت از رمیت گفت حق — کار حق بر کار ہا دارد سبق،

تو ز قرآن باز خوان تفسیر بیت — گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت

دیگر روز خادمان عرض کردند که قبله اگر از احوال کیفیت روز گذشته چیزے از زبان درافشاں ارشاد فرمانید موجب تسکین خاطر ما خادمان خواهد شد از لسان گوہر فشان ارشاد فرمودند وقتیکه بطرف دشمنان متوجہ شدہ بودم دیدم که حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شیخ سیف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت سید نور محمد بداونی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت[1] میرزا جانجاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شاہ ابو سعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شاہ احمد سعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ ما رحمۃ اللہ علیہ بر اسپ ہای اخضر سوار اند یکبارگی بطرف دشمناں تاخت فرمودند وقتیکہ حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب گذر فرمودند یک مشت خاک زیر پائے سم اسپ حضرت ایشان از دست گرفتہ بروئے دشمنان انداختم[2]

کرامت یکبار حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بہمراہی قافلہ مردمان خادمان قوم ناصر شاد یزئی کہ قریباً صد کس بودند از خانقاہ خراسان روانہ بطرف خانقاہ شریف داماں تشریف فرما شدند وقتیکہ از حد خراسان بیرون شدہ در کوہ ہائے علاقہ داماں بمقام کوئی رسیدند یک ہزار ودو صد کس کس مردمان سلیمان خیل سواراں سلجنہ روئے نمود وخواست کہ ایں قافلہ ناصران را یک جا می کشیم

---

[1] ایں قصہ حضرت قبلہ بندہ را ہم بلسان فرمودہ بتفاوت یسیر ونکت لطیفہ توجب الطوالۃ ۱۲ مولنا حسین علی صاحب مرحوم

[2] حضرت قبلہ یک بار پیش ایں مسکینہ یک قصہ بایں نمط فرمودہ اند کہ قوم وزیریان بسیار جمع آمدند وفوج دیگ بانشستند آخر الامر بہ برکت حضرات قدسنا اللہ تعالی بسرہم الاقدس درمیان ایشان مخالفت افتاد بعضے گفتند کہ حملہ کنیم وبعضے گفتند کہ حملہ نکنیم وبعضے گفتند اگر ارادہ ایذا رسانی کنن اول معاملہ با ما کنید آخر الامر ہمہ برگشتند ۱۲ مولنا حسین علی صاحب مرحوم

وہمہ مال دشتران اینہا را غارت گردانیم پس ہمہ خادمان قافلہ ناصران پیش حضرت قبلہ عرض نمود
کہ لشکر دشمناں جمع کثیر سواران مسلح بہ سر ما گرد آمدہ اند وہ مردمان کہ قریباً صد کس ہستیم ہیچ سواری
وسامان سلح ندا ریم پس ضرور ما یاں را خواہند کشت ومال واسباب خواہند برد حضرت قبلہ خادم
را فرمود کہ اسپ من زین کردہ بیار حسب فرمودہ خادم اسپ طیار کردہ حاضر آورد حضرت قبلہ سوار
شدہ پیش مجمع دشمنان تشریف بردند پس وقتیکہ در آں جا رسیدند از اسپ فرود آمدہ رو مبارک
جانب دشمناں کردہ با غضب کمال بر یک سنگ کلاں کوہ نشستند واز حاجد در عالم جوش آمدند حتی کہ
ہمہ موہای ریش مبارک بسبب غصہ در جنبش آمدند ودرایں اثنا پنج سرداران آں قوم دشمناں پیش
حضرت قبلہ حاضر آمدند وبا فریب بیان نمودند کہ ما را راہ قافلہ بگذارید کہ اول ما ازیں راہ گذر میکنیم
حضرت قبلہ از قہر جواب داد کہ راہ شما را نمیدہم بروید دور شوید پس معاندان واپس در جائے خود رفتہ
تجویز نمودند کہ بریں قافلہ فقیر یکبار حملہ میکنیم وایں ہمہ را می کشیم ومال واسباب غارت کردہ می بریم
آخر الامر طائفہ دشمناں کہ یک ہزار وود صد کس بودند برائے کشت خون وغارت کردن مال واسباب
جمع شدند وحضرت قبلہ متوجہ بایشاں بودند کہ بعد از نماز عشاء بارادہ شب خون نزدیک قافلہ حضرت
قبلہ رسیدند بمجرد رسیدن خوف ودہشت بر قلوب ایشاں طاری گشت وپس پا شدہ واپس
گردیدند باز دگر بار بوقت نیم شب برائے حملہ کردن شب خون ہمہ یکجا جمع آمدند از قافلہ حضرت
قبلہ یک لشکر عظیم ہیبت ناک از غیب نمودار شد کہ از دہشت او لرزہ بر بدن ہائے دشمناں او فتاد
آخر الامر بزدل شدند وہیچ گزند نرسانیدند وقافلہ حضرت قبلہ را سلامت گذاشتند راہ خود گرفتند
ورفتند حضرت قبلہ باطمینان خاطر معہ قافلہ مردمان ناصران شادی زی بوقت آخر شب موافق معمول
خویش ازاں منزل کوچ کردہ راہی شدند۔

کرامت۔ یکبار حاجی عبدالکریم صاحب قوم اُترہ ساکنہ گرہ[1] لونرنگ بامراض اسہال سخت مریض
شدند وشب وروز بے حساب دستہا جاری بودند چارہ حکیمان برای علاج آمدند وعلاج کردند ہیچ فائدہ نشد

---

[1] گرہ لونرنگ نام قصبہ ایست در ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۲ منہ

حکم دادند که این مریض لاعلاج است و عوام الناس نیز فتوی دادند که این چنین مریض هرگز زنده نمے ماند که طاقت کلام کردن هم باقی نمانده است آخرالامر وصیت نامه نوشته شد از طرف میاں حاجی عبدالکریم صاحب در حالت بے هوشی مرض او بخدمت حضرت صاحب قبله قاصدی روانه کرده شد که وقت حاجی صاحب بآخر رسیده و مرض او را حکیماں لاعلاج قرار داده اند برائے حسن خاتمه دعا فرمایند حضرت قبله در حق او شان دعا صحت یابی از درگاه مجیب الدعوات خواستند و فرمودند که از طرف فقیر او شان را بگو که گلقند صبح و شام هر روز بخورند قاصد واپس آمده بیان نمود که حضرت صاحب برائے خوردن گلقند امر فرموده اند از شنیدن این کلام حکیماں خندیدند که این دوا مخالف مرض اسهال است چونکه میاں حاجی عبدالکریم صاحب صادق الاعتقاد اند حسب فرموده حضرت قبله دوائے گلقند را شروع کردند بعد سه یوم از مرض مهلک شفا یافتند ۱۲

کرامت روزے یک[1] مرد پیونده خراسانی آمده در خدمت حضرت قبله عرض نمود که مرض طحال را بسیار پامال کرده چنانچه خون و گوشت مرا تمام خورده محض استخوان و پوست باقی است۔ طاقت رفتار و قوت حصول روزگار نمانده برائے مهربانی تعویذ یا دم بفرمائید حضرت ایشان فرمودند که برائے دفع طحال معمول این فقیر است که تعویذ نوشته بالائی طحال سوخته میشود و طحال را هم بسوختن تعویذ داغ میرسد و تا التیام زخم داغ تکلیف خواهد رسید اگر احتمال این تکلیف بر خود گوارا کنی تعویذ می نویسم آں بیمار که از شدت مرض طحال نهایت لاغر و ناچار بود عرض نمود که مهربانی فرمائید و داغ نمائید حضرت ایشان قلم و کاغذ خواستند و تعویذ نوشتند و جامه که پاس را تر کرده چهار تا گنانیده سفاله آب نارسیده و اخگر طلبیده آں مرد بیمار را فرمودند که دراز شو چوں آں مرد دراز شد حاضرین را فرمودند که به بینید که فی الواقع طحال از مقدار خویش تجاوز کرده است یا نه مبادا مرض طحال نباشد و داغ کنم و بے فائده این بیچاره را تکلیف زخم رسد حاضرین حسب الامر سامی ملاحظه نمودند و بعد ملاحظه بیان کردند که در بطن

---

[1] پیونده قومیت از افاغنه که هر سالی بموسم زمستان معه اهل و عیال بملک دامان کوه ضلع ڈیره اسمٰعیل خاں مے آیند و در تابستان بخراسان میروند و بجمله اهل خیام دو دو برا ۱۲ منه

مرد مرض طحال محسوس نمے شود آں بیمار فوراً برخاست و خود معلوم کرد کہ فی الواقع زیادتی طحال معلوم نمیشود حضرت ایشان فرمودند کہ مردمان بیوندہ تمیز نیک و بد نمے کنند از وجہ نافہمی خود را ہم در تکلیف داغ و زخم مبتلا کردہ بودہ مارا ہم متہم میساخت آنمرد عرض نمود کہ تا زمانی کہ در انتظار شدیم شدت مرض طحال بخوبی مرا معلوم میشد و وقتیکہ حضرت فرمودند کہ بہ بینید کہ این کس را مرض طحال ہست یا نہ و مرمان دست بر شکم من نہادند دران وقت شدت مرض زائل شد و ہمہ حاضرین بر کرامت حضرت ایشان کہ بچشم سر دیدند اقرار نمودند۔

کرامت معمول جناب حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ این بود کہ ہر سال چند صد مبلغان دربارۂ خریدہ گندم برائے خرچ لنگر خانقاہ شریف حوالہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب میکردند و حاجی صاحب موصوف حسب الارشاد حضرت قبلہ گندم خریدہ کردہ امانت در خانہ خویش می نہادند و وقت ضرورت حسب طلب حضرت قبلہ در خانقاہ شریف می رسانند بعدہٗ از عرصہ چندیں سال در خانہ او شان کِرم در غلہ پیدا شدہ بود کہ قدری قدری در ہر سال نقصان می رسانند یک سال کرم بکثرت در گندم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ پیدا شد۔ و خوردن گندم شروع کرد میاں حاجی عبدالکریم صاحب پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ بیان نمود کہ قبلہ در گندم کرم بسیار پیدا شدہ است اگر چند روز دراں میانہ ہمہ گندم را تباہ خواہد کرد حضرت قبلہ فرمودند کہ از طرف فقیر کرم را پیغام برسان کہ عثمان میگوید کہ ای کرم ترا شرم نمی آید کہ غلہ گندم لنگر خانقاہ شریف حضرت پیر و مرشد ما بَرَّدَ اللّٰہُ مضجعہ الشریف و نور اللّٰہ مرقدہ المنیف میخوری حسب الارشاد حضرت قبلہ این کلام پُر تاثیر کہ از زبان گوہر فشان بسمع اوشان رسیدہ بود بخانہ خویش در کوٹھی گندم رسیدہ کرم را باواز بلند شنوانید از اں روز تا حال کہ عرصہ قریباً پانزدہ سال منقضی شدہ باز گاہی کرم در غلہ بخانہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب پیدا نشدہ ۱۲

کرامت حافظ حاجی محمد خان صاحب ترین کہ در ضلع مظفر گڑھ بمقام اڈی لعل خاں سکونت میدارد او را در عنفوان جوانی مرض تپ دق لاحق شد و ہر قدر علاج معالجہ کہ میکردند روز بروز مرض زیادہ میشد

چوں بنہایت نحیف گشت واز معالجہ حکمار مایوس گردید او معاف و کرامات حضرت ایشاں را شنیدہ در آخر ماہ جیٹھ کہ ایام شدت گرما میباشد از جائے خود روانہ شدہ بڈیرہ اسمٰعیل خان رسید و حقداد خان صاحب ترین را کہ برادر عم زادہ او از خادمان حضرت ایشان بود ہمراہ خود گرفتہ روانہ موسیٰ زئی شریف شدند بموضع کہاوڑ[1] رسیدند خبر آمد کہ حضرت ایشان عازم روانگی ڈیرہ اسمٰعیل خاں اند حقداد خان صاحب موصوف ازاں جا واپس روانہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں گشت و حافظ حاجی محمد خاں صاحب روانہ موسیٰ زئی شریف گشت در انجا بقدم بوسی حضرت ایشاں مشرف گردید و روز دیگر ازاں جا ہمرکابی حضرت ایشاں روانہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں شد چوں حضرت ایشان بڈیرہ اسمٰعیل خان آمدہ بر چاہ ترین اقامت فرمودند حافظ حاجی محمد خان صاحب چوں عاجل معاودت خانہ خویش بود بذریعہ حقداد خان صاحب عرض مطلب در حضور حضرت ایشان نمود حضرت ایشان یک تعویذ بدست خویش تحریر فرمودند و بعد دعا فاتحہ خیر فرمودند کہ ہرگاہ ازیں جا روانہ شدہ شب گذاری در بکھر[2] خواہند نمود علی الصباح عازم روانگی خواہند شد انشاء اللہ تعالیٰ اثری از آثار مرض در وجود شما باقی نخواہد ماند۔ چوں حافظ حاجی محمد خاں صاحب عزم ترخیص یافتہ روانہ بکھر شدہ شب در بکھر گذرانیدہ علی الصباح روانہ بطرف خانہ خود شد در آں وقت از برکت دعائی حضرت ایشاں مرض بالکل زائل گشت و تا الیوم باز آثار آں مرض باوصف انقضائی سالہائی کثیر ظاہر نگشت و کرامت حضرت ایشان دیدہ داخل سلسلہ عالیہ گردید ۱۲

کرامت۔ باشندگان موضع بگرانی[3] بخدمت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ عرض داشت کردند کہ حضرت صاحب موضع ما از عرصہ چندیں سال خشک افتادہ است آبادی فصل نمے شود ما خواران و غریبان بسبب از قرضدار شدہ ایم حالا طاقت قرضہ گرفتن ہم نداریم و سیرابی موضع ما از سیلاں

---

[1] کہاوڑ قصبہ ایست در ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۲

[2] بکھر نام شہریست کہ در آں تحصیل است تابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

[3] بگرانی نام قصبہ ایست در ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۲ منہ

حاجی عبدالکریم صاحب ساکن گرہ نوزنگ ممکن است ولکن او این امر را روا نداردند و ما را بسیرابی
از ستہ خویش شریک نمے کنند چونکہ در آں وقت حاجی عبدالکریم صاحب شریک محفل بودند حضرت قبلہ
باوشان مخاطب شدہ فرمودند کہ اگر شما این مزمال را بسیرابی از ستہ خویش شریک سازند چہ مضائقہ ہست
یانہ یعنی در منظوری این امر شما را نقصان می آید یا نہ حاجی صاحب موصوف عرض نمود کہ اگر حضرت
میفرمایند مرا منظور است فرمودند کہ فقیر شما را امر نمی کند پس حضرت قبلہ ہمدران موضع بگوانی مخاطب
شدہ از زبان درافشان ارشاد فرمودند کہ در حق شما دعا میکنم کہ حق تعالیٰ شما را بغیر احتیاجی سد از غیب
آب دہادہ آبادی فصل کناد پس از دل دعا فرمودند از آں روز تا حال کہ عرصہ قریباً دوازدہ سال شدہ است
ہر سال آب سیلاب از رود لونی می آید و آبادی فصل میشود ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند — سگ را ولی کنند مگس را ہما کنند

کرامت۔ روزے میاں غوث علی صاحب میوہ آم و مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب ولد
حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور تپی خیل رئیس ڈھکی[1] چیزی از قسم میوہ برای صاحبزادگان آوردند
حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بصاحبزادگان محمد بہاء الدین صاحب و محمد سیف الدین صاحب
ارشاد فرمودند کہ این صاحبان برای شما میوہ آوردہ اند پس شما را نیز باید کہ در حق ایشان بر مزار پرانوار
حضرت پیرومرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف دعا بارش باران بکنید کہ زمینات
ایشان سیراب شوند پس ہر دو صاحبزادگان حسب الارشاد حضرت قبلہ بر مزار شریف رفتہ دعا خواستند
واپس آمدہ پیش حضرت قبلہ نشستند حضرت قبلہ بصاحبزادگان مخاطب شدہ فرمودند کہ از مزار شریف
چہ آگاہی شد یعنی حضرت چہ می فرمایند چونکہ ہر دو صاحبزادگان بسیار خورد سالہ بودہ فرمودند کہ بابا حضرت
مردہ اند ہیچ جواب ندہند پس بمجرد شنیدن این کلام از زبان صاحبزادگان حضرت قبلہ را بسیار جوش
آمدہ ہر دو صاحبزادگان را فرمودند کہ حالاً باز بروید و بر مزار شریف دعا بکنید انشاء اللہ تعالیٰ حضرت
جواب خواہند داد حسب فرمودہ حضرت قبلہ باز صاحبزادگان بر مزار شریف رفتہ دعا خواستند واپس

---

[1] ڈھکی نام قصبہ ایست در تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۲ منہ

آمدند باز حضرت قبلہ دریافت فرمودند کہ بگوئید حضرت چہ فرمودند صاحبزادگان عرض نمودند کہ بابا حضرت کلان می فرمانید کہ بارش باران بسیار خواہد شد پس بعد گذشتن یک روز ہر دو صاحبان از حضرت قبلہ رخصت گرفتہ بخانہ ہائے خویش روانہ شدند پس بمجرد رسیدن بخانہ ہا امتحان کردند کہ در یک تاریخ بوقت واحد در ہر دو جا بر زمینات موافق فرمودہ صاحبزادگان بسیار بارش باران باریدہ و سیرابی زمینات صاحبان موصوف حسب دلخواہ گردیدہ و زراعت بسیار روئیدہ کہ گاہی این چنین عمدہ فصل نشدہ بود حالانکہ زمینات میاں غوث علی صاحب در موضع امبہ ڈاکخانہ وڈچھ ضلع شاہپور و زمینات مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب در موضع نار بدر تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کہ فاصلہ و مسافت درمیان ہر دو جا قریبًا صد کروہ ہست بجز زمینات مذکورہ بالا این ہر دو صاحبان ممدوح دیگر ہیچ جا بارش باران در آں وقت نشد۔

کرامت۔ شخصے ساکن گرہ نورنگ اترہ مسمیٰ نامدار خادم حضرت قبلہ ہمراہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ عرض نمود کہ قبلہ از عرصہ دہ دوازدہ سال در خانہ بندہ مورچہ گان بکثرت اند و ایذا میرسانند و تکلیف میدہند بسیار علاج و بند و بست بندش اوشان کردم ہیچ وجہ بند نمیشوند حالا بہ تنگ آمدہ ام کہ خانہ خود را میگذارم و جار دیگر سکونت اختیار کنم حضرت قبلہ بمیاں حاجی عبدالکریم صاحب مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شما بخانہ این شخص بروید و از طرف فقیر بمورچہ گان پیغام برسانید کہ عثمان میگوید شما را آں روز یاد است کہ بادشاہی سلیمان علیہ السلام بود و شما در بارۂ خویش گفتگو کردہ بودید پس باید کہ این خانہ را بگذارید و ایذا رسانی مکنید حسب فرمودہ حضرت میاں حاجی عبدالکریم صاحب در خانہ آں شخص رسائل رفتہ بر غار ہائے مورچہ گان استادہ آواز داد و تقریر یکہ از زبان مبارک حضرت قبلہ شنیدہ بود بیان نمود پس بمجرد شنیدن این کلام پرتاثیر مورچہ گان از خانہ آں شخص دور شدند بعد از آں روز عرصہ چندیں سال ہا سال گذشتہ کہ مورچگان گاہی در خانہ آں شخص ظہور نکردند۔ کرامت۔ شخصی مسمیٰ احمد یار ادوان سکنہ موضع کڑوہی[1] پیش حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ

---

[1] کڑوہی نام قصبہ ایست در ضلع شاہپور تحصیل خوشاب ۱۲ منہ

حاضر آمده بیان نمود که حضرت عرصه گذشته که بارش باران نشده است ملک غیر آباد است و در
جنگل هیچ قسم گیاه نروئیده است مال مواشی مخلوق اللہ از گرسنگی می میرند دعا فرمانید که حق تعالیٰ
نزول بارش باران کند ارشاد فرمودند که شما غم دیگران مخورید که او هم مخلوق خدا است هر چه کند
رضا او ست آن شخص باز عرض نمود که حضرت این بنده نیز مال مواشی بسیار دارد فرمودند که انشاء اللہ
تعالیٰ مال مواشی تو از گرسنگی نخواهد مرد پس در آن سال مال مواشی بسیار مردمان از گرسنگی مردند و در
مال مواشی او هیچ نقصان نشده ۱۲

کرامت ارسلا خان صاحب میان خیل تاجو خیل سکنه موسیٰ زئی که یکی از خادمان حضرت است
روزی بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداه حاضر آمده بیان نمود که قبلہ زمینات بنده از عرصه چند سال
خشک افتاده اند دعا فرمانید که سیراب شوند تا که از قرضه هنود از خلاصی یابم حضرت قبله را بر حال او
شان رحم آمد و دعا فرمود بعد از آن ارشاد فرمودند که تو بر زمینات خود برو و نگهبانی سد خود ملحوظ دار حق
تعالیٰ آب خواهد رسانید ارسلا خان صاحب حسب فرموده حضرت قبله رفته بر سد خود منتظر نشستند لیکن
در دل خود حیران بودند که خداوندا هیچ اثر از آثار بارش باران بر آسمان نظر نمی آید و اگر بارش باران هم
می شود و آب سیلاب کوهی هم می آید لیکن در میان ناله دو سد دیگر هست و ندانم چه طور آب بر سد من خواهد رسید
و زمینات ما را سیراب گردانید این امر از محالات است بلکه غیر ممکن در این خیالات متفکر بودند که در آن
ساعت ابر بر آسمان نمودار شده و بارش باران بر کوه بارید و یکبارگی آب سیلاب در ناله موسیٰ زئی آمد
و هر دو سد که در میان راه ناله مسدود بودند شکستند و آب بر سد ارسلا خان صاحب رسید و بر زمینات ایشان
جاری گشت چونکه آب کوهی تیز و رشوره آمده بود بر سد رسید و بسبب کثرت آب از یک طرف سد نقصان
معلوم گردید یعنی آب قدری سوراخ کرد ارسلا خان صاحب بسیار پریشان و مترود شدند که سد من نیز مثل
دیگران شکسته خواهد شد و زمینات من نیز خالی از سیرابی میمانند در جستجوی بند کردن سوراخ در خستگی تمام بکوشش
تمام مصروف شده اند در آن وقت درویشی خانقاه شریف مسمیٰ ملا محمد قبول صاحب بتاخت آمده پیغام
حضرت قبله بیان نمود که بعد سلام مسنونه حضرت صاحب می فرمانید که این آب حق تعالیٰ محض برای نفع

تو فرستادہ است دیگر ہیچ کس درین شریک نیست آسودہ باش و تسلی خاطر دار پس فنیمیان این خبر شنیدند
کہ بیشک این فرمودہ ولی حق است ہمین چنین خواہد شد پس انتظام مرمت سد را گذاشتہ با طمینان
نشست بعد یک لحظہ سوراخ سد خود بخود بند شد و تمام زمینات ارسلا خان صاحب کہ متعلق بسیرابی
آن نالہ بودند حسب دلخواہ در ہمان روز تا بغروب آفتاب سیراب شدند بعدہ آن آب نالہ یکبارگی
فرو شد و برآن زمینات مذکورہ بسیار خوب زراعت پیدا شدہ کہ گاہی این چنین نشدہ بود و بعد
درو دن فصل این قدر غلہ حاصل آمد کہ ارسلا خان صاحب موصوف جمیع قرضہ ہنود را بآسانی ادا
کرد و برای خرچ خوراک خانہ انش را یک سال کفایت نمود ۱۲

کرامت ملک خان صاحب خلف حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور تپی خیل رئیس قصبہ
ٹدی حسب الارشاد حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بیل داران را برائے تعمیر دیوار خانقاہ شریف ہمراہ
آوردہ در آن وقت کسی شخص جوال خربوزہ پیشکش آوردہ بود حضرت قبلہ جمیع حاضرین را یک یک
خربوزہ تقسیم کردن شروع کرد ملک خان را نیز یک خربوزہ عطا فرمود بعد فراغ از تقسیم یک خربوزہ دیگر
ملک خان را عنایت فرمود در خاطر او شان آمد کہ شاید حضرت سہواً بار دیگر برمن مہربانی فرمودہ است
عرض نمود کہ حضرت یکبار مرا اول مرحمت کردہ است ارشاد فرمودند کہ این دیگر خربوزہ برای فرزند شما
دادہ ام او شان عرض کرد کہ حضرت فرزند ندارم فرمود انشاء اللہ العزیز حق تعالیٰ شما را خواہد داد پس در آن
سال پروردگار او شان را فرزند نرینہ عطا فرمود و قبل ازین از وقت کدخدائی چندین سال گذشتہ
بود کہ ہیچ اولاد نرینہ نشدہ بود ۱۲

کرامت یک سال عارضہ وبا واقع شدہ چند درویشان خانقاہ تشریف از عارضہ مذبورہ با آخرت
شتافتند و در عرصہ نہ دہ یوم زیادہ از سہ صد مردمان شہر موسیٰ زئی از دار فانی بدار جاودانی رحلت نمودند و
این کمترین و کہترین خادم دیرین را نیز وبا ظہور کردہ اسہال جاری شدہ رنگ چہرہ بالکل متغیر گردید بخدمت
جناب مولوی محمود شیرازی صاحب کیفیت خود را بیان کردم و چند مبلغان کہ آن وقت در خانہ این
احقر موجود بودند برای نیت نذر حضرت قبلہ آوردہ حوالہ او شان کردم کہ این مبلغان پیش حضرت قبلہ نذر

بگذارند و برای تجدید بیعت بنده عرض کنند پس جناب مولوی صاحب ممدوح مبلغان مذکوره از طرف
بنده پیش حضرت قبله نذر گذرانیده و برای تجدید بیعت این احقر عرض نمود بعد صلوة عصر حضرت قبله
از تجدید بیعت مشرف فرمودند بسیار نقاهت و بی هوشی طاری گشت و چشمان گردیدند حتی که امید زیست
باقی نماند حضرت قبله قلبی و روحی فداه بمعه جمیع درویشان خانقاه شریف بر مزار پر انوار حضرت حاجی الحرمین
الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف استاده شدند
و فرمودند که فقیر برای صحت یابی سید دعا خواهد و شما جمیع حاضرین آمین کنید بعده تا دیر دعا خواست پس
مجرد کردن دعا حضرت قبله در آن حال فی الفور مرا از مرض مذبوره لاحقه افاقت آمده رو بهی گردید
و قتیکه صحت کامل حاصل شد بخدمت حضرت قبله حاضر آمدم ارشاد فرمودند که برای صحت شما از
دل دعا کرده بودم که عیال دارید حق تعالی قبول فرمود

کرامت بعد ازان در شهر چودهوان[1] هم عارضه وبا ظهور کرده قریباً پنج صد کسان از عارضه
مذبوره وفات یافتند و جناب مولوی فتح محمد صاحب الترانه سکنه چودهوان که یکی از خادمان و مخلصان
خاص حضرت قبله بودند هم از عارضه وبا انتقال کردند بعد از سه روز قاصد از شهر چودهوان آمده بیان
نمود که قبله نور الحق صاحب نبیره جناب مولوی فتح محمد صاحب مرحوم را هم عارضه وبا لاحق شده
است و هیچ امید زندگانی نیست و در تمام خاندان مولوی صاحب ممدوح همیں یک فرزند هست
و مردمان میراث خور بانتظار نشسته اند که کدام وقت می باشد که این می میرد و تمام دولت مال و اسباب
و املاک و زمینات وغیره بدست ما می آید پس شنیدن این سخن حضرت قبله قلبی و روحی فداه در جوش
آمده دعا برای صحت یابی او از مرض وبا تا دیر خواست در همان ساعت فی الفور اثر دعا رسید و
نور الحق صاحب را در آنجا خبر شد بعد از فراغ شدن دعا بقاصد مخاطب شده ارشاد فرمودند که تو برو
از طرف فقیر نور الحق صاحب را سلام بگو و تسلی بده که ان شاء الله تعالی صحت کامل خواهد شد و قتیکه قاصد

---

[1] چودهوان نام قصبه الیست بضلع ذیره اسمٰعیل خان ۱۲ منه [2] این مرض سنه ۱۳۰۹ هجری بوده است که جد فقیر مولوی صالح محمد بن استاذ الکل مولینا فتح محمد دریں وبا رجام شهادت نوشید ۱۲ فقیر عطا محمد مصحح غفر له

وایس در آنجا رسیده مریض را دید که قبل ازین صحت حاصل شده بود۔

کرامت۔ یک سال اکثر در بلاد ہای ہندوستان و خراسان ملخ پیدا شده بود که اکثر باغات و زراعات و درختان را خورده بود و قتیکه در شهر موسیٰ زئی ظهور کرد چند باغات و زراعات و گیاه دشتی را خورده و درد بان او ڈشان تاثیری بود که ہر درخت را که خورد از بیخ بالکل خشک مانند ہیزم و بیکار ساخت ارسلاخان صاحب که یکی از مخلصان حضرت قبله بودند حاضر آمده بیان نمود که قبله در باغ بنده نیز ملخ بکثرت آمده است که ہمه درختان باغ پر از ملخ شده اند یک برگ خالی نگذاشته است یقین است که در یک روز ہمه باغ را صاف و بیکار خواہد کرد چونکه بنده از کمال محنت و کوشش چندی ساله این باغ را طیار کرده است بسیار افسوس می آید که برباد خواہد شد حضرت قبله را شفقت آمد و بر ریگ دم کرده فرمودند که ببرو این ریگ را بر جمیع درختان باغ خویش بینداز انشاء الله تعالیٰ باغ شما از نقصان ملخ محفوظ خواہد ماند باز یک ساعت مسمیٰ غلام مصطفےٰ صاحب قوم بائی درویش خانقاه شریف را فرمودند که تو نیز در باغ ارسلاخان صاحب برو و ملخ را پیغام من برسان که ما بندگان مخلوق خدا ہستیم و تو نیز مخلوق ہستی پس ملک خدا فراخ ہست در جائی دیگر برو و گیاه دشتی بخور نقصان مرسان خادم مذکور که این کلام پر تاثیر از زبان مبارک شنیده بود بی کم و کاست در باغ ارسلاخان رفته ملخ را شنوانیده پس بمجرد شنیدن این کلام ملخ رو بصحراها دوروانه شد حتی که بعد یک ساعت باغ را خالی ساخت و باغ از ضرر او شان محفوظ و مامون ماند ۱۲

کرامت مولوی نور الدین صاحب پیش امام موضع اُگالی[1] برای زیارت و قدم بوسی حضرت قبله قلبی و روحی فداه از خانه خویش عزم بالجزم نموده بطرف خانقاه شریف موسیٰ زئی روانه شدند وقتیکه بگرد ٹیگن[2] رسیدند چهار مردمان پیش راه ملاقی شده بیان نمودند که ناله آب یعنی شاخ رود لونی[3] که متصل این

---

[1] اگالی نام قصبه ایست در ضلع شاه پور تحصیل خوشاب ڈاکخانه نوشهره علاقه سون سکیسر ۱۲ منه

[2] ٹیگن نام قصبه ایست بضلع ڈیره اسمٰعیل خاں ۱۲ منه

[3] رود لونی نام جوئیست که از کوه ہائی خراسان در ملک داماں علاقه ڈیره اسمٰعیل خاں میآید و در دریائے اٹک داخل میشود ۱۲

گره جاریست بسیار طغیانی دارد و گذشتن ازین آب محل خطر است که عمق از قدِ آدم زیاده است و
در جریان بغایت تیزی دارد که پا بر زمین نمے گذارد و مردمان هم بذریعه شناوری[1] بمشکل تمام پار شده
ایم شما را باید که باز گردید مولوی صاحب موصوف که بارادت صادقه آمده بود هیچ خیال نکرد و قتیکه
بر کنارهٔ ناله رسیدند که حسب گفته مردمان ناله در جوش و خروش جاریست و گذشتن ازان ممکن بنظر نیامد
درین اثنا دو کس را دیدند که بذریعه شناوری بعد دقت و چاره جوئی پار شدند پس اوشان را آواز داد که
برائے خدا مرا هم بذریعه شناوری پار کنید اوشان هیچ التفات نکردند و رفتند پس مولوی صاحب بملاحظه
این ماجرا بسیار غمناک شدند که واپس گردیدن ازین جا هم مناسب ندانم که این قدر مسافت طے
کرده و تکلیف راه کشیده آمده ام پس متوجه بحضرت قبله شدند که برائے زیارت حضور می آیم امداد فرمائید
که ازین آب بسلامت بگذارم پس بسم الله خوانده اول برائے امتحان یکپا در آب نهاد آب تا بساق
رسید باز دیگر پا را انداختند دو سه قدم جرارت نمود آب از ساق زیاده نشد باز بهمین طور تا بمیان رسیدند
دیدند که آب از ساق زیاده نبود پس بدلاوری به کناره رسیدند و قتیکه در خانقاه شریف بحضور حضرت قبله
حاضر آمدند حضرت قبله در اول گفتگو احوال راه پرسیدند که در راه شما که ناله آب یعنی شاخ رود لونی آمده بود
آب تا بساق بود عرض کردند که قبله آب زیاده از قد آدم و نهایت تیز جاری بود و لکن و قتیکه متوجه به حضرت
شده پا در آب انداختم همه آب ناله از ساق زیاده نشده بسلامت بر کناره شدم حضرت قبله تبسم فرموده
خاموش شدند ۱۲

کرامات و مکاشفه روزی حاجی میاں عبد الکریم صاحب قوم اقرا ساکن گره نورنگ از جناب
مولوی حسین علی صاحب پرسید که اولیا علم غیب می دانند یا نه جناب مولوی صاحب موصوف در جواب
گفتند که علم غیب خاصه خدائے تعالی جلشانه است مگر چیزی حق تعالی در دل ولی خود القا کند پس میداند
اورا بطریق الهام یا کشف پس میاں حاجی عبد الکریم صاحب گفت که آیا ایسا اولیا هم غیب میدانند جناب
مولوی صاحب ممدوح گفتند چرا میاں حاجی عبد الکریم صاحب بیان کردند که یک اسپ حضرت قبله نزد من

[1] چیزیست بهمی که بدان شناوری میکنند ۱۲ منه

بود و سبز زار با چرا آمن مے چرید در دل خیال کردم که هر روز این اسپ را اگر این چنین در کشت با چرا
رها میکنم اکثر خوشها خواهد خورد و با چرا در وقت درو هیچ دست نمی آید پس بمجرد گذشتن این خیال بر دل
همان وقت دیدم که اسپ روی از خوشها گردانید و گیاه خوردن شروع کرد بعد از گذشتن چندین وقت
فهمیدم که این امر بسبب خطرهٔ من واقع شد پس نزد اسپ رفته در پاے او افتادم و گفتم که این حال حضرت
است بلا لحاظ بجوز فی الفوره خوردن خوشها شروع کرد پس این چه حکمت است جناب مولوی صاحب
ممدوح فرمودند که الله تعالیٰ متولی اولیا خود است چون آن خیال در دل گذاشتی الله تعالیٰ جل شانہ
اسپ را از خوشها بند ساخت و چون از آن خیال تائب گشتی باز الله تعالیٰ اسپ را رها کرد و این ہم
عنایتی خداوند بود بر تو که این امر را وسیله پختگی اعتقاد تو ساخت پس جناب مولوی حسین علی صاحب بعد
داوان این جواب در ہمیں خیال بودند که آیا علمی که اولیا را میشود چگونه میباشد که آیا بعضی چیز ہا می دانند
یا اکثر بعد توجه و خیال یا چگونه می باشد در ہمیں خیال بودند که از انجا برخاسته در تسبیح خانه شریف رفتند و
در آنجا حضرت قبله قلبی و روحی فداه بامردمان افغانان بزبان پشتو در کسی امر کلام میکردند پس جناب مولوی
صاحب ممدوح در پس پشت آن مردمان نشستند حضرت قبله بمجرد نشستن مولوی صاحب متوجه
باو شان شده بزبان فارسی فرمودند که مولوی صاحب. اولیا ہمه میدانند ولکن مامور باظهار نیستند پس فقط
ہمیں لفظ گفته باز بدستور سابق کلام با فغانان شروع کردند۔

مکاشفه و کرامت۔ یک بار در خانقاه[۱] شریف سون خاتزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۴ھ
یک ہزار سه صد و چهار ہجری بوقت اشراق بعد فراغت حلقه جناب حضرت قبله قلبی و روحی فداه بچهار[۲] مردمان
قوم ناصر[۳] و نیازی که در آں وقت ہمراه بودند مخاطب شده ارشاد فرمودند که در خواب می بینم که تمام قوم
ناصران بمقام غنڈان که از علاقه خراسان است جمع شده طیاری برای مقابله امیر عبدالرحمن صاحب

---

[۱] سون بکیسر نام کوہا که ہر دو مشہور آں وید انداز یں بہتر علاقه سون سکیسر میگویند بضلع شاہ پور تحصیل خوشاب تهانه وڈاکخانه نوشہره که در آں خانقاه
شریف حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه واقع است که برائے راحت و آسائش تابستان آنجا ساخته بود ۱۲ منه

[۲] ملا نواز و ملا بادشاه و دو شخص دیگر که اسمش غیر معلوم ۱۲ منه [۳] نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

والی کابل میکنند و من در آنجا رسیده هر دو ملکان قوم ناصر مسمی شهزاد و مغاث را گفتم مناسب است که مردمان نیازی را اجازت دهید که شامل شمایان نشوند که این غریب قوم است هر دو ملکان مذکوران بگفته فقیر قوم نیازی را اجازت علیحدگی دادند) دیده باید که نتیجه این خواب چه شود بعد از ان واقع بست ششم شهر رمضان المبارک مذکور بعد از حلقه جناب حضرت قبله بمردمان ناصر و نیازی مذکوران که همراه بودند مخاطب شده ارشاد فرمودند که ای ناصر نیا سو ٹکه ولویده - یعنی بر قوم شما برق افتاده و قوم شما دربدر گردیده و نیز ارشاد فرمودند که این وقت روانه بشوید و خبر گیری عیال و اطفال خود کنید مردمان هر دو قوم عرض کردند که قبله هر چه شدنی بود شده باشد لکن جدائی جناب حضرت قبله بسیار زور دار بعد حضرت ارشاد فرمودند که بروید مذکوران عرض کردند که قبله بعد از روز عید روانه میشویم پس بروز یکم ماه شوال مردمان هر دو قوم را رخصت کرده بحمایت حاجی قلندر خان صاحب رئیس ٹهری روانه کردند چون با سٹیشن وان کیلا نوالی آمد در آن ایام ٹکٹ ریل آنجا جاری نشده بود صرف طیاری لین بود بد انجا بسبب گرما چولستان تمام از باعث گرمی بهوجا بے جان ملاقت شده افتادند و هیچ وجه سامان سواری میسر نمیگردید حاجی قلندر خان صاحب در آن وقت نبوئل جناب حضرت قبله متوجه بجناب باری تعالے شده که الهی به برکت حضرت ما تجویز سواری بکنید در آن حال خبر تار برقی رسید که برائے ملاحظه لین یک انگریز کلان می آید و قتی صرف یک گاڑی و یک انجن خورد بسبب خامی لین رسید حاجی صاحب موصوف آن افسر انگریز را عرض کرد که ما را سواری میسر نمیشود و ٹکٹ از باعث خامی لین جاری نشده است آن افسر انکار کرد که جای سواری هرگز نیست باز حاجی صاحب موصوف متوجه جناب حضرت قبله شده که این افسر ما را سوار نمیکند و ما از گرمی می میریم در عین واگذاری ریل افسر انگریز آواز داد که آن شخصان که برائی سواری عرض کرده بودند بیارید که ما را نمیگذارند بکمال مهربانی همه مردمان را بلا اجرت سوار کردند وقتیکه مردمان مذکوران هر دو قوم در خراسان رسیدند معلوم کردند که موافق فرموده حضرت قبله بشانزدهم ماه رمضان المبارک ملکان قوم ناصر وغیره جمعیت برائے مقابله امیر عبدالرحمن صاحب کرده بودند و مطابق فرموده حضرت قبله بست ششم ماه مذکور مقابله شده قوم ناصر وغیره را امیر عبدالرحمن صاحب

در مقابلہ شکست فاش داد۔ و بسیار از قوم ناصر کشتہ و مجروح شدند و عیال قوم مذکور در بدر شدہ و مال و اسباب اوشان امیر صاحب غارت کرد صرف قوم نیازی را اللہ تبارک و تعالیٰ حسب الارشاد کشف حضرت قبلہ بالکل نجات داد و ہیچ نقصان قوم مذکور نشدہ کہ در عین مقابلہ قوم مذکور از قوم ناصر وغیرہ جدا شدہ شامل جنگ نگردیدند۔

احوال کشف یک روز بوقت عشا جناب مولوی حسین علی صاحب بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر بودند ارشاد فرمودند کہ ای مولوی صاحب شما بود در خانہ خود باز چوں واپس آئی حالات و معاملات کہ بر شما گذشتہ باشند از من بپرس ہمہ را یک یک مفصل بتو خواہم گفت انشاء اللہ تعالیٰ در یک امر ہم خطا نخواہی یافت۔

مکاشفہ روزی در خانقاہ شریف خراسان سہ کس از طالبیان خراسانی برای زیارت مہمان آمدند ساعتے نگذشت کہ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ یک خادم را کہ ملا محکم الدین نام داشت ارشاد فرمودند کہ برائے ایشاں برنج پختہ کردہ بیار خادم موصوف حسب الارشاد برنج طیار نمودہ پیش ہر سہ کسان آوردہ نہاد باز حضرت قبلہ خادم را فرمود کہ یک تربوز و چند دانہ سیب بیار خادم آورد حضرت قبلہ ہر دو میوہ پیش آں مہمانان نہاد پس اوشان بایکدیگر تبسم کردند حضرت قبلہ باعث پرسید اوشان عرض کردند کہ قبلہ در اثنا راہ در خواطر ما یان خطرہ گذشتہ بود یک در دل خود اختیار کرد کہ اگر ایں شخص ولی حق است مایان را برنج پختہ میدہد و دیگر در خاطر مقرر نمود کہ اگر ایں فقیر بزرگ کامل است مایان را تربوز میدہد و ثالث در خیال خود تصور ساخت کہ اگر ایں اہل اللہ و پیر صادق اند مایان را سیب عطا فرمائید پس ہر سہ خیالات ما مردم صحیح بظہور آمدند بیشک جناب قبلہ ولی حق اند پس ہر سہ مردمان سر بپا نہادند و دست بوسیدہ رخصت شدند۔

مکاشفہ۔ شخصے مسمی پائندہ خان قوم بابڑ ہاؤن زئی[1] سکنہ چودہوان کہ یکے از خادمان حضرت قبلہ اند یکبار تمام سال بامراض مہلکہ از حد مریض شدند و علاج حکما و ڈاکٹران بسیار کردہ ہیچ فائدہ نشد۔

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

آخر الامر نهایت لاچار شده در دل گذرانید که بخدمت حضرت قبله رفته یک توجه میگیرم زیاده ازین دوار دیگر بنظر نمی آید پس این اراده در خاطر خود مصمم کرده بصد مشکل جان خود را به خدمت حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر گردانید پس بمجرد ملاقات حضرت قبله ارشاد فرمودند که ای فلان زود بیا که ترا توجه میکنیم حسب الارشاد اوشان پیش نشست حضرت قبله یک ساعت توجه بخیال ازالهٔ مرض فرمودند شخصے مذکور این قدر بے هوش شد که از جان و جهان خبر نداشت و عرق از وجود بسیار جاری شد بعد چند ساعات که بافاقت آمد و جان خود را دید که از امراض شدیده مهلکه بالکل شفا حاصل است پس قدمبوس شده بخانه خویش رفت و بعد ازاں سالها سال آن شخص را منقضے گشت گاهی آن امراض مهلکه عود نکردند ۱۲

مکاشفه ایضاً شخصے مذکور بالا یکبار حضرت قبله را چاپی میکرد و در دل خیال گذرانید که حضرت قبله ماشاء الله این چنین فربه اند چنانچه سوداگران بخارا پس حضرت قبله در همان ساعت رو مبارک باو گردانیده از زبان درافشان ارشاد فرمودند که ای فلان بیشک مثل سوداگران بخارا فربه هستم پس شنیدن این کلام شخص مذکور نادم و شرمسار شده و در دل خود توبه کرد که آینده گاهی این چنین خطرات بیهوده را در حضور حضرت قبله قلبی و روحی فداه در دل جا نخواهم داد۔

مکاشفه۔ روزے احمد سعید آخوندزاده صاحب ولد خدایار آخوندزاده سکنه چودهوان که یکے از خادمان حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه اند در خانقاه شریف حاضر شدند چند درویشان را دیدند که مجذوب شده بود آخوندزاده صاحب موصوف را خطره در دل گذشت که ما را چرا جذب نمیشود حضرت قبله فی الحال باوشان مخاطب شده ارشاد فرمودند که خیال جذب را از دل دور کن که تو حالاً توجه السنت وکتخدائی نیز نیز نکرده است وقت بسیار باقیست قبل ازین همچنین پدر تو ملا خدایار آخوندزاده صاحب را حضرت مولانا و مرشدنا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبله از مهربانی خویش توجه فرموده بودند بسیار جذب غالب شده بود و چند روز مجذوب بودند درین اثنا والده ماجده تو فریاد آورده و الحاح کثیر نمودند که قبله جذب این را گم کنید که کار گذران دنیاوی ازین هیچ نمیشود باز حضرت پیر و مرشد من بخیال ازالهٔ حال باطن جذب اوشان را سلب فرمودند۔

مکاشفہ ایضاً۔ آخوندزادہ صاحب موصوف برائے سوداگری از حضرت قبلہ ماقلبی وروحی فداہ رخصت گرفتہ بہندوستان رفتند بعد ازچند روز در آنجا شوق عملیات وغیرہ واداے زکوٰۃ آنہا و یاد کردن حساب بروج ونجوم در دل افتاد بوقت شب حضرت قبلہ را در خواب دید کہ بسیار غصہ میکردند وفرمودند این خیال کہ در خاطر تو پیدا شدہ است در طریقہ ما نیست بگذر از این خیال وقتیکہ بیدار شدند از احوال این خواب از حد غم والم حاصل گردید پس تائب شدند و از خیالات لاطائل درگذشتند بعد از انقضائے پنج سالہ کہ از سفر ہندوستان واپس گردیدند اول بخدمت حضرت قبلہ حاضر آمدند وقدم بوس شدند ہمان وقت بلا فرصت حضرت قبلہ فرمودند کہ حُبِّ عملیات وغیرہ کہ دراین زمانہ اکثر مردمان میدارند در طریقہ ما نیست وشما را کہ ہمیں سودا واقع شدہ بود از خاطر گذاشتہ است یا خطرہ باقیست عرض نمود کہ قبلہ ہمان روز کہ در ہندوستان روئے مبارک را در حالت خواب دیدہ بودم کہ بر این کار غصہ فرمودند پس از ہمان روز از خیال خود گذشتم ۱۲

مکاشفہ۔ جناب حضرت حاجی گل صاحب پشوری کہ خلیفہ وپیش امام جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ بودند روزی بمیاں حاجی عبدالکریم مخاطب شدہ بیان کردند کہ خوراک جناب حضرت عثمان صاحب قبلہ از حد قلیل است امسال در تمام سفر خراسان تا بخانقاہ موسیٰ زی کہ مسافت یک ماہ است حضرت صاحب قبلہ نیم سیر آرد گندم بخوردہ است قوت خداداد است کار بزرگان از فہم وادراک دور است بعد از آں وقت نماز عصر رسید حضرت قبلہ برائے وضو آستین را بالا کشید در آں وقت نظر میاں حاجی عبدالکریم صاحب بر بازو مبارک او فتاد در دل خطرہ آمد کہ حاجی گل صاحب می فرمایند کہ خوراک حضرت بالکل قلیل است حالانکہ حضرت ماشاء اللہ فربہ بنظر می آیند پس در ہمان حال حضرت قبلہ تبسم کردند وفرمودند کہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب حق تعالیٰ مرا پوشیدہ حلوامی دہد من میخورم چرا فربہ نے باشم باز این بیت خواندند ؎

قوت جبرئیل از مطبخ نبود ٭ بود از دیدگاہ خلاق ودود

مکاشفہ ایضاً روزی حضرت قبلہ ماقبلہ وروحی فداہ خادمی را بکدام امر نا مشروع غصہ بسیار

فرمودند حتی که در جوش غصه دو سه بار دست بر زمین زد میاں حاجی عبدالکریم صاحب موصوف را خطره در دل آمد که اہل اللہ دائم الحضور میباشند حضرت صاحب را که این وقت غصه کمال است آیا که دریں ساعت حضور باللہ ہست یا نه شخصے منشی نیز نشسته بود حضرت صاحب قبله ازاو شان دریافت کرد که شما که در ابتدا ر کار تحریر آموخته بودید چه حال بود حالا که درجه منشی گری حاصل کرده است چه کیفیت عرض نمود که حضرت صاحب اول که تحریر آموختن شروع کرده بودم وقت تحریر اگر کسی مرا آواز میداد یا با من کلامی می کرد در تحریر عبارت غلطی میکردم حالا که از سالہا سال استعمال پخته شده است اگر کسی در اثنار تحریر با من کلام میکند یا من بکسی کلام میکنم یا بر کسی چیز نظر افتد ہم دست بر تحریر راست می آید و غلطی واقع نمے شود بلکه عادت گرفته ام که از دست کار تحریر میکنم و از زبان با مردمان شغل کلام می دارم حضرت قبله بمیاں حاجی عبدالکریم صاحب مخاطب شده ارشاد فرمودند که بزرگان نیز ہمیں مثال میدارند وقتیکه خیال و رابطه پخته گردد ہیچ چیز مانع ملکه حضور او نشود خاشاک وار بر سر دریا گذر کنند۔

مکاشفه روزے حقداد خان صاحب ترین برائے حاجی حافظ محمد خان صاحب سلسله شریفه نوشته برائے دستخط و مہر شریف در تسبیح خانه حضرت قبله ما آورد چون در آں وقت اجتماع مردمان بود و حضرت قبله با حاضرین مجلس گرم داشتند آں سلسله شریفه را در جامه خود پنہاں آنچناں که آورده بود نگهداشت و عرض مطلب را ترک ادب دانسته خاموش نشست چوں حضرت قبله از اختلاط مردم فارغ شدند خود بخود ارشاد فرمودند که سلسله شریفه را بیار که دستخط و مہر کنم چوں حقداد خان صاحب سلسله شریفه را در حضور مبارک گذرانید قلم برداشته دستخط و مہر فرمودند در آں وقت که حضرت قبله قلم برائے نیت دستخط گرفتند چوں قلم شکسته بود در دل حقداد خاں صاحب خطره آمد که اگر قلم درست می بود خط حضرت خوش می آمد در آں وقت حضرت قبله فرمودند که به قلم درست خط خوش نمی آید و نه به قلم شکسته خط خوش نویس خراب می نماید حق تعالیٰ برائے ہر کار ماده جدا در وجود انسان آفریده است و ہر انسان را بیاقت جدا اعطا فرموده۔

مکاشفہ شبے بوقت تہجد حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ در تسبیح خانہ تشریف آوردہ بیان فرمودند
کہ بوقت نزاع وسکرات موت ملا عبد الوہاب صاحب بابڑ را انقبطان یعنی بسیار کش مکش کردہ ودرپئے
تخریب ایمان شدہ ولکن آخر الامر خاتمہ با ایمان گشت خادمان درویشان از شنیدن این کلام متحیر
ماندند بعد از فراغ صلوٰۃ فجر وختم شریف حضرت قبلہ موافق معمولِ خویش ارادۂ حلقہ نمودند درین اثنا سواری
قاصد برائے اطلاع از شہر چودہوان[1] آمدہ بیان نمود کہ قبلہ ما عبد الوہاب صاحب بابڑ مرید جناب
بوقت تہجد وفات یافت ووقت وفات متوجہ بحضرت قبلہ بود وخاتمہ بر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ شدہ۔

مکاشفہ مسمّٰی میاں غلام حسن ساکن گرہ بھٹون کہ یکے از مخلصان وخادمان حضرت قبلہ ما قلبی و
روحی فداہ بود در ایام مرض حضرت قبلہ یک نرگاؤ از نیت خیرات برائے ذبح کردن آوردہ خادم عرض
کرد کہ قبلہ این را ذبح میکنم فرمودند نہ پس روز دویم خادم برائے ذبح عرض نمود فرمودند دیگر نرگاؤ وگوسفندان
ذبح بکنید باز روز سویم خادم اجازت ذبح خواست فرمودند کہ این را ذبح مکنید ودیگر نرگاؤ چند نہ
ذبح بکنید روز چہارم خادم نیز التماس ساخت کہ قبلہ امروز ہیچ ذبیحہ این وقت موجود نیست اگر امر فرمائید
این نرگاؤ را ذبح کردہ شود منع کردند وغصہ فرمودند کہ این را بگذار کہ در گذاشتن این مصلحت است پس در
آن روز بوقت دوپہر مادر میاں غلام حسن صاحب پیش حضرت قبلہ حاضر آمدہ عرض نمود کہ فرزند من
میاں غلام حسن این نرگاؤ را بغیر اجازت من از خانہ آوردہ است ودل من نمی خواہد کہ این را خیرات
کنم چرا کہ ہمیں یک نرگاؤ حی دارم کہ کار بار خانہ ازین میشود ارشاد فرمودند کہ ببرید ببرید زود ببرید کہ حق
تعالیٰ قبل ازین مرا آگاہی بخشیدہ کہ ذبح نکردہ ام۔

مکاشفہ شخصے از مریدان حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بر یک زن بیوہ عاشق شدہ ہر چند میخواست
کہ آن زن در عقد نکاح او آید لکن آن زن قبول نمیکرد آخر آن زن را حاجت دنیاوی پیش آمد و
چون او را معلوم بود کہ فلاں کس طلبگار نست زنی را پیش او فرستاد کہ مبلغ پنجاہ یا شصت روپیہ

---

[1] نام قصبہ ایست بضلع ڈیرہ اسمعیل خان ۱۲ منہ

مراد در کار است بطور قرض بدهد آن مرد چون از بسیار مدت خواهان او بود این امر را وسیلهٔ حصول مطلب خود
دانسته روپیه مطلوبه او را فرستاد بعد از چندی آن عورت در شهر آن شخص آمده و او را مطلع نمود آن شخص بنهایت
مسرور گشت و زنی را که راز دار او بود مقرر نمود که برای آن زن طعام مکلف پخته کند و بعد از عشا در
فلان حجره که خالی از اغیار خواهد بود او را بیارد چون آن زن درون حجره آمد آن کس با ارادهٔ فاسد هر چند
میخواست که کام نفس امّاره حاصل نماید لیکن نمیتوانست تا آخر شب شد آن بغایت از فعل شنیعهٔ خویش
شرمسار و آن زن از قوت او مایوس گشته واپس بخانه رفت آن کس از شرم آن شب دیگر بار استدعای
وصال را مناسب نمیدانست و گذاشتن مبالغ قرضه را دشوار می پنداشت و این هم او را امید نبود که
بذریعهٔ عدالت قرضه وصول کند که گواهان او نبودند ناچار شده در حضور حضرت قبله عرض نمود که بیک زن
روپیه قرض حسنه داده بودم آن زن ایفای قرض نمی نماید دعا بفرمائید حضرت قبله فرمودند که ما را
احوال آن شب که در فلان حجره بودی معلوم است قرض حسنه نداده و با ارادهٔ فاسد دام تزویر نهاده
بودی لکن الحمد لله که آن مراد تو حاصل نشد الحال برو بخانه خود به نشین آن زن خود بخود قرضه ترا ادا خواهد
نمود آن شخص را چون اعتقاد کامل بود همچنان کرد و بعد در خانه نشست یک هفته نگذشته بود که آن
زن خود بخود روپیه او را بخانه او رسانید۔

مکاشفه۔ حاجی قلندر خان صاحب گنده پور پتی خیل رئیس ٹڈی که یکی از مخلصان و خادمان حضرت
قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه اند روزی در خانقاه تشریف برای زیارت و قدمبوسی حضرت قبله آمدند روزے
دیگر حضرت قبله فرمودند که شما را رخصت میکنم که بخانه بروید عرض کردند که قبله با ارادهٔ قیام کردن چند
روز در خدمت تشریف آورده ام درین میان جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نیز در حق اوشان
سفارش نمود که قبله حاجی صاحب هر بار که در خانقاه تشریف می آیند چند روز بخدمت حضرت قبله میمانند
حالا اجازت توقف فرمائید ارشاد فرمودند که آمدن و رفتن و قیام نمودن حاجی صاحب در خانقاه تشریف
باختیار خود است که جای ایشانست ولکن امروز رفتن و قیام ایشان بطرف خانه ضرور است که درین
مصلحتے ست پس حاجی صاحب موصوف از حضرت قبله رخصت شده بخانه خویش آمدند همان روز بوقت

نیم شب در خانۂ اوشان دزد آمدہ و نقب زنی کرد در آں وقت حاجی صاحب موصوف نیز خبردار شدند
ہا ہو و شور شر کردند پس دزد ترسیدہ و مال و اسباب در آنجا گذاشتہ مایوس خالی از دست رفت اگر
حاجی قلندر خاں صاحب در آن روز در خانۂ خویش نبودی چند ہزار روپیہ نقصان میشدی۔

مکاشفہ روزی در خانقاہ شریف سوان حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ از جیب مبارک خویش مبلغ
یک صد روپیہ کشیدہ مسمیٰ میاں نور عالم صاحب اوان خادم حضرت لعل شاہ صاحب مغفور دندہ شاہ
بلاول والہ را دادہ فرمودند کہ گوسفندان برائے لنگر خانقاہ شریف خریدہ بیاید در دل میاں نور عالم خطرہ گذشت
کہ جیب مبارک حضرت قبلہ ظاہر بہ نظر خورد معلوم میشود۔ صد روپیہ چہ طور در آن جا رشدہ و ہر روز از صبح تا
شام ہر قدر مبالغ کہ در کار میشوند ازیں جیب کشیدہ صرف میکنند و تمام نمیشوند حضرت قبلہ باوشان
مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ این جیب فقیر بوری[1] افغانی است و تا حین حیات فقیر ہرگز تمام
نخواہد شد ۱۲

مکاشفہ ایضاً روزے میاں نور عالم ندکور و دو شخص دیگر کلاچی وال در حجرۂ خانقاہ شریف موسیٰ زئی
یک جا نشستہ بودند تذکرہ درمیان آمد کہ خرچ لنگر خانقاہ شریف بسیار است ازکجا می آید باز آن
دو شخص دیگر گفتند بر آمدنی مردمان موقوف است یعنی این مردمان کہ می آیند و نذر نیاز می آرند ازیں
خرچ لنگر خانقاہ شریف کردہ میشود میاں نور عالم گفت کہ این چنیں نیست کار بزرگان بہ فضل حق تعالیٰ
موقوف است این بحث تمام نشدہ بود کہ ہر سہ آدم از آنجا برخاستہ جانب مسجد برائے نماز
میرفتند در آں وقت حضرت قبلہ نیز برائی صلوٰۃ عشاء بمسجد شریف تشریف می بردند در راہ باوشان
مخاطب شدہ استادند و فرمودند کہ میاں نور عالم مردماں میگویند کہ خرچ خانقاہ شریف برآمدنی مردمان
موقوف است .... حالانکہ آمدنی مردمان برائے کفش ہائے
درویشان ہم کفایت نمیکند تا بدیگر چہ رسد و خرچ لنگر خانقاہ شریف وغیرہ این فقیر بہ توکل خدا تعالیٰ
موقوف است باز فرمودند کہ اگر کسی شخص حالا از فقیر لکھ روپیہ در این جا کہ ایستادہ ام طلب میکند واللہ باللہ

[1] بوری یعنی جوال

تاالله کہ نا نخانہ ہم نمیروم وپا ہم ازیں جاں بر دارم کہ لکھ روپیہ حسب طلب او میدہم ولکن نسبت خدای نمی ماند پس آں ہر دو شخص بسیار شرمندہ شدند۔

مکاشفہ۔ مولوی غلام حسن صاحب سکنہ گرہ شواناک کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ اند روزی در تسبیح خانہ پیش حضرت قبلہ نشستہ بودند در دل خطرہ گذشت کہ از عرصہ بخدمت حضرت صاحب می آیم ومیروم وآرزوی من از حق تعالی ہمیں است کہ بطفیل ایں بزرگ پیر ومرشد خاتمہ بالخیر شود واز فیض وبرکات ایں خاندان بے بہرہ نشوم پس در ہماں ساعت حضرت قبلہ با وشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مولوی صاحب اللہ تبارک وتعالی خاتمہ شما با ایمان کند واز فیض وبرکت حضرات کرام علیہم الرضوان محروم نگرداناد واز شنیدن ایں کلام فیض نظام از زبان درافشان حضرت قبلہ مولوی صاحب موصوف را خوشی وقتی حاصل گردید وخطرہ کہ در دل آمدہ بود دفع شد ۱۲

مکاشفہ۔ حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ چوں بتقریب زیارات مزارات حضرات قدس اللہ تعالی اسرارہم بدہلی شریف تشریف بردہ بودند واز آنجا در سنبھل[1] بمکان محمد امتیاز علی خاں صاحب رفتند وچوں از آنجا واپس می آمدند در اثنائی راہ بر اسٹیشن ریلوے عبد الشکور خاں صاحب رئیس دہرمپورہ کہ از قوم راجپوت است دعوت نمود وباں تقریب در قلعہ دہرمپورہ کہ مسکن خان موصوف بود تشریف بردند اتفاقاً روز جمعہ آمد محمد عبید اللہ خاں برادر زادہ عبد الشکور خاں عرض نمود کہ امروز اگر حضرت قبلہ در مسجد قسرلیف صلاۃ جمعہ ادای فرمایند موجب برکات خواہد بود حضرت قبلہ التجای او را منظور فرمودہ در مسجد شریف تشریف بردند چوں از نماز فارغ گشتند ارادہ معاودت قیامگاہ فرمودند عبید اللہ خاں صاحب عرض نمود کہ گورستان بزرگان ما بنہایت قریب است اگر حضرت بر قبور ایشاں دعای بفرمایند برای اوشان موجب فلاح وصلاح خواہد شد حضرت قبلہ حسب درخواست آں بطرف گورستان تشریف بردند لکن چوں در ایام سفر حضرت را عارضہ تپ ذات الجنب لاحق شدہ بود وازاں جہت بنہایت ضعیف بودند واز جہت ضعف قوت رفتار ونشست برخاست نمی رفتن عبید اللہ خاں

---

[1] نام قصبہ ایست بضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں تحصیل لیہ تھانہ روڈاکھانہ کروڑ لعل عیسن ۱۲ منہ [2] نام شہر یست بضلع مراد آباد ۱۲ منہ

پالکی آوردہ بود وحضرت در پالکی سوار بودند چوں بر قبور تشریف بردند عبید اللہ خاں پیش از ورود حضرت فرش ترم در محاذی قبر والد خود برابر کردہ بود حضرت در آنجا نشستہ مراقب شدند و تا یک ساعت تقریبًا مُراقب بودند بعد ازاں دعائے خیر فرمودہ واپس تشریف آوردند چوں مجلس از معرکہ ہندوستانیاں خالی شد حضرت قبلہ فرمودند کہ در حدیث شریف وارد است کہ بعد از وفات انسان اگر اولاد صالح بماند برائے اجداد خود فائدہ میرساند حقدار خاں صاحب ترین کہ شرف یاب این سفر بودند عرض نمود کہ امروز حضرت قبلہ تا دیر مراقب بر قبور ماندہ احوال اہل قبور چہ طور مشاہدہ فرمودند حضرت قبلہ فرمودند کہ چوں اول قبر والد عبید اللہ خان نگاہ کردم تمامی قبر او را بہ ظلمت مملو بود در جناب حضرت باری تضرع و زاری نمودم الحمد للہ تعالیٰ علیٰ احسانہ کہ آن ظلمت از قبر او بیروں رفت و قبر او نورانی گشت باز متصل آن قبر قبر عم عبید اللہ خان بود بطرف او نگاہ کردم آن قبر ہم از ظلمت مملو یافتم و بجانب او متوجہ گشتم ظلمت از قبر او بیروں شد و نوری در آن قبر ظاہر گردید لکن در آن نور ہم ظلمت قلیل مختلط بود اما از جہۃ ضعف زیادہ تر طاقت نشستن نماندہ بود برخواستم ۱۲

مکاشفہ میاں فضل علی صاحب کہ منشی خان بہادر محمد نواز خان صاحب میاں خیل تاجو خیل[۱] رئیس موسیٰ زی بودند سہ شبانہ روز در سکرات موت مبتلا گردید بعدہ وفات یافت برائے نماز جنازہ در خانقاہ تشریف آوردند نماز جنازہ حضرت قبلہ خواندند در اثنائے نماز جناب مولوی عبد الحکیم صاحب استرانہ[۲] کہ یکی از مخلصان حضرت قبلہ اند خطرہ آمد کہ بر میاں فضل علی صاحب بسیار تکلیف جانکندن گذشتہ است واللہ اعلم کہ انجام خاتمہ چہ طور شدہ باشد بعد فراغ نماز کہ حضرت قبلہ واپس بہ تسبیح خانہ تشریف آوردند و مولوی صاحب موصوف نیز تنہا ہمراہ بودند حضرت قبلہ بایشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مولوی صاحب بعض بعض خبرایں چنیں میباشد کہ در مجمع عام گفتہ نمیشود میاں فضل علی صاحب بوقت نماز جنازہ با فقیر ملاقات کردہ اند پرسیدم کہ چہ حالست تبسم کردہ بیان کردند کہ سختی سکرات موت کہ بر ما گذشتہ لا بیان است لکن بفضلہ تعالیٰ خاتمہ با ایمان شدہ است پس فہمیدن ایں

---

[۱] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [۲] استرانہ نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

کلام از زبان درافشاں حضرت قبلہ خطرہ کہ در دل مولوی صاحب بود دفع شد و تسلی حاصل گردید ۱۲

مکاشفہ۔ حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ یک روز بر دروازۂ خانقاہ شریف نشستہ ملاحظہ گلۂ اشتران خویش میمودند و با افغانان پیوندہ ناصران شادیزی بزبان پشتو کلام میکردند جناب مولوی حسین علی صاحب نیز حاضر نشستہ بودند آں وقت در دل اوشان خیالات و تفکرات عیال خانہ خویش گذشتہ بودند حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ فی الحال باوشان متوجہ شدہ ارشاد فرمودند انما ازواجکم و اولادکم عدو الکم تا آیتہ باز بدستور سابق در گفتگوئ افغانان دربارۂ اشتران مشغول شدند۔

مکاشفہ۔ بوقت تہجد بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ قاصدے برائے اطلاع دادن از موضع مٹی آمدہ بیان نمود کہ گلداد خان صاحب را نہ زئی را کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ دو روز شدہ کہ مار گزیدہ است لکن امروز قدری بے ہوش اند ہر چند کہ علاج کردہ شد ہیچ فائدہ نیافت بعد تسلیمات بیحد عرض میمایند کہ حضرت صاحب بر نمک دم فرمانید حضرت قبلہ بر نمک دم کردہ قاصد را داد کہ بجرد رسیدن بخورانید و بر موضع زخم گزیدن مار نیز بمالید پس قاصد بآں طرف روانہ شد بوقت صبح حضرت قبلہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ گلداد خان صاحب بعد از تہجد بہوش آمدہ بطرف من نگریست سے

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود دار وی دفع مرض گمراہ شود

انا للہ و انا الیہ راجعون ؕ ازیں کلام حضرت قبلہ جمیع محفل فہمیدند کہ گلداد خان فوت شدہ اند روز دیگر اطلاع رسید کہ گلداد خان صاحب قبل از رسیدن قاصد پس از وقت تہجد در افاقت آمدہ یک ساعت بطرف حضرت قبلہ متوجہ بودند بعد ازاں وفات یافت۔

لہ جناب مولوی عبد الحکیم صاحب بیان فرمودند کہ روزے حضرت قبلہ بوقت اشراق بما مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شب گذشتہ جنیان برائی بیعت نزد فقیر آمدہ بودند بعد حصول مطلب خویش واپس شدند ۱۲ منہ

فصل پنجم

در بیان معمولات حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ راقم گوید عفی عنہ

عرصہ قریباً بست سال پنج ماہ بست و پنج یوم منقضی گردیدہ کہ بخدمت حضرت قبلہ حاضر بودم منجملہ از آن ہفت سال خدمت تحریر جواب عرائض کہ از اکناف آفاق و اطراف عالم بخدمت سامیہ میرسیدند و تحریر معمولات وغیرہ کہ مردمان از حضرت قبلہ بالحاح تمام و آرزوی کمال ہمراہ طلب مینمودند گذرانیدہ ام روزی حسب الارشاد حضرت قبلہ ہر قسم تعویذات نوشتہ چند خاطہ جا بجا پر نمودہ پیش حضور اقدس نہادم تبسم کردند و فرمودند کہ حالاً شما در این کار عامل شدہ اید کہ ہزارہا تعویذات از دست شما نوشتہ شدہ اند پس صدہا بار تجربہ کردہ ام بسیار سریع التاثیر یافتم لہذا بعضے معمولات حضرت قبلہ کہ در این مدت ہفت سالہ این احقر را از پیر و مرشد خود بہ تحقیق رسیدہ اند و اجازت یافتہ ام برای نفع عام مردمان حسب فحوای مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ بشارت برائے خویش پندا شتہ مینگارم

معمول سورۃ فاتحۃ الکتاب و آیۃ الکرسی و چہار قل یعنی قُلْ یا ایھا الکفرون۔ و قُل ھو اللہُ احد۔ و قُل اعوذ برب الفلق و قُل اعوذ برب الناس این مجموعہ را خواندہ دم کنند برای جمیع آفات و بلیات ارضی و سماوی از حامفید خصوصاً برای دفع سحر و جادو و برای دفع زہر گزیدن مار بسیار مجرب است برائے سحر و جادو در روزہ سہ بار خواندہ بر تمام وجود دم کنند و برائے دفع زہر گزیدن مار بر نمک دم کردہ مار گزیدہ را بخورانند و بر موضع زخم گزیدن مار نیز بمالند و برای دفع تاثیر گزیدن سگ دیوانہ بغیر شمول آیۃ الکرسی خواندہ دم کنند از مجربات است

معمول سورۃ فاتحۃ الکتاب و قُل یا ایھا الکفرون و قُل ھو اللہ احد۔ و قُل اعوذ

برب الفلق وقل اعوذ برب الناس - وان یکاد الذین کفروا لیزلقونك بابصارهم لما سمعوا الذکر ویقولون انه لمجنون وما هو الا ذکر للعلمین وبالحق انزلناه وبالحق نزل اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِؕ الٰهی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری قدس سنا الله تعالیٰ بسرہ الاقدس اللهم اشف بصاحب هذا المرض بحولك وقدرتك وجبروتك برحمتك یا ارحم الراحمین این مجموعه را تعویذ کرده دم کنن و بنوشانن. برای جمیع امراض واسقام وآلام ودفع جن وآسیب ونظر بد وغیرہ ازحد مفید است۔

معمول برائے سخت امراض بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِؕ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَؕ نوشته در بازو یا در گلو بندد و اگر در تمام وجود و اعضا کسی جا درد باشد پس این تعویذ را بر کاغذ نوشته در آب بشوید اکثر آب را نوش کند وقدری آب باقی را در روغن تلخ انداخته ازآن روغن جائے درد را چرب سازد بفضله تعالیٰ بالکل خیر خواهد شد۔

تعویذ برائے طفل۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَؕ

برائے محافظت زراعت بر کاغذ نوشته در سفاله آب نارسیده بند کرده درمیان آن تخته کشت دفن کن بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَیَا

ف۔ این سه معمول بجز حضرت وحضرت حضرت معلوم نگشته ۱۲

مُنۢبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَآمِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَةِ وَالْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَةِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

تعویذ اسماء اصحاب کہف برائے برکت و امان از غرق و حرق و سرق و غارت و غیر ذلک از امراض و حاجات یعنی نوشتہ کند اسماء ایشان را در مکان یا کشتی یا در متاع بنہد یا نزد خود دارد در امان الٰہی باشد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٰہی بحرمت یملیخا[1] - مکسلمینا - میلسنا - مرنوش دبرنوش - شاذنوش - مرطونس - واسم کلبہم قطمیر ۱۲

تعویذ برائی شفای ہر دردی کہ باشد۔ این آیۃ شریفہ را سہ روز متواتر بر کاغذ نوشتہ در آب بشویند و آن آب را بنوشند و بجائے درد بمالند انشاء اللہ تعالیٰ مفید خواہد شد۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ -

تعویذ برائے حاملہ شدن زن و زائیدن فرزند نرینہ بنویسد این تشت اسم یَا مُبْدِئُ[2] بر پرچہ کاغذ وقتیکہ زن از حیض فارغ شود در اول ماہ سہ روز متواتر یک یک بخورد بہمیں طور تا سہ ماہ نہ تشت را بنوشد و این آیۃ شریفہ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ و آیۃ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ﹰاسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ نوشتہ بدہند کہ زن در گلو اندازد و یا این طور کہ دو انگشت زیر ناف آویزان باشد انشاء اللہ تعالیٰ زن حاملہ شود و فرزند نرینہ زاید ۱۲

تعویذ برائی زنی کہ حملش خشک شدہ باشد۔ بر ظرف چینی سفید نوشتہ چہل روز بلا ناغہ

---

[1] حضرت قبلہ ارشاد فرمودند کہ اسماء اصحاب کہف در کتب چند طریقہ نوشتہ اند لکن از پیر و مرشد خویش مرا این لفظ رسیدہ اند ۱۲ منہ

[2] در شب مجامعت کنند و بوقت صبح زن چنین این تشت را بنوشاند و وقت ہمیں طور کنند ۱۲ منہ

بزرشانن بفضلہ تعالیٰ حملش نمودہ باشد اگر حمل ظہور خواہد کرد۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِہِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ ۔

تعویذ برائے دفع تپ ہر قسم کٓہٰیٰعٓصٓ ۝ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ۝ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَہَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ نوشتہ در گلو بندد و بر سہ پرچہ کاغذ تشت یا محیط اللہ نوشتہ سہ روز یک یک بخورد انشاءاللہ تعالیٰ تپ دفع خواہد شد۔

تعویذ برائے تپ سویم اول شروع شدن تپ بروز نوبت اول و آخر درود شریف و یکبار سورۂ رعد خواندہ دم کند انشاءاللہ تعالیٰ صحت خواہد شد پس باید کہ ہر سہ نوبت دم تمام کند اگرچہ تپ اول یا دوم نوبت دفع شود و اگر سہ نوبت دم نکند چند روز بعد باز تپ عود خواہد کرد۔

تعویذ برائے دفع بواسیر ہر قسم یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ نوشتہ در کمر بندند۔

ایضاً اگر صبح و شام فاتحۃ الکتاب مع تسمیہ ہفت بار خواندہ شود بہتر و اگر ایں نشود محض تسمیہ صبح و شام خواندہ بر اندام خود از ناف تا زانو پیش و پس دست بگرداند دم کند ۱۲

تعویذ برائے دفع درد پا اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ یَّدَعُ الْمَبْعُوْثَ اِلَّا الْبَاعِثَ یَا رَبِّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ نوشتہ بر موضع درد بہ بندند۔

تعویذ برائے زود فروشی مال بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ نوشتہ در متاع نہند۔

برائے تیزی ذہن و کشائش مطالعہ اَللّٰہُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِکَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ

بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ط قبل از شروع سبق ہفت بار خوانده بر وجود خود دم کنند۔

تعویذ برائے صبر گریہ کودک ططططططط ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط نوشته در گلو بنہند۔

تعویذ برائے دفع طحال بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَاۃ وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًاہ یا طحال ارجع الی مکانک بحق ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نوشته بر موضع طحال بنہند۔

ایضاً ہفت تہ پارچہ کرباس نیل کچ باآب تر نموده بالائے طحال نہند و بالائے آں کرباس خذف نوآب نارسیده گذاشته و در آں خذف انگر آتش نہاده بر آں این دائره تعویذ ⟨⟩ نہند انشاء اللہ طحال زائل خواہد شد۔

ایضاً بروز یکشنبہ یک قرص گل برابر طحال ساخته بر موضع طحال نہند و در دست راست چاقو گرفته یک بار سورۃ الانشراح باتسمیہ خوانده از چاقو آں قرص را ببرند و ہمیں طور ہفت بار کنند ولکن اول و آخر یاز درود شریف زیاده کنند و این معمول را سہ یکشنبہ در عمل آرند انشاء اللہ تعالیٰ طحال بریده شود۔

معمول برائے بریدن یرقان بروز یکشنبہ چند برگ کلاں گیاه سبز آورده یک جانب در دست مریض یرقان بدہند کہ بگیرد و جانب دیگر خود از دست چپ بگیرند و در دست راست خود چاقو گرفته یک بار سورۃ القریش باتسمیہ خوانده از چاقو آں گیاه ببرند و ہمیں طور ہفت بار کنند ولکن اول و آخر یاز درود شریف زیاده کنند و این معمول را سہ یکشنبہ در عمل آرند انشاء اللہ تعالیٰ یرقان بریده شود۔

ذکر طریق کیفیت ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات دینی و دنیاوی مجرب است اول درود شریف صد بار بعد ازاں

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ [1] زیادتی براں پانصد یا ربع از آں نیز درود شریف صدبار ہمیشہ باید خواند تا مطلب حاصل شود و حل مشکلات گردد و ثوابش بروح پُرفتوح حضرت ممدوح بخش نمودہ حاجات خویش بواسطۂ جناب ایشاں از بارگاہ الٰہی جلشانہ می خواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ سرانجامی مطلب خواہد شد ۱۲

معمول برای خیر و برکت در امورات دارین و کشائش و فراخی معاش و ترقی رزق

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ہزار بار بلاناغہ در شبانروز خواندہ شود بسیار مفید است و نہایت مجرب است۔

تعویذ برای حب [2] (در بازوی راست بندند و عطر و خوشبوی براں بمالند)

۱	۱۴	۱۱	۸
یحبونہم کحب اللہ یاغفار	والذین امنوا اشد حبا للہ یاکریم	والقیت علیک محبۃ منی یاکریم	انہ لحب الخیر لشدید یاودود
انہ لحب الخیر لشدید یاودود ۱۲	والقیت علیک محبۃ منی یاکریم ۷	والذین امنوا اشد حبا للہ یارحیم ۲	یحبونہم کحب اللہ یالطیف ۱۳
والذین امنوا اشد حبا للہ یالطیف ۶	یحبونہم کحب اللہ یارحمن ۹	انہ لحب الخیر لشدید یارحیم ۱۶	والقیت علیک محبۃ منی یارحمن ۳
والقیت علیک محبۃ منی یارحمن ۱۵	انہ لحب الخیر لشدید ھو	یحبونہم کحب اللہ یاکریم ۵	والذین امنوا اشد حبا للہ یارحیم ۱۰

تعویذ لکل شئ

ن ن ن

ع ہ ہ ی

حم حم حم حم حم حم اللہ حم الامر وجاء النصر فعلینا لا ینصرون

وصلی اللہ تعالیٰ علی اللہ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

اللہ

اللہ

---

[1] قولہ بی زیادتی براں یعنی لفظ نعم المولی ونعم النصیر براں منضم ننماید بلکہ بر ہمیں قدر اکتفا کنند ۱۲ منہ

[2] اجازت ایں تعویذ برائے مخالفت زوجین است و بغیر ازیں اجازت نہ داد اگر کسی دیگر جا کند انشاء اللہ تعالیٰ بجائی نفع ضرر خواہد یافت ۱۲ منہ

تعویذ برائے بقائے حمل

یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ یایحیی خذ الکتاب بقوۃ واتیناہ الحکم صبیا ۝ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

تعویذ برائے دفع دردِ سر

۷۸۶

یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابادوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح

وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

تعویذ برائے دفع درد چشم

۷۸۶

یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح

یاروح یاروح یاروح یاروح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکشفنا عنک غطاءک

فبصرک الیوم حدید

وصلی اللہ علی خیر خلقہ

محمد والہ واصحابہ

اجمعین

تعویذ برائے بجا شدن ناف

آلہٰی بحرمت حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آلہٰی بحرمت حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آلہٰی بحرمت حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تلك حدود اللہ ولا تعتدوها

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعویذ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ معمول حضرت قبلہ ما بود

منقول است از امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ کہ فرمودہ کہ ہر کہ ایں طلسم را با خود دارد از سحر و بلا و امراض در حفظ خدا تعالیٰ باشد با عزت و آبرو گردد و فتوحات غیبی و فیوضات لاریبی بروی متوجہ گردد و آنیست

خمس ہاءات وخطٌ فوق خط	وصلیبٌ حولہ سبعُ نقط	ثم ہمزاتٌ اذا اعدُدتہا
فہی سبعٌ لا یُری فیہا الغلط	ثم داد ثم ہا ربعۃ	ثم صاد ثم میم فی الوسط
وبہا یُرفعُ عن حاملہا	کُلُّ سحرٍ و بلاءٍ سخط	ههههه
یشتقی الاسقام والداءُ الذی	عجزتُ عنہُ الاطباءُ النمط	٥٥٥٥٥٥٥ وهدها

فصل ششم

در ذکر خلفائی عالیمقام حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃً واسعۃً

خُلَفَاءِ خداشناسی حضرت قبلہ کہ مرا معلوم اند و سالہا سال ہمراہ ایشان نشست برخواست کردہ ام و ہر قدر کہ از حالات ایشان آگاہی میدارم مینگارم

جناب حضرت لعل شاہ صاحب سید ہمدانی بلاولی رحمۃ اللہ علیہ سکنہ دندہ شاہ بلاول صاحب قدس سرہ العزیز از سادات کبار صحیح النسب آن دیار خلیفۂ جلیل القدر حضرت قبلۂ ما بودند و بزرگان ایشان از قدیم الایام در ہمدان سکونت میداشتند مدت ہا است کہ از خاندان ایشان حضرت شاہ بلاول صاحب در دندہ شریف آمدہ استقامت نمودہ بودند و مزار شریف شان نیز در دندہ شریف است ازین سبب دندہ شاہ بلاول میگویند۔ عالم فاضل۔ صالح متقی۔ دائم الذکر والفکر صاحب استغراق و صاحب حلم و خلق و صاحب سخاوت و صاحب توکل بودند و تلمیذ مولوی احمد دین صاحب[1] انگوی کہ از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند در عرصہ دہ سال از تحصیل علوم دینیہ معقول و منقول فارغ گشتہ تا مدت پانزدہ سال طلاب مولوی احمد دین صاحب را تدریس کردند۔ بعد وفات مولوی صاحب موصوف بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب در خانقاہ دامان در شروع موسم تابستان کہ وقت روانگی حضرت ایشان بطرف خانقاہ خراسان بود حاضر آمدہ اخذ طریقہ شریفہ کردہ پس روانہ بطرف خانہ خود گردیدند و وقتیکہ جناب حضرت حاجی صاحب ممدوح واپس از خراسان در خانقاہ دامان تشریف آوردند باز بزودی تمام بخدمت حضرت ایشان وجود خویش را رسانیدہ التزام صحبت شریف، و ذکر و اذکار و حلقہ نمودہ بمدت قریباً یک ماہ در ولایت صُغریٰ اجازت

---

[1] مولوی احمدین صاحب از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری بودند ۱۲ منہ

یافت پس ازاں تا مدت انقضائی دو سال بخدمت حضرت ایشان بہمیں دستور سابق می آمدند و میرفتند و فیوضات و برکات حاصل مینمودند بوقت آخرین در بیماری شدید حضرت ایشان نیز حاضر بودند در آن حالت مرض از کمال مہربانی نزد خود طلبیده دست مبارک بر سینۂ ایشان مالیدپس چند ساعت بیہوش گردیده وقتیکه با فاقت آمدند بیان نمودند که از سینۂ من جمیع کدورات و آلائش بر برکت مالیدن دست مبارک حضرت صاف گردیده است مانند شیشه و بعد وصال حضرت حاجی صاحب مغفور بخدمت حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداه تجدید بیعت نموده سالہا سال در خدمت تشریف می آمدند و میرفتند و خدمتہا میکردند و از صحبت شریف و حلقه مشرف شده فیض ہا و انوار ہا در باطن خویش مشاہده میکردند و سیر سلوک در جمیع مقامات تفصیل و تحقیق قطع نموده از شرف اجازت و خلافت مشرف گردیده بودند و در ارشاد مشہور گشته که حالات قویه و مقامات سنیه میداشته بودند و صد ہا مردمان را خصوصاً از قوم اوان از القائی فیض ربانی منور ساخته بود و از وقت اجازت اول تا وقت وفات بمدت سی سال بر مسند ارشاد قیام نموده در ہدایت خلق الله عمر عزیز بسر کرده یازده ماه بست و پنج یوم قبل از انتقال حضرت قبلہ قلبی وروحی فداه به یوم چہار شنبه بوقت ظہر بتاریخ بست و ہفتم شہر شعبان المعظم ۱۳۱۳ یک ہزار سه صد و سیزده ہجری بحکم كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ بجوار رحمت حق آرامید طاب الله تعالیٰ ثراہا مزار شریف ایشاں در خانقاه دنده شریف است.

میاں فاضل صاحب قوم اوان سلمه الله تعالیٰ۔ از قدیم سکنه موضع کوٹلی علاقه سون سکیسر ضلع شاه پور تحصیل خوشاب اند حالا از عرصه چندیں سال در شہر کہوٹه تحصیل پنڈی گھیپ ضلع راولپنڈی استقامت می دارند اول محبت و شوق الہیه در دل ایشاں پیدا شده که بخدمت کسی اہل الله رفته فیض حاصل نمایم پس بعد تلاش بخدمت جناب پیر محمد شاه صاحب المعروف پیر میاں صاحب که از اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالقادر صاحب و خلیفه خاص جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب رضی الله تعالی عنه رفته بیعت نموده پنج سال خدمت کرده سلوک از قلب تا

نفی و اثبات حاصل نمودند بعد از انتقال اوشان بالحاح تمام بخدمت حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه
حاضر آمده بیعت کرده ملازم صحبت شریف گشتند چند سال که حضرت قبله برای گذاردن تابستان اول
بار در خانقاه شریف سون تشریف بردند درین سفر ایشان نیز حاضر بودند بوقت هیچه که بر کنار نمل[1]
رسیدند از حضرت قبله رخصت خواست حضرت بایشان مخاطب شده ارشاد فرمودند که جمیع ختوم
خواجگان نقشبندیه مجددیه هر روز بخوانید شما را اجازت است و ختم جناب شاه ابوسعید صاحب
که سه بار سورة الاخلاص و یکبار معوذتین و یکبار سورة الفاتحه است نیز همواره خوانده بر روح پر فتوح
حضرت ممدوح بخش نمایند اجازت است ایشان عرض نمود که این ختم شریف در کتاب مناقب
و مقامات احمدیه سعیدیه نوشته است که در آنجا هی بینیم فرمودند که این ختم مبارک در آن کتاب
مندرج نیست این محض معمول حضرت پیر و مرشد من حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس
سره و برد مضجعه بود که همیشه بلاناغه خوانده بر روح پاک جناب حضرت شاه ابوسعید صاحب بخش
مینمودند بعد از ان بوقت واپسی حضرت قبله از خانقاه شریف سون بطرف خانقاه شریف
موسی زئی باز از شهر نمل ایشان همراه خدمت حضرت قبله شده تا بخانقاه شریف موسی زئی رسیدند
روزی بوقت اشراق حضرت قبله قلبی و روحی فداه در تسبیح خانه تشریف میداشت بایشان مخاطب
شده ارشاد فرمودند که خواندن دلائل الخیرات و حزب البحر رخصت است و از شرف اجازت فرمودند
و فرمودند که اگر نزد شما کسی طالب خدا می آید و   بطلب ذکر خدا تعالی بیاید بلا
فرصت او را ذکر نشان بدهند و توجه کنند باز فرمودند که لباس فقر پوشیدن آسان است و ایمان
پروردن کردن مشکل است یعنی هر کاره که انسان میکند در ان لحاظ شرع باید واقعه روزی جناب
مولوی هاشم علی صاحب بیان کرده بودند که حضرت قبله یک روزی فرمودند که برحال میان محمد فاضل
صاحب این چنین مهربانی و شفقت میکنم که کسی بر اولاد خود میکند قریباً بیست سال منقضی شده
که در هر سال بخدمت حضرت قبله آمده خدمت کرده توجهات گرفته بعد قیام چندین ایام باز بوطن

[1] نمل نام قصبه ایست ضلع بنوں تحصیل میانوالی ۱۲ منه

خویش میرفتند و سلوک مقامات قریب باخر رسانیده تا حال در شہر کہٹہ مقیم اند حق تعالیٰ ایشاں را بسلامت و استقامت دارد۔

مولوی مہر محمد صاحب انگوی قوم اوان سلمہ اللہ تعالیٰ بسیار آدم خلیق و مسکین طبع و خوش تقریر اند بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ اخذ طریقہ شریفہ کردہ قریبًا بست و دو سال ہمیں وطیرہ میداشتہ بود کہ گاہ گاہ از خویش بخدمت حضرت قبلہ آمدہ چند ایام قیام نمودہ توجہات گرفتہ باز بوطن خویش میرفتند مقامات سلوک قریب باختتام رسانیدہ از شرف اجازت مشرف گشتند یک ماہ در خانقاہ شریف بسون امامت حضرت قبلہ کردند اکثر اوقات در خانہ کار تدریس میکنند از عرصہ بسبب[1] عیالداری افلاس بغایت درجہ میدارند از تنگی معاش ہمیشہ متردد الحال میمانند ازین جہت در احوال شان تغیر راہ یافتہ است حق تعالیٰ باصلاح آرد و استقامت عنایت کند آمین۔

مولوی نور خان صاحب چکڑالوی قوم اوان سلمہ اللہ تعالیٰ از عمدہ اصحاب و زمدۂ خلفائی حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند عالم فاضل صالح حلیم خوش طبع علم فقہ و حدیث در ہندوستان حاصل کردہ و اخذ طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ از حضرت قبلہ گرفتہ ملازم صحبت شریف گشتہ بعد چند سال یک بار ہمراہ حضرت قبلہ سفر خراسان کردہ تا چند ماہ اُستاد صاحبزادگان حقائق و معارف آگاہ جناب حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب و حضرت محمد بہاء الدین صاحب بودند از حضرت قبلہ کمال اخلاص و محبت داشتند و حضرت قبلہ را برا و شان نہایت شفقت و عنایت بود قریبًا ہفدہ سال شدہ اند کہ در ہر سال از خانہ خویش بخدمت حضرت قبلہ آمدہ توجہات گرفتہ و خدمت ہا کردہ باز بوطن خویش میرفتند و سلوک مقامات تمام کردہ از شرف اجازت مشرف گشتند حق تعالیٰ ایشان را استقامت بر طریقہ مجددیہ احمدیہ عطا فرمایند آمین یا رب العالمین ؎

---

[1] بیش از وفات حضرت قبلہ از زد و عیال فارغ شدہ اند حالاً خوش وقتی و شغل با فکار بیان فرمودہ اند ۱۲

مولوی ہاشم علی صاحب بگھاڑوی علیہ الرحمۃ از مخلص احباب قدیم واعظم خلفائی حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بود نامرد صالح خلیق مسکین الطبع وہموارہ ہمیں آرزو مید اشتند کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تا وقت زیست مرا مسکین دارد وخاتمہ بمسکنت کند ودر روز قیامت در زمرۂ مسکینان محشور گرداند اخذ طریقہ شریفہ از حضرت قبلہ کردہ قریبًا بست دو سال شدہ کہ در ہر سال بخدمت آمدہ ملازم صحبت شریف گشتند توجہات گرفتہ چند ایام قیام نمودہ باز بوطن خویش میرفتند سلوک مقامات تمام نمودہ بشرف اجازت مشرف گردیدہ بعد ازان در اندک زمانہ یک سال بست وپنج یوم قبل از وصال حضرت قبلہ بروز یک شنبہ بتاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب ۱۳۱۳ھ یک ہزار سہ صد وسیزدہ ہجری در بلدۂ خویش برحمت حق سبحانہ پیوستند حضرت قبلہ از فوتِ او قسان کمال محزون گشتند رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

ملا بیگ محمد صاحب سر بریدہ خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بسیار آدم جوانمرد ودلاور از گزیدہ مخلصین ومحبین حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ اند خدمت شائستہ از تہ دل میکردند بارہا در سفر خراسان ہمراہ بودند تو فنگ در دست گرفتہ پیش سواری اسپ حضرت قبلہ میدویدند ازین جہت ایشان را مرومان خراسانی شاطر حضرت قبلہ میگفتند در مراقبہ کمالات نبوت از شرف اجازت مشرف گشتند ووقت روانگی حضرت قبلہ جبہ عطا فرمودند بعد تا مدت چند سال توجہات گرفتہ سلوک بمراقبہ حقیقت موسوی رسانیدند ودستار وکلاہ مستعملہ باز عطا شدہ وپیش ازین در ابتدا سلوک از تبرکات حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ ویدہ مضجعہ نعلین شریف وتسبیح ودلائل الخیرات قلمی سنہری از روی مہربانی مرحمت شدہ بودند بَارَکَ اللہُ فِیمَا اَعْطَاہُ۔

ملا محمد رسول صاحب لتون افغان خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از خلفائے جلیل القدر حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بودند کثیر الذکر والفکر صاحب حالات وجذبات قویہ وواردات عظیمہ زاہد ومتوکل ومتقی دہ سالہ بودند کہ اول بیعت تبرکًا بر دست مبارک جناب

۱؎ بگھار نام قصبہ ایست بضلع راولپنڈی تحصیل کہوٹہ ۱۲ منہ ۲؎ سر بریدہ نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

حضرت حاجی دوست محمد صاحب که پیر و مرشد حضرت قبله بودند گردند بعد ازاں پنج سال در طالب العلمی گذرانیده یکبار اتفاقاً بخدمت حضرت حاجی صاحب ممدوح حاضر گشتند ارشاد فرمودند که ذکر میکنید یا نه عرض کردند که میکنم فرمودند که شما ذکر نمیکنید بایدکه بر ذکر مداومت نمائید که شما لائق طریقت هستید بعده پانزده سال دیگر در طالب العلمی بسر کرده بعد انتقال حضرت حاجی صاحب مغفور بخدمت حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه حاضر آمده از کمال اشتیاق و محبت قلبی بیعت کردند و این قدر تاثیرات و جذبات حاصل شد که زوجهٔ خویش را که غایت شکیل بود طلاق دادند و اکثر اوقات مجذوب میماندند پنج سال خدمت کارگل خانقاه شریف مشغول شدند و سه سال امامت حضرت قبله کردند پس حضرت قبله قلبی و روحی فداه اجازت طریقه شریفه عطا فرموده برائی حج راهی بطرف حرمین الشریفین زادهم الله شرفاً و تعظیماً شدند بعد از فراغ مناسک حج و زیارت مدینه منوره روضهٔ مطهرهٔ رسول اکرم صلی الله علیه وسلم حضرت قبله واپس در خانقاه شریف تشریف ارزانی فرمودند هفت سال دیگر ایشان خدمت امامت و کارگل وغیره خانقاه شریف کردند بار دویم از شرف اجازت مشرف فرموده اجازت نامه نوشتند و خدمت خانقاه شریف خراسان که در غنڈان[1] است سپرد ایشان کرده برائی اشاعت طریقه شریفه قائمقام خویش ساخته روانه بآں طرف فرموده بودند حسب الارشاد حضرت قبله خدمت خانقاه مذکوره سالها سال اختیار کرده و در آنجا استقامت نمودند و فیوضات و برکات و حالات باطن حضرات کرام علیهم الرضوان در قلوب مردمان اطراف و جوانب آں دیار القا میکردند بسیار مردمان آں نواحی مریدان میداشتند عالمی را منور میکردند عجیب صاحب تاثیر بودند و بارها می فرمودند که بر من ایں چنیں جذبات غالب هستند که بغیر نام خدا و نام رسول خدا یعنی کلمه طیبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دیگر هیچ چیز یادم نمی ماند پس در اندک زمانه چهار ماه هفت یوم بعد از وصال حضرت قبله بروز سه شنبه بعد نماز ظهر بتاریخ بست و نهم شهر ذی الحجه ۱۳۱۴ھ یک هزار و سه

---

[1] غنڈ بزبان افغانی قلعه کوه را گویند جمعش غنڈان و آن خطه ایست در وادی با زراعت و آبادی مابین غزنی و قندهار که در آن قلعه هائی کوه بسیار افتاده و در آں خانقاه شریف حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری واقع است ۱۲ منه

صد و چہاردہ ہجری بحظیرۂ قدس آرامید مزار شریف ایشان در خانقاہ شریف خراسان است غفر اللہ
تعالیٰ لہٗ۔

جناب مولوی محمود شیرازی[1] صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از اکابر اصحاب و اجلّۂ خلفائے
حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ اند حاجی قاری خوش لحن عالم فاضل جید علوم در ملک خویش و ملک
استنبول تحصیل کردہ اند ہیچ علمی نیست کہ درآں ماہر نباشند و در علم حدیث و تفسیر و فقہ گویا نظیری ندارند
و در علم منطق و فلسفہ و ہیئت گویا از واضعین فن اند و در علم شعر و لغت عربی و علم ادب و انشا چہ بلسان
فارسی و چہ بلسان عربی یک نمونہ قدرت الٰہی ہستند ؎ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ نسبت عالی و حالات
جلیلہ میدارند یک شب بوقت عشاء در مسجد خانقاہ شریف حضرت قبلہ تشریف ارزانی میداشتند
و گرداگرد جمعی کثیر نشستہ بودند ارشاد فرمودند کہ توجہ پیر و آمدن حالات بر استعداد طالب موقوف اند کسی
استعداد کم میدارد و کسی زیادہ پیر کہ بعضی مرید خویش را توجہ در یک مقام می فرماید مریدی کہ ذی استعداد
باشد حالت دیگر مقام کہ فوق آن مقام است نیز می یابد و کیفیت را می شناسد مثل مولوی محمود شیرازی
صاحب روزی مولوی صاحب ممدوح بطرف ہندوستان روانہ شدند حضرت قبلہ بپاس خاطر ایشان
تا بیرون دروازہ خانقاہ شریف ہمراہ رفتہ دعا خواستہ رخصت کردند وقتیکہ واپس آمدند در دالان
نشستہ فرمودند کہ مولوی شیرازی صاحب بوقت روانگی گفتہ اند کہ در ولایت صغری و کبری و علیا
اللہ تعالیٰ مرا آں حالاتی عطا فرمودہ است کہ متقدمین ہم بیان نکردہ اند و در مقامات عالیہ تحریر است
پس فقیر اوشان را گفت کہ شکر خدا بجا آرید و طالب مزید باشید۔ روزی مولوی صاحب موصوف بیان
کردند کہ والد بزرگوار من میفرمودند کہ برائی تحصیل کنانیدن علوم تو زر کثیر بر استادان صرف کردہ ام کہ اگر
ہمراہ تو وزن کردہ شود بیش خواہد شد۔ بسیار خوش بیان و خوش کلام و ہفت زبان اند و در تحریر و تقریر
ثانی ندارند و در اول ملاقات انسان را فریفتہ میکنند اگر دشمن باشد ہم دوست می گردد و استاد حضرات
صاحبزادگان اند و کار امامت و تحریر و دیگر خدمتہای شائستہ کردند ہفت سال توجہات گرفتہ سلوک

---

[1] شیراز نام شہریست توابع ایران ۱۲ منہ

مقامات باخر رسانیده از شرف اجازت مشرف گردیدند اگرچه حالات باطن جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بسیار اند ولکن این احقر بپاس ادب گاهی دریافت نکرده هر قدر حالات ایشان که مرا معلوم بود درج کتاب کردم جزاهم الله سبحانه عنا خیر الجزا و بلغهم الی مرتبة الاقصی۔

قاضی عبد الرسول صاحب انگوے قوم کچی سلمه الله تعالیٰ از خاصه اصحاب کار کرده

وچیده خلفائے حضرت قبله قلبی وروحی فداه اند حافظ القرآن صالح سحر خیز ذاکر صاحب ذوق وشوق بیعت بر دست مبارک حضرت قبله کرده هر سال بخدمت شریف آمده صحبت حاصل نموده توجهات گرفته باز بوطن خویش میرفتند تامدت ده سال از شرف اجازت مشرف گشته بعد از آن دیگر ده سال همین طور بدستور سابق می آمدند و میرفتند و خدمتها کرده سلوک مقامات باخر رسانیدند و در بنای خانقاه شریف سون خدمتهای شاقه و کارهای شدیده شب و روز می کردند جزاهم الله عنا خیر الجزاء

میرا صاحب قلندر از باشندگان پشین سلمه الله تعالیٰ از گزیده اصحاب وزبده خلفائے

حضرت قبله قلبی وروحی فداه اند جوانمرد ولاور سخی صاحب توکل وصاحب قناعت کثیر الذوق والشوق دائم الذکر والفکر در علم تصوف بسیار صاحب استعداد خوش طبع تعلقات جهانداری را یک لخت گذاشته و خطرات ماسوا الله را پس پشت انداخته اند بیعت بر دست مبارک حضرت قبله کرده قریبًا هیجده سال شده اند که در هر سال بخدمت اقدس آمده چندماه قیام نموده از صحبت شریف بهره یافته توجهات گرفته باز میرفتند۔ مثنوی مولانا روم صاحب وغزلیات دیوان حافظ وغیره اکثر بزبان یاد میدارند و بوقت غلبۂ شوق میخوانند و از شرف اجازت مشرف گردیده اند یکبار حضرت قبله ایشان را فرمودند که شما را اجازت است که در ملک هند و سنده و خراسان و هندوستان هر جا که استقامت پابند قیام نمایند و اگر طالب خدا بشما رجوع کنند توجه کنید عرض نمودند که قبله من لیاقت آن ندارم و این پابندی هم از من نمیشود الغرض که سخت آزاد اند باین چیزها التفات نمی نمایند۔ چنانچه اسم قلندر راست فی الحقیقت هم قلندر اند جعله الله تعالیٰ من الهادین المهدیین

سید امیر شاه صاحب همدانی بلادلی سلمه الله تعالیٰ از خلص اصحاب ومکمل خلفای حضرت

قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند حافظ القرآن ذاکر جوالمزد دلاور خوش طبع بیعت اول در حالت طفلی بر دست مولوی احمد دین صاحب انگوی کردہ بعد انقضائے چندین سال کہ مولوی صاحب موصوف وفات یافتند بخدمت حضرت قبلہ آمدہ بیعت کردند قریباً نہ سال و سہ ماہ خدمت کما لکل و اکثر اوقات امامت خانقاہ تشریف کردہ التزام صحبت نمودہ توجہات گرفتہ از شرف اجازت مشرف گشتند چند تبرکات تا ایجا ایشاں را حضرت قبلہ عطا فرمودہ اند رَزَقَهُ اللّٰهُ الاِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ

مولوی حسین علی صاحب قوم میانہ ساکن وان بچھراں سلمہ اللّٰہ تعالیٰ از خاصۂ اصحاب واعظم خلفائے حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند عالم فاضل جید صوفی کامل خوش استعداد ظاہری و باطنی و اُستاد حضرات صاحبزادگان اند علم صرف و نحو و منطق تا حمداللہ در ملک خویش خواندہ باقی علم حدیث واصول و فقہ و منطق و فلسفہ و چغمینی و اقلیدس وغیرہ در ہندوستان خواندند بعد تحصیل علوم کہ از عمر ایشاں بست سال گذشتہ بود کہ شوق جستجوی و تلاش پیری شد استخارہا شروع کردند در خواب درویشی دیدند و مکانی احوال درویشان پرسیدن شروع کردند و نشان مقامے آن درویشان آخر یک طالب علم کہ از ایشان علم حدیث شریف میخواندند نشان خانقاہ سون و شکل حضرت قبلہ بیان نمود از شنیدن این خبر فرحت اثر روانہ شدند وقتیکہ در خانقاہ شریف سون رسیدند ہماں طور مقام و ہمان شکل حضرت قبلہ چنانچہ در خواب اذن شدہ بود دریافتند حضرت قبلہ پرسیدند از کدام جای عرض کردند از قصبہ وان بچھران فرمودند از حال مولوی حسین علی خبر داری بچہ طور بود ند عرض کردند بخیریت باز فرمودند تو از خویشان او ہستی یا نہ عرض کردند کہ قبلہ من خود حسین علی ہستم باز بجائی دیگر معزز نشاندند پس یک لحظہ عرض بیعت کردند فرمودند دریں طریق کشف و کرامت نیست دریں طریق رنج تعب است چندین عمر در تکلیف تحصیل علم گذاردی باز چرامی سوزی عرض کردند کہ قبلہ محض برائی دین آمدہ ام پس آخر الامر حضرت قبلہ ایشانرا بیعت دادہ داخل طریقہ عالیہ فرمودند و بسیار مورد الطاف گردیدند وقتیکہ سبق ایشان بمقام کمالات نبوۃ رسید پس حضرت قبلہ ایشان را سراپا عطا فرمودہ از شرف اجازت

لہ وان بچھراں نام قصبہ ایست ضلع بنوں تحصیل میانوالی ۱۲ منہ

مشرف فرمودند اجازت نامہ نوشتہ دادند اجازت دلائل الخیرات وحزب البحر نیز عطا شد وہمراہ صاحبزادگان بکمال اُلفت فرمودند کہ بعد وفات حضرت قبلہ یک روز مولوی صاحب ممدوح میفرمودند کہ درحلقہ جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب نشستہ بودم ویدم کہ متوجہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہستم ودو شخص متوجہ بحضرت قبلہ اند ندائی خدائی آمد کہ این ہر دو از خانقاہ تشریف بادہ کنید از ان بعد توجہ بحضرت قبلہ نمیکنم ومتوجہ حضرت صاحبزادہ صاحب کہ بعینہ این حضرت ہمان حضرت ہستند متوجہ میباشم بسیار صاحب حالات اند کشف ہای صحیح میدارند واکثر اوقات خوابہای خوب خوب می بینند اگرچہ حالات باطنی ایشان بسیار اند ولکن بسبب طول عبارت در تحریر از اندراج اختصار کردہ شد بارک اللہ تعالیٰ فی عمرھم وعملھم ونفع بعلومھم وعرفانھم المسلمین۔

(احوال والد ماجد راقم الحروف)

حاجی حافظ سید میر احمد علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاجی الحرمین الشریفین حافظ القرآن عابد ذاکر سحر خیز دلاور خوش طبع از سادات صحیح النسب اہل دہلی ساکن بھوجلا پہاڑی قریب دروازہ شاہ ترکمان صاحب بودند واز ابتدا بزرگان این فقیر از خراسان بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی در شہر دہلی تشریف آوردہ بودند پس از آن وقت تا آخر زمانہ بہادر شاہ بادشاہ دہلی بعہدہ سرچہ کی خواصان منسوب بودند واکثر بزرگان خاندان این فقیر در ہنگامہ غدر دہلی از دست اہل فرنگ شہید شدند رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بعد گذشتن ہنگامہ جنگ والد شریف را ذوق وشوق آلہیہ ومحبت اہل اللہ در دل پیدا شد وبرگرد فقرا بسیار گشتہ ہر جا کہ میرفتند تسکین دل نمیگشت بعد چند مدت کہ جناب حقائق ومعارف آگاہ قدوۃ السالکین پیشوائی عارفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب در خانقاہ شریف دہلی تشریف آوردند پس بخدمت اقدس حاضر شدہ در حلقہ محفل ایشان شریک شدند جمعیتی وتسلی دست دادہ از شرف بیعت بہرہ یاب گشتند یک نسخہ کتاب مناقب ومقامات احمدیہ سعیدیہ ویک سلسلہ شریف پیران نقشبندیہ مجددیہ کہ از دست مبارک بمہر خویش مُزین فرمودہ عطا شدہ مورد الطاف حضرت ایشان گردیدند بعد عمرہ چند سال محبت زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً در دل افتاد پس روانہ گردیدہ در مکہ معظمہ

رسیدند. در انجا چند روز قیام نمودہ بخوبی از ارکان حج فارغ گشتہ از کمال ذوق و شوق برائے زیارت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم راہی مدینہ منورہ شدند بعد حصول زیارت حبیب خدا رسیدہ الوا بخدمت حاجی الحرمین الشریفین مہاجر مدینہ منورہ روضہ مطہرہ حقائق و معارف آگاہ جناب حضرت حاجی حافظ مولوی محمد مظہر صاحب قبلہ قدمبوس شدند چونکہ از وقت طفلی با حضرت ممدوح الفتی بود کہ در خانقاہ شریف دہلی حفظ کلام اللہ شریف یکجا کردہ بودند از کمال مہربانی ارشاد شد کہ جائی فقیر خانۂ ایشانست و بسیار تلطفات و عنایات بر حال ایشان مبذول فرمودند پس قریبا یکسال در آن بلاد منبرکہ استقامت نمودند و ہر روز زیارت روضہ منورہ مطہرہ میکردند و بسبب کثرت شوق اوقات عزیزہ خویش را خوش میداشتند روزی جناب حضرت ممدوح ارشاد فرمودند کہ میر صاحب اہل و عیال ایشان در دہلی اند پس رفتن شما بآں طرف و خبرگیری اوشان ضروریست عرض کردند کہ قبلہ راست میفرمائید ولکن دل نمیخواہد کہ ازین جا روم و طوق عیالداری کہ در گردن ما او فتادہ است بیشک رستن ازین نمیتوانم ؎

دردلم بود کہ ہرگز نشوم از تو جدا　　چکنم چارہ ندارم کہ خدا کرد جدا

پس ازان جا روانہ شدہ بدہلی رسیدند۔ دہ ماہ در آنجا قیام نمودہ آخر دل برداشتہ شدند و یک عریضہ باز بخدمت اقدس جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت حاجی حافظ مولوی محمد مظہر صاحب قبلہ بایں مضمون تحریر نمودند کہ قبلہ ازان روز یکہ از مدینہ شریفہ در اینجا آمدہ ام تشویش بر ما متولی گردیدہ و پریشانی غلبہ کردہ اطمینان قلبی میسر نمی گشت و این قدر وسعت ندارم کہ با زمرہ عیال و اطفال جان خود را بمدینہ منورہ میرسانم پس حالاً از تہ دل ہمیں ندامی برآید کہ مع جمیع اہل خانہ خود بہ طرف خانقاہ شریف موسیٰ زی رسیدہ بقیہ عمر را در آنجا می گذارم و جاروب کشی مزار پُر انوار حضرت پیر و مرشد خود جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف اختیار کنم و تکمیل سلوک مقامات بخدمت جناب حضرت خلیفہ عثمان صاحب کنم ارادہ مصمم داشتہ ام و طالب دعا ہستم اگر در حق این فقیر دو لفظ سفارش بحضرت عثمان صاحب تحریر فرمائید بعید از الطاف قدیمانہ نخواہد بود پس در جواب این عریضہ حضرت ممدوح سرفرازنامہ از قام فرمودہ ارسال نمودند کہ بعینہ نقل آن تبرکاً در

این جا ایراد مینمائیم۔

مکتوب شریف آمده از مدینه منوره۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوة از فقیر محمد مظهر احمدی
کان الله له برادر عزیز حاجی حافظ میر احمد علی صاحب سلام خیر انجام ودعا استقامت شریعت وطریقت
مطالعه نمایند مکتوب محبت اسلوب رسیده خوش وقت ساخت دعاها کرده شد ومیشود انشاء الله تعالیٰ
همه خیر خواهد شد حق تعالیٰ منتسبان این طریقه علیه را ضائع نخواهد کرد خاطر جمع دارند ونظر براو کنند نوشتن
بخلیفه عثمان صاحب مناسب نیست ایشان خود صاحب علم وکرم ولطف اند وموافق استعداد هر کس
تربیت میفرمایند شخصی ثالث درمیان پیر ومرید خوب نیست شما را لازم که بحسب مرضی شان کار کنند
وبرای فقیر وفقیرزاده احمد دعا کرده باشند والسلام۔

پس ازین مع اهل وعیال که این احقر نیز همراه بود در خانقاه شریف موسیٰ زئی رسیده تجدید بیعت
دست مبارک حضرت قبله قلبی وروحی فداه کرده سالها سال ———— التزام صحبت بابرکت
نموده توجهات گرفته وخدمتهای شایسته کرده سلوک مقامات قریب بآخر رسانیده از شرف اجازت مشرف
گردیدند بعد ازان در اندک زمانه سیزده سال یازده ماه بست یک یوم قبل از وصال حضرت قبله روز
یکشنبه بوقت صبح بتاریخ دوم ماه مبارک رمضان سنه ۱۳۰۰ یک هزار وسه صد هجری بجوار رحمت حق جل شانه
پیوستند مزار شریف ایشان قریب بخانقاه شریف موسیٰ زئی بفاصله یکصد وسی قدم جانب شمال است
برد الله مضجعه ونور الله مرقده ورضی الله تعالیٰ عنه

احوال راقم الحروف اکبر علی عفی عنه این نالائق اگرچه این لائق نیست که احوال خود را بنویسد
لیکن بعضی عنایات حضرت قبله ما قلبی وروحی فداه که بحال این احقر مبذول شده اند چیزی ازان تبرکاً مینگارم
در اول دفعه از دهلی همراه حضرت والدی ماجدی خویش بخدمت اقدس جناب قبله قلبی وروحی فداه آمده
بتوسط حضرت والد شریف عرض بیعت کردم منظور فرمودند بعد نماز عشاء در خلوت طلب فرموده از بیعت
مشرف ساختند وبسیار مهربانی ها می فرمودند وبعض بعض اوقات از کمال شفقت وعنایت میفرمودند که
چیزی از کلام الله شریف بآواز بلند بخوان پس حسب الارشاد سوره های قرآن شریف میخواندم ودر آن

زمان که ذکر بر لطائف میکردم بارہا در حالت رویا رسیدیم کہ حضرت قبلہ بما متوجہ ہستند و توجہ می فرمایند۔ و حالت جذب بر من غلبہ کردہ است وقتیکہ بیدار میشدم لطائف خود را میدیدم کہ بذکر جاری ہستند و ہمین حالت جذب در بیداری تا وقتی زائل نمیگشت پس تدریجاً بطریق طفرہ حضرت قبلہ این احقر را بمقام قوس رسانیدند۔ در آن ایام عریضہ متضمن حالات خود نوشتہ بخدمت اقدس گذرانیدم حضرت قبلہ در جواب این عریضہ سطری چند ارقام فرمودند آنرا تبرکاً ایراد مینمایم و آن اینست۔

عبارت دستخط خاص حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بعینہ۔ جناب من اگر کار سلوک بطلق زبان میشدی از طرف فقیر از دائرہ قوس تا لاتعین اجازت است امروز برو بہر طرف کہ مرضی مبارک میباشند مگر حکیم کہ کار سلوک کار یک روزہ نیست مدت مدید میخواہد از بار رسال فقیر از قلب تا قوس توجہ کردہ ام این قدر سلوک درین وقت ہیچ جائی نشنیدہ ام حالا بیدغدغہ و بے اندیشہ بروند اگر حیات باقی تمام سلوک کردہ خواہد شد و اگر حیات فقیر نبود پس مطلق با اجازت زبانی صبر فرمایند۔ والباقی عند التلاقی ۱۲

روزی این خادم عریضہ متضمن حالات و مکشوفات خویش بحضور گذرانید کہ قربانت شوم درین روزہا این احقر را بہ برکت حضرت قبلہ صفائی باطن و انکشاف صحیح بجدی رسیدہ کہ ہر امورات و معاملات و حالات و کیفیات دور و نزدیک کہ در باطن خویش ملاحظہ می کنم در ظاہر او را موافق و مطابق می بینم و راست می یابم این محض از تصرفات و توجہات حضرت قبلہ است ورنہ این کمترین نالائق محض است ؎

رستن ازین پردہ کہ بر جان تست بے مدد پیر نہ امکان تست

حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ در جواب بر پشت عریضہ چند کلمات ارقام فرمودند آن را تبرکاً مینگارم و آن اینست۔

عبارت دستخط خاص حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بعینہ الحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً لکن سعی باید نمود کہ در مراقبہ و شب خیزی بسیار شاغل باشند و باین و آن نظر نفرمایند ۱۲ بعد انقطاع سیر مراقبہ اسم الظاہر بسیر و سلوک در مراقبہ اسم الباطن سبق مراقبہ کمالات نبوت ارشاد فرمودند و ایضاً فرمودند کہ درین مقام سالک را جہالت و نکارت در باطن زیادہ میشود ازین باعث شما را درین مراقبہ تاخیر کردہ بودم تا کہ

رابطہ مقام زیدین بخته خود که حالات مقام کمالات نبوت در کارخانه ایشان خلل انداز نشید پس از آن فرمودند که خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا که شما سیادان از آن فخر میدارید بلکه تمام عالم فخر میدارند غور کنید که چه طور اوقات بسر کرده اند باز این حدیث شریف خواندند (حدیث) ماشبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض ۱۲ پس از آن روز بوقت صبح روز دیگر بتغیر یاد کردن نیت مراقبه کمالات نبوت در حلقهٔ حضرت قبله شامل شدم پس در دل خطره آمد که نیت مراقبه یاد ندارم دراین خیال متفکر بودم که از هر چهار اطراف حلقه شریف آوازی از غیب شنیدم که کسی از غیب مے گوید که ایفلان بگو فیض می آید از ذات بحت پس همیں نیت متوجه فیض شدم بعد فراغ از حلقه این احوال نوشته پیش حضور اقدس نهادم برپشت عریضه از دستخط مبارک خویش نیت مراقبه کمالات نبوت ارقام فرمودند پس سبق این احقر دراین مقام بود که روزی در گوشه تنهائی نشسته ذکر میکردم دران حال غنودگی برمن غالب آمد دیدم که برای زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطرف مدینه بے زاد و راحله پا پیاده روانه هستم بعد قطع مسافت روضه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنظر آمد بمجرد زیارت کردن روضه مطهره ذوق وشوق از حد غلبه کرد حتی که پا از رفتن بماند و هوش از سر رفت جان و جهان را فراموش کردم بعد یک لحظه که با فاقت آمدم جان خود را دیدم که همان شوق ومحبت باقیست پس متوجه آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شده بکمال ادب وخلوص قلب چند تسبیح درود شریف خواندم پس از عبور کردن سیر وسلوک مقام کمالات رسالت سبق مراقبه کمالات اُولوا العزم ارشاد شده وفرمودند که ذکر اسم ذات ونفی اثبات بسیار کنید عرض کردم که قبله پیش ازین ذکر تهلیل لسانی پنج هزار درود روزانه فرموده بودند واین خادم بر این مواظبت میکند فرمودند که تهلیل لسانی برائے دفع خطرات خوب است وبرائے ازدیاد تیزی نسبت ذکر اسم ذات ونفی اثبات مفید است چونکه حالاً سبق شما بمقام بالا رسید پس درین جا تیزی نسبت بکار است ذکر اسم ذات روزانه ده هزار بر قلب ودو هزار بر نفس ویک یک هزار بر دیگر لطائف کل نوزده هزار ورد سازند بعده در عرصهٔ قلیل مهربانی فرموده سبق مراقبه حقیقت کعبه ارشاد فرمودند وفرمودند که انشاء اللہ تعالیٰ دراین مقام تاثیر بسیار ظهور میکند والیضاً فرمودند

که اتمام کردن سلوک وعبور کردن مقامات سهل است در یک ماه هم طی کرده میشوند ولکن اصل مراد جمیع سلوک مقامات نقشبندیه مجددیه از قلب تا دائرہ لاتعین نفرت از ماسوا اللہ وسردی از تعلقات است وبجز ذوق وشوق حق تعالیٰ در دل هیچ نماند تا وقتیکه طالب این حالت را در باطن خویش مشاهده نکرد هنوز روز اول است روزی بعد نماز ظهر معرفت میاں غلام مصطفےٰ صاحب قوم بائی این احقر را طلبیده از شرف اجازت مشرف فرمودند واز کمال مهربانی وعنایات چند تبرکات مستعمله خویش تا ده یکجا حسب ذیل ۔ دستار مبارک ۔ کلاه سعادت ۔ جبه شریف ۔ عصائے مبارک عطا فرمودند ۔ وهمواره برای این احقر نان از خانه میفرستند چندین بار عرض نمودم که قبله من ادنیٰ ترین از خادمان هستم پس همراه درویشان خانقاه شریف نان در لنگر میخورم فرمودند که فقیر برائے شما هیچ تکلیف نمیکند مثل فرزندان خویش میشمارد هرچیزکه درخانه میسر میباشد برای شما نیز فرستاده میشود ودیگر مهربانی وعنایات وشفقتهای ظاهری باطنی که حضرت قبله بحال این احقر مبذول میفرمودند لاتعد ولاتحصیٰ اند اگر مرا از حق تعالیٰ عمر نوح عطا شود وهر روز شکریه احسانات حضرت قبله ادا کنم هرگز ادا نخواهم کرد ؎

گر بر تن من زبان شود هر موئی ،	یک شکر تو از هزار نتوانم کرد
اگر هر موئی من گردد زبانی ،	ز تو رانم بهر یک داستانی
نیارم گوهر شکر تو سفتن ،	بری موی ز احسان تو گفتن

عرصه قریبًا بست سال پنج ماه بست وپنج یوم بخدمت حضرت قبله گذرانیدم ودرایں مدت دراز گاهی این احقر را اتفاق سفر وورود رازنیفتاد وازیں باعث کسی مکتوب شریف وکلامی عبارت از حضرت قبله بنام این احقر بطریق رسل ورسائل صدور نیافته پس خدمت حضرت قبله ودولت حضور ایشان که نعمت عظما وسعادت کبرا بود نصیب گردد والحمد للہ علی ذلک حمدًا کثیرًا متوافرًا والشکر للہ شکرًا متکاثرًا اللہ تبارک وتعالیٰ این احقر را وجمیع برادران طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه را اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیه وسلم وپیروی پیران کبار علیهم الرضوان ظاهرًا وباطنًا عطا فرمایاد بحرمة النون والصاد بالنبی وآله الامجاد

علیه وعلی آله من الصلوات افضلها ومن التحیات اکملها وبا اینهمه که نوشتم احوال این روسیاه تباه در تباه است تمام عمر در بطالت رفت و میرود مَثَل مَنْ مُثَل نجاستی است زر اندوده و حُکْم من حکم زهریست شکر آلوده نفس آمارهٔ من مجبول است بحُبِّ جاه و ریاست میخواهد که همه مردم بوی محتاج و منقاد باشند و او کسی را محکوم نبود اگر این دعوی خدائی نیست پس چیست بوی از ایمان بشام من نرسیده دلم از گرفتاری غیر خلاص نشده عمل من همه نافرمانی حق سبحانه است و همت من مقصور بر ظاهر آرائی نظر گاهِ خلق را آراسته ام. قالِ من منافی حالِ من است و حالِ من مبنی بر خیالِ مرضِ ملدوقی من ذاتیست که اصلا منفک نمی شود و علّتِ باطنی مَنْ اصلی است که علاج نمی پذیرد ؎

دائما در بندِ عصیاں بوده ام   همقرینِ نفس و شیطان بوده ام

بے گنه نگذشت بر من ساعتی   با حضورِ دل نکردم طاعتی

قسم است بخداوند عالم که حضور در طاعت کجا نفس طاعت هم بوجود نیامده و در تمام عمر یک بار اله نگفته ام که قابل قبولِ درگاه او باشد بحسب صورت از اهل ایمانم امّا در حقیقت از هر کافر بتر گذشته ام و بدانه شکرِ احسانهای خداوند کریم که شمهٔ آن شنیدی بار بار مرتد او کفر میکنم و توبه می کنم و می شکنم و تجدید ایمان مینمایم امّا از باطن نفاق نمیرود. اگر رحمت او سبحانه دستگیری نفرماید بواسطه مشائخ کرام پس از من محروم تر و محجوب تر کسی نباشد. وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ. خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝ بالجمله عیوب مجسّمهٔ و ذُنُوب مجتمعه ام شرارت و ضلالت نقدِ وقت است و اوبار جہالت بر کفِ دست کار من از معالجه گذشته است بیقین یقین می دانم که اصلا شایان درِ دیت حضور نیستم و باعتقاد جازم حاکم ام که از این ترهّات و طاعات که و اِرد چیزی نمی شود و مقصود چیزی دیگر است وَهُوَ وَرَاءُ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءُ الْوَرَاءِ ؛ هیهات هیهات ؎

چشم دارم کز گنہ پاکم کنی   پیش از آں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری   از جہان با نورِ ایمانم بری

؎ مسکین حسن میگوید ای دقتِ عشاق تو خوش   گرمن از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الْخِتَامِ وَعَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّۃِ وَالْاِکْرَامِ عَلٰی مَشَائِخِنَا الْکِرَامِ

سید محمد شاہ صاحب سید ہمدانی بلاولی سلمہ اللہ تعالیٰ برادرزادہ جناب حضرت سید لعل شاہ صاحب مرحوم ساکنہ دندہ شاہ بلاول اند واز خلص نیازمندان ومحبان حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ حافظ القرآن جوان عمر مسکین الطبع بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ کردند بعد وفات جناب حضرت لعل شاہ صاحب مغفور بمع خویشان ورفیقان خویش بتعجیل تمام بخدمت حضرت قبلہ رسیدند پس حضرت قبلہ بعد دعا گوئی تعزیت بروز دیگر دستار خلافت برسر ایشان بستند واجازت نامہ بقلم جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نویسانیدہ عطا فرمودند وارشاد شد کہ حالا شما بخانہ خویش بروید کہ مردمان از اطراف وجوانب برائے تعزیت گوئی خواہند آمد باید کہ بعد فراغ از تعزیت خوانی وکار خیرات وغیرہ نزد فقیر بیایند کہ شمارا واقفیت از راہ سلوک از ضروریات است پس ایشاں حسب الارشاد حضرت قبلہ درعرصۂ قلیل باز بخدمت اقدس رسیدند وکتاب اربع انہار وکتاب درر المعارف سبقاً از حضرت قبلہ خواندند سہ ماہ قیام نمودہ توجہات گرفتہ از صحبت شریف فیض یاب گردیدند حضرت قبلہ برحال ایشاں از حد مہربانی وشفقت میفرمودند ونزدیک ایام روانگی ایشان کہ این احقر درآں وقت حاضر بود ارشاد فرمودند کہ حالاً بکار باطن خویش تا بولایت علیا کہ نصف سلوک است مداومت نمایند آیندہ اگر حیات فقیر باقی دیدہ خواہد شد باقی احوال ایشان حضرت قبلہ در مکتوب بست وچہارم کہ بنام جناب مولوی حسین علی صاحب درج کتاب است نوشتہ است او تعالیٰ شانہ ایشاں را توفیق برداشت این کار بزرگ عطا فرماياد۔

آسامی بعضی خلفائے جناب قطب الارشاد فرد الافراد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری ادام اللہ تعالیٰ علینا برکاتہ وفیوضاتہ کہ پس از وصال حضرت ایشاں بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ استفادۂ فیض سالہا سال گرفتہ اند درین جامے نگارم

حاجی گل صاحب افغانی باجوڑی مرحوم

مولوی شیر محمد صاحب مرحوم

مولوی غلام حسن صاحب مرحوم
حافظ محمد یار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
حاجی محکم الدین صاحب مرحوم
ملا پیر محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
ملا دوست محمد صاحب قوم کنڈی سلمہ اللہ تعالیٰ
ملا عبدالحق آخوندزادہ صاحب ہرپیال مرحوم
ملا عبدالجبار آخوندزادہ صاحب مرحوم
خدایار آخوندزادہ باڈر سکنہ چودہواں مرحوم
مولوی فتح محمد صاحب استرانہ مرحوم
امیر خاں صاحب باڈی سکنہ خانگڑھ سلمہ اللہ تعالیٰ

میاں فضل علی صاحب مرحوم
ملا قطار آخوندزادہ صاحب قیسرانی سلمہ اللہ تعالیٰ
عطا محمد آخوندزادہ گنڈا پور مرحوم
ملا عطا محمد صاحب آخوندزادہ مرحوم
ملا نسیم گل آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
میاں ملا محمد رسول صاحب پیوندہ مرحوم
مولوی عبدالغفار صاحب باڈر سلمہ اللہ تعالیٰ
غالب علی خاں صاحب ہندوستانی مرحوم
علی محمد صاحب بابر مرحوم
فقیر عبداللہ صاحب مرحوم ڈیرہ والہ

خاتمہ۔ در بیان بعضی حالات و کیفیات امراض و انتقال و تجہیز و تکفین و تدفین حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ مع احوال تاریخی و نقشہ کل عمر شریف و احوال اجازت نامہ و تحصیل علوم و دستار بندی فضیلت و بعد وصال حضرت ایشاں بر مسند ارشاد نشستہ اجرای طریقہ فرمودن جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و رشدہ مع احوال تاریخی و نقشہ عمر شریف از وقت ولادت باسعادت تا وقت جلوس بر مسند ارشاد و ہفت سلاسل و نیات مراقبات مقامات مجددیہ و ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ؛

وطن مالوفہ شریف حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ از آبا و اجداد شہر لونی[1] است ، وقتیکہ بسن تمیز رسیدند والد ماجد شاں حضرت قبلہ کہ نہایت مرد صالح بزرگوار و فقیہ و منزل فہمی بشوق ہموارہ ورد مید اشتند حضرت قبلہ را برائے تحصیل علوم دینیہ از خانہ مسافر کردند پس از تحصیل علوم دینیہ ضروریہ فارغ گشتند محبت[2] فقرا اہل اللہ در

---

[1] لونی نام قصبہ ایست از ملک دامن کرہ تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں از ملک پنجاب ۱۲ منہ [2] احوال بیعت و تحصیل علوم و حصول نسبت مفصل حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ در ملفوظ مقدم مندرج است ۱۲ منہ

دل افشاند بعد جستجوی و تفتیش اہل کمال باطن بخدمت جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد
صاحب قندہاری حاضر شدہ از شرف بیعت مشرف گردیدند و خدمت ہای شاقہ و کارہای شدیدہ
در سفر و حضر کماحقہ چنانکہ باید و شاید بدل وجان می کردند چنانچہ بارہا بلکہ اکثر برائے کار خدمت بوقت
صبح از خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف بشہر ڈیرہ اسمٰعیل خان کہ فاصلہ و مسافت بست کروہ است رفتہ و کار معلومہ
را حسب مرضی مبارک پیر و مرشد خود باحسن وجوہ سرانجام فرمودہ تا بوقت شام حاضر می آمدند و بسبب غلبۂ
جذب باطنی بکمال ذوق و شوق تکلیف راہ را ہیچ معلوم نمیکردند اینچنین خدمتہا کسی از خلفاء جناب حضرت
حاجی دوست محمد صاحب قبلہ نکردہ بودند و بارہا در سفر خراسان و ہندوستان وغیرہ در خدمت حاضر حضور
بودند اگرچہ خلفاء خدا شناسای جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بسیار بودند ولیکن محبت قلبی
و رسوخ باطنی حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ از حد زیادہ بود کہ علم حدیث و علم اخلاق و علم سیر و علم تصوف از
حضرت پیر و مرشد خویش سند کردند و سیر سلوک در جمیع مقامات بتفصیل و تحقیق قطع نمودہ فیضہا و انوارہا
تمام و کمال حاصل کردہ و در جمیع طرق مشہورہ نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ و مداریہ
و قلندریہ و شطاریہ وغیرہم اجازت مطلقہ یافتہ از شرف خلافت مشرف گشتند و آخر وقت نیز در بیماری حضرت
پیر و مرشد خویش حاضر بودہ شب و روز در خدمت بابرکت برائے علاج معالجہ پیش حکیمان وغیرہ میدویدند
و کمر خدمت چست بستند وقتیکہ مرض شدید گشتہ و معاملہ باخر رسیدہ جناب حضرت پیر و مرشد حضرت قبلۂ ما
قلبی و روحی فداہ را بمسند ارشاد قائم مقام خویش کردہ و خلیفہ مطلق و نائب مناب برحق خویش نمودہ کلہم اختیارات
خانقاہ شریف موسیٰ زئی و خانقاہ شریف دہلی و خانقاہ شریف خراسان وغیرہ از ہر وجہ سپرد ایشان کردند
بعد ازاں شب دوشنبہ بست و دویم شہر شوال المکرم ۱۲۸۴ھ سنہ یک ہزار و دو صد و ہشتاد و چہار ہجری
المقدس قبلۂ عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری قدس
اللہ اسرارہم الاقدس ازین عالم فانی بدار جاودانی بمقام اعلیٰ علیین کہ جای صدیقان لاخوف علیہم ولاہم
یحزنون است شتافتند و بعد وصال حضرت پیر و مرشد خویش ازین تاریخ مندرجہ بالا بر مسند ارشاد
قریبًا سہ سال جلوس فرمودہ از کمال اشتیاق و غایت محبت قلبی برائے زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ

شرفاً و تعظیماً با چند خادمان روانه شدند بعد رسیدن در مکه معظمه و فارغ شدن از حج بیت الله شریف راہی بطرف مدینه منوره گردیدند وقتیکه در آنجا مبارک داخل و وارد شدند غلبه شوق و رابطه محبت رسول اکرم صلی الله علیه وسلم باین حد غالب گشت که از هر در و دیوار صورت محبوب مشاهده کردند خوردن و آشامیدن باختیار خود گذاشتند که حاجت بول و براز نشود زیرا آنکه برائی قضاء حاجت هر جا که نشسته شود مبادا آن جا پائی مبارک حبیب خدا سید الوری صلی الله علیه وسلم آمده باشند چرا که همه زمین مدینه شریفه جا حضرت پیغمبر خدا است بپاس ادب یازده روز بدینوال در آنجا متبرکه قیام نمودند بعد از آن در خانقاه شریف موسی زئی تشریف آوردند و بر مسند ارشاد نشسته هزاران مردمان را در خراسان و دامان و دیگر بلاد وغیره بیعت داده داخل طریقه فرمودند و قدم مستقیم بر راه شریعت مصطفویه سید الوری صلی الله علیه وسلم نهادند که در جمیع معاملات و امورات و قول و فعل و نشستن و برخواستن و رفتن و خوردن و آشامیدن و پوشیدن وغیره از اتباع طریقه سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدر تار مو فرق نگذاشتند و برائی صلوة خمسه بجماعت تاکید می فرمودند که در اول وقت بخوانید و درویشان معتکفین خانقاه شریف را برائی برخواستن صلوة تهجد و مراقبه و کثرت ذکر نصیحت میفرمودند که یک دم از یاد خدا غافل مشوید این بیت را بیا میفرمودند ؎

ذکر کن ذکر تا ترا جانست ‌ ‌ ‌ ‌ پاکیٔ دل ز ذکر رحمن است

با وجودیکه هزاران مریدان میداشتند از کمال کسر نفسی می فرمودند که دعوی شیخی و پیری نمیکنم بلکه خدمت گار درویشان و زائرین و وارد ین خانقاه شریف و جاروب کش مزار پر انوار حضرت پیر و مرشد خویش حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبله برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف هستم و خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف و دیگر مصارف بر توکل خدا جاری بودند و ظاهر ایک فلوس از کسی جامعین مقرر نبود حالانکه بعض بعض اوقات صد صد و دو دو صد کس مردمان مهمانان می آمدند و علاوه ازین مهمانان زائرین و وارد ین خصوصاً چهل آدم موجوده درویشان خانقاه شریف معه حرم محترم و زنان خدمت گاران وغیره خانه حضرت قبله بودند و بعضی حاسدان ظاهر بینان که این قدر خرچ کثیر بچشم خود میدیدند پس قیاس میکردند که این فقیر تسخیر میداند یا عامل هستند یا کیمیا میدانند حالانکه

حضرت قبلۂ ما بسیار صاحب علم و خلق و سخاوت و توکل بودند وگاه گاہی که استفتا می آمد میفرمودند که پیش قاضیان و مفتیان ببرید که در این کار در بارۂ اجراء حکم فتوی جان خود را شریک نمیسازم که من درویشم و در دلشغی میکنم و فتوی دادن کار مفتیانست پس ہر کسی را کاری دیگر است باوجودیکه کتب خانه کلان میداشتند که این چنین کتب خانه در پنجاب و ہندوستان کسی جا فهمیده نشده

راقم گوید عفی عنه که خلق عظیم حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداه بدرجۂ کمال بود که ہر کس در دل خود ہمی تصور کرده بود که این چنین لطف و کرم و احسان و شفقت مربیانه که برحال ما میفرمایند شاید بکسی دیگر نباشد و ہر سائل که آمده سوال میکرد حسب حیثیت اوشان موافق سوال او بخش میکردند وگاہی احیاناً سوال سائل رد نکردند یک سال حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداه در خانقاه شریف غنڈال که واقع در خراسان است بموسم تابستان قیام میداشتند و جمیع مردمان گردی افغانان قوم توخی لنگ خیل خدرزی خورد وکلان مرد و زن بخدمت اقدس حاضر آمده بالحاح تمام عرض نمودند که قبله یک آب کاریز و زمین متعلقه آن که ملکیت ما مردمان ہست که در حالت موجوده قیمت او از ده ہزار روپیه کم نیست و آمدنی او تقریباً دو ہزار روپیه سالانه خواهد شد برای خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف حضرت قبله می بخشیم قبول و منظور فرمایند حضرت قبله انکار کردند و ہرچند که آن مردمان برای قبول کردن ملکیت آب کاریز و زمین متعلقه آن اصرار کردند حضرت قبله انکار نمودند تا آخر الامر ہرگز قبول نکردند ؎

دوست ما را زده ہا منت نهد　　رازق ما رزق بی منت دہد

فرمودند که جمیع کار فقیر بر توکل خدای تعالی جاری اند روزی حاجی غلام نبی صاحب قوم بابڑ موسی زی سکنه چودہوان که یکی از خادمان حضرت قبله اند یک عرضی پیش حضرت قبله فرستاده مضمون خلاصه عرضی این بود که دو ویل زمین آب سیاه و ۱/۱۶ حصه خراس و یک باغ میوه دار و یک مکان سکونتی این جمیع جائدادات که قریباً یازده ہزار روپیه قیمت میدارد و خاص در ملکیت این بنده است برضا و رغبت خود برای خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف حضرت قبله را می بخشم پس منظور فرموده داخل لنگر خویش فرمایند این خادم را نیز در زمرۂ درویشان شمار فرموده اجازت استقامت خانقاه شریف فرمایند که تعلقات

جہانداری را گذاشتہ بقیہ عمر چند روزہ بخدمت آن پیر دستگیر در یاد حق تعالیٰ عزاسمہ میگذارم۔ حضرت قبلہ جواب بر پشت عرضی بایں مضمون نوشتند۔

خلاصہ جواب حضرت قبلہ۔ جناب من ہرچہ نوشتہ اند ہمہ حق است بلا شک و ریب محض خلوص نیت و حسن اعتقاد ایشانست حق تعالیٰ آں عزیز را بایں نیت نیک جزاء خیر عطا فرمایاد بحرمۃ النون والصاد۔ عزیزا خرچ لنگر وغیرہ این فقیر بر توکل خدا تعالیٰ موقوف است و عادت مستمرہ حضرات ما از قدیم ہمیں طور جاریست کہ ہیچ تردد و تعیینی فرمودند و کار خرچ لنگر وغیرہ بتقوی فرمودہ اند ؎

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں　　　　میدہد حق آرزوی متقین

فقیر را در این امر معذور دانند و خانقاہ شریف خانۂ ایشانست ہر وقتیکہ مرضی مبارک باشد بیایند و ہمراہ درویش خانقاہ شریف اوقات متعارۂ خویش را بسر نمایند انشاء اللہ تعالیٰ از توجہ و دعاگوئی دریغ نخواہد شد تسلی فرمایند۔ ۱۲۔ بعد ازاں زبانی چندبار شخصے مذکور در بارۂ قبولیت املاک عرض کردند حضرت قبلہ قبول نفرمودند۔ و در آں دیار اطراف و جوانب دور و نزدیک عنا حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ مشہور و معروف است و بعض بعض مردمان سیاح کہ اتفاقاً در خانقاہ شریف آمدہ بحضرت قبلہ ملاقات میکردند در اول ملاقات از زبان خود تصدیق میکردند کہ بیشک ایں چنیں فقیر دلنواز صاحب نسبت کسی جا ندیدہ ام ؎

پس بہر دوری ولی قائم است　　　　تا قیامت آزمائش دائم است

ہمیشہ وجود مسعود بامراض گوناگون خاصہ بامراض رعشہ و فالج و ضیق النفس و دوران سر دائم المرض می بودند و خصوصاً در موسم زمستان بکثرت و شدت مریض میماندند و ہمیشہ خوش می بودند و میگفتند کہ این ملازمان خدا ہستند کہ بر فقیر مسلط کردہ اند ؎

وصل پیدا گشت از عین بلا　　　　زان حلاوت شد عبارت ما قلا

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش　　　　بہر خوشنودی شاہ فرد خویش

عاشقم بر لطف و قہرش من بجد　　　　ای عجب من عاشقی این ہر دو ضد

——— و پنج سال قبل از وصال رشتہ تعلقات از احباب و درویشان و اہل خانہ

وغیرہ گسیختند و بارہا مے فرمودند دل میخواہد کہ گوشہ نشینی اختیار کنم کہ وقت من بآخر رسیدہ چنانچہ مولانا روم صاحب میفرمودند ؎

روی در دیوار کن تنہا نشین　　　　از وجود خویش ہم خلوت گزین

ولکن چہ کنم مردمان کہ برای استفادۂ فیض باطن تکالیف راہ کشیدہ از بلاد ہائی بعیدہ می آیند روگردانی از او شان مناسب نمی دانم و بعض بعض اوقات میفرمودند مثال من اینست کہ گویا بر کنارہ قبر نشستہ و پا در لحد اندا ختہ ام و بعض دوستان را این بیت می نوشتند ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان،　　　　گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

یک سال پیش از وفات کہ مردمان دوستان از قریب و بعید برای زیارت و قدمبوسی می آمدند باو شان این نصائح میفرمودند این ملاقات را آخری پندارند چراکہ برحیات مستعارۂ اعتبار نیست باید کہ اوقات عزیزہ را باذکار و افکار وغیرہ طاعات و عبادات معمور دارند کہ موجب برکات ظاہر و باطن است و مطلب اصلی از ایجاد عالم ہمین است غیر ازین ہمہ ہیچ وقت کار است فردا بجز حسرت و ندامت ہیچ بدست نخواہند آورد و بعضی دوستان را این عبارت مے نوشتند کہ عزیزا دنیا جای اعتماد نیست روزی چند درین جا است باز رفتن بوطن اصلی است پس فقیر را ہموارہ بہر حال دعا گوئی و متوجہ ذات سامی خویش میدانستہ باشند و فقیر را نیز بدعاحسن خاتمہ یاد و شاد میفرمودہ باشند کہ وقت وقت یاد گیری است جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین رئیس اڑی افاغنہ قریبًا چہار ماہ قبل از وفات حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ برای ملاقات و زیارت و قدمبوسی حسب معمولہ خویش قدیمانہ بخدمت حضرت قبلہ آمدہ بود تا سبق او شان بمراقبہ احدیت بود حضرت قبلہ او شان را تجدید سبق مراقبات مشارب عطا فرمودند بعد چند روز وقت روانگی او شان ارشاد فرمودند کہ برحیات فقیر ہیچ اعتبار نیست باز ملاقات میسر شود یا نہ بعد انقضائی یکماہ در خانہ خویش نیت مراقبہ معیت بکنید کہ فقط سلوک نقشبندیہ ہمین قدر است و وقت فرصت از کارہای خانگی وغیرہ باز کردہ مراقبہ اشتغال دارند و در ہمون سال آخری از کثرت امراض جسد مبارک بسیار ضعیف و نحیف شدہ بود کہ طاقت برداشت گرمی و سردی بالکل نماندہ

بود و غذا از ہمواره در حالت صحت ہم بسیار قلیل تناول میفرمودند و اکثر از زبان در افشان میفرمودند که از مسجد شریف تا به تسبیح خانه برای فقیر حکم سفر دارد و ہر روز بوقت صبح که برای نماز تشریف می آوردند از محلسرای مبارک تا مسجد شریف که فاصله سی قدم است از عدم قوۃ رفتار سه جا می نشستند ولکن صلوۃ فجر با طول قرارت مسنونه به ترتیل تمام استاده میخواندند و ختم و حلقه شریف حسب معموله خویش میفرمودند این محض قوۃ خدادادبود ؎

قوۃ جبریل از مطبخ نبود — بود از درگاہ خلاق ودود

شروع مرض حضرت قبله قلبی و روحی فداه بست و نهم شهر رجب المرجب بوقت نیم شب تا مورخه یوم سه شنبه بست و دویم شهر شعبان المعظم بوقت اشراق که بست و چهار یوم می بودند بمرض شدید تپ محرقه و شدت اسهال مریض ماندند و ص، با مبالغ خیرات کرده شدند یعنی چندین چندین نرگاو و ماده گاو و بزها و گوسفندها بے شمار ہر روزه در تمام بیماری حضرت قبله ذبح کرده شدند که اکثر مردمان غریبان و مسکینان از گرفتن خیرات حضرت قبله دل سیر شدند و بسیار علاج یونانی و ڈاکٹری کرده شدند ہیچ فائده بظهور نه پیوست بلکه بعضی ادویات مجرب بجای فائده ضرر میرسانیدند ؎

از قضا سرکنگبین صفرا فزود — روغن بادام خشکی مے نمود،

از ہلیله قبض شد اطلاق رفت — آب و آتش را مدد شد ہمچو نفت

چون قضا آید طبیب ابله شود — داروی دفع مرض گمراه شود

پس حسب تاریخ مندرجه بالا بوقت نیم شب که تپ شدید حضرت قبله را لاحق شده بود ہمان روز بوقت صبح که سنت فجر را استاده خواندند شروع کردند و عین قیام بسبب غلبه حرارت تپ او فتادند بعد چند روز حکیمان فتوی دادند که تپ محرقه ہست با وجود این چنین مرض سخت صلوۃ خمسه استاده با جماعت ترک نکردند بعده مرض اسهال نیز بکثرت جاری گشت که طاقت نشستن و برخواستن بالکل نمانده بود و بسبب کمال بی طاقتی در لسان گوہر فشان لکنت افتاد و برای کسی امر ضروری که بلاچاری حاجت می افتاد سخن بسیار قلیل و بار یک میفرمودند و برای ہر کس بسیار شفیق و مهربان بودند از حد زیاده بودند که زیاده از آن ممکن

نیست حتی کہ در آن نازک حالت هم کہ صدها مردمان برای عیادت مرض حضرت قبلہ هر روز می آمدند حضرت قبلہ با هر یک مصافحہ کردہ احوال پرسی او شان میکردند و بعضی را حسب درخواست اوشان رخصت و بعضی را حسب استدعار اوشان اجازت استقامت میفرمودند روز بروز مرض ترقی کردہ وطول کشید و در آن حالت مرض شدید یک بار بعد نماز عشا کہ قدرے با قافت آمدند از زبان گوهر افشان ارشاد فرمودند کہ خدمت مهمانان ما از نان وغیرہ کسی کردہ است یا نہ خادم حضور عرض کرد کہ قبلہ خدمت مهمانان بخوبی شدہ است تسلی خاطر فرمایند۔ باز فرمودند کہ در فلان مکان کدام کدام مهمانان را جا دادہ است و در حجرہ های درویشان کدام کدام مهمان فسر یک است و هر کس را جامہ ها و لحاف وغیرہ کفایت شدہ اند یا نہ باز خادم بحضور عرض نمود کہ قبلہ هر یک مهمان را علیحدہ علیحدہ جا رساختہ ام وجامہ ولحاف وغیرہ هم تمام دار سیدہ اند پس همین قدر دریافت نمودہ باز بے هوشی مرض غالب آمد سبحان اللہ چہ خلق عظیم حق تعالیٰ عطا فرمودہ بود کہ در آن حالت بسبب صدمہ مرض عظیم از جان و جهان خبر نداشتہ بودند غم مهمانان میخوردند و بعض بعض احباب را در آخر مرض نصائح میفرمودند۔ ملا صاحب نیازی کہ کبیر السن بودند باوشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ حال من ببین و عبرت گیر غم آخرت بخورد توشہ سفر کلان بساز۔ ملا محمد رسول صاحب لنوان را در زبان افغانی ارشاد فرمودند کہ خاوری بادوالیغی کہ غم دین نخوری یک دم از یاد خدا غافل مباش، بمجرد شنیدن این سخن از زبان مبارک حضرت قبلہ محمد رسول صاحب موصوف در جذب آمدند۔ شیخ شهزاد صاحب مخچیل سکنہ موسیٰ زئی کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ بودند باوشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ ببین احوال من۔ چہ شد تیز رفتاری من۔ وچہ شد خوش بیانی و خوش کلامی من۔ وچہ شد قوت جسمانی من۔ وچہ شد فهم معانی من۔ وچہ شد حواس جوانی من۔ از حال من عبرت بگیر در این وقت را یاد دارد۔ وچهار روز قبل از وفات حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در مجمع عام مخلوقات کہ برای مزاج پرسی حاضر بودند این بیت خواندند سے

---

[1] یک سال یک ماہ شش یوم بعد وصال حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ وفات یافتند ۱۲ منہ

[2] پنج ماہ یک روز پیش از انتقال حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ فوت شدند ۱۲ منہ

نیاوردم از خانه چیزی نخست — تو دادی همه چیز و من چیز تست

باز این بیت خواندم ؎

سپردم بتو مایهٔ خویش را — تو دانی حساب کم و بیش را

بعد ازان ارشاد فرمودند که برای جمیع حاضرین و غائبین که منتسب اند درین طریقه علیه و تعلق بفقیر دارند یعنی جمیع حاضرین که حالا موجود اند و جمیع غائبین که از عدم اطلاع مرض فقیر نیامده اند و جمیع واپس شدگان که عیادت مرض فقیر کرده رخصت شده اند در حق آنها دعاء خیر میکنم که حق تعالیٰ از فیض و برکات این دربار محروم نگرداناد و از کامیابی مرادات دارین بهره مند داراد و این ملاقات فقیر آخر یست تکیه بخدا سازند. شنیدن این چنین کلام از زبان مبارک حاضرین محفل در گریه و زاری آمدند درین میان جناب مولوی محمود شیرازی صاحب عرض نمود که قربانت شوم این کلمات که بیان فرموده اند از روی الهام فرموده اند یا از سبب مرض حضرت قبله سکوت فرمودند بعد یک لحظه ارشاد فرمودند که مارا قوة بیان نیست یک شب پیش از وفات اجازت غسل دادن بحقائق و معارف آگاه جناب حضرت صاحبزاده ولد ارشد اسعد مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظله و عمره در شاه و جناب برادر عزیز خویش حضرت محمد سعید آخوندزاده صاحب و جناب مولوی محمود شیرازی صاحب را فرموده بودند بعده ۱۳۱۴ سنه یک هزار سه صد و چهارده هجری المقدس بتاریخ بست دویم شهر شعبان المعظم یوم سه شنبه بوقت اشراق حضرت هادی و ناجی قبله عالم و عالمیان قدسنا الله تعالیٰ بسره الاقدس و ضریحه المقدس ازین عالم فانی عنان عزیمت تافتند و بجهان جاودانی شتافتند و سلسلهٔ جمعیت احباب را گسیختند و خاک مصیبت بر فرق عالم ریختند. اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ. وقت وفات از کثرت تهلیل تمام وجود جنبش میکرد و کلام وقت آخرین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بود و آنچه غم و الم از انتقال حضرت قبله بر احباب گذشت تفصیل آن در تحریر نمی گنجد ؎

آن زمان خود آسمان گفت با زمین — گر قیامت را ندیدستی ببین

بعد ازان طیاری غسل کرده شد وقتیکه از تجهیز و تکفین فارغ شدند جنازه مبارک را برداشتند کثرت مردمان از حد زیاده بود که دست بچارپائی نمیرسید جناب میرا صاحب قلندر که طویل القامت و جسیم بودند بعد

مشکل تمام دو انگشت تا لب پای چارپائی رسیدند این چنین معلوم میشد که گویا جنازه مبارک بر ہوا میرود سبحان الله چه انوار در آن وقت از جنازه مبارک ظاہر گشتند که گویا تمام خانقاه شریف از نور پُر شده ع شنیده کی بود مانند دیده ۔ و آوازه وفات حضرت قبله در یک آن دور و دور رسید که صدہا مخلوقات از بلاد ہای اطراف و جوانب فی الفور برای جنازه حاضر آمدند پس جنازه مبارک را در صحن خانقاه شریف آورده نہادند و انتظام صف ہا کردند و لکن انبوهی و اژدہام مخلوقات تا باین حد بود که در تمام خانقاه شریف جای پا نہادن نماند حتی که تا بیرون دروازه خانقاه شریف چند صف ہا استادند برای جنازه مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب امام شدند و نماز جنازه خواندند بعد فراغ نماز جناب مولوی محمود شیرازی صاحب در مجمع عام استاده باواز بلند بیان فرمودند که من در غسل دادن شریک بودم چند کرامات از حضرت قبله بظهور آمدند که در این مجمع عام تفصیل آن بیان کرده نمیشود بعد نماز ظهر کاله تدفین کرده شده جناب حق داد خان صاحب ترین سکنه ڈیره اسمٰعیل خان که یکی از خادمان حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه اند وقت انتقال حضرت قبله حاضر نبودند خبر کلفت اثر وصال حضرت ایشان رسید بمجرد شنیدن واقعه ناگزیر بسیار غم و اندوه بر دل طاری گشت و از کمال درد فراق این ابیات بزبان راندند۔

مرثیه

بر سیه بختی من شام بلا میگرید	از پی ماتم من ابر قضا میگرید
روز و شب در نظرم گشت سراسر تیره	دل جدا ناله کند دیده جدا میگرید
تیر خوردم بدل و جان بسپردم افسوس	چه شد از دیده ما صبح و مسا میگرید
وقت تودیع ندیدم رخ نور افشان را	آنکه از فرقت او خلق خدا میگوید
آرزوی دل من ماند کما کان بدل	شب غم از غم محرومی ما میگرید
مدت العمر اگر گریه کنم هست سزا	ہر کسی را که فلک زد ابداً میگرید
محرمی حالت محرومی ما را چو شنید	گفت حقداد به حق داده چرا میگرید

حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات تفصیل وار

ولادت باسعادت حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه سنه ۱۲۴۴ یک هزار دو صد و چهل و چهار هجری تا تاریخ و سنه بیعت حضرت ایشان شب شنبه بعد از صلوٰة مغرب نهم ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۶۶ یک هزار دو صد و شصت و شش هجری که ازین حساب از روئ تفریق عرصه درمیانی بست و دو سال میشود که اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه صرف فرمودند و از تاریخ و سنه بیعت حسب مندرجه بالا تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت ایشان شب دوشنبه بست و دویم ماه شوال المکرم سنه ۱۲۸۴ یک هزار دو صد و هشتاد و چهار هجری که همین سنه وصال حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف اظهر من الشمس است از روئ حساب تفریق عرصه درمیانی هیجده سال چهار ماه سیزده یوم می بر آید که در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش کما حقه چنانکه باید و شاید گزرانیدند و از تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد حسب اندراج بالا تا تاریخ و سنه انتقال حضرت مغفور وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۱۴ یک هزار سه صد و چهارده هجری بحساب تفریق عرصه درمیانی بست و نه سال دو ماه حاصل آید که بر مسند ارشاد نشسته اجرائ طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه بسر فرمودند پس ازین جمله حساب مندرجه بالا از سنه ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه انتقال میزان کل عمر شریف حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه هفتاد سال دو ماه سیزده یوم محقق گشت۔

سند باثبات عمر هفتاد سال دو ماه سیزده یوم حضرت ایشان روزی که حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه در آخر موسم تابستان بتاریخ چهارم ماه ربیع الاول سنه ۱۳۱۴ یک هزار و سه صد و چهارده هجری بااین احقر مخاطب شده ارشاد فرمودند که عمر فقیر بهفتاد سال رسیده است یعنی این سال روان از عمر فقیر هفتادم سال است پس در همین سال آخری بوقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۱۴ یک هزار سه صد و چهارده هجری المقدس از دار فانی بدار جاودانی رحلت فرموده اند لهذا ازین تاریخ و سنه وفات سنه ۱۲۴۴ھ ولادت شریف استخراج کرده شد ندو درمیان هر دو سنین که مدت گذشت

تفصیل وارد و تاریخ وارد بے کم و کاست ہفتاد سال دو ماہ سیزدہ یوم بثبوت پیوستند۔

سند اول باثبات تاریخ و سنہ بیعت حضرت ایشان از ملفوظ ہفتدہم تاریخ و سنہ حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ شب شنبہ بعد از صلوٰۃ مغرب نہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ ہجری یک ہزار دو صد و شصت و شش ہجری المقدس ظاہر است۔

سند ثانی دستخط خاص حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ کہ از دست مبارک خویش تاریخ و سنہ بیعت خویش بر حاشیہ ورق کتاب ارقام فرمودہ اند نزد این احقر موجود است اگر کسی[1] از برادران این طریقہ عالیہ درین اختلاف است نزد فقیر بیایند و ملاحظہ فرمایند۔

نقل مطابق اصل دستخط حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ بی کم و کاست۔ فقیر حقیر لاشیٔ عثمان بیعت شب شنبہ بعد از صلوٰۃ مغرب بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ نمودہ۔ ع۔

---

[1] میگوید حسین علی کہ مرقوم بقلم خود حضرت قبلہ نزد اکبر علی شاہ صاحب دیدہ ام و قصہ بیعت مع بیان تاریخ و سنہ مع جمیع حال از لسان درفشان حضرت قبلہ ہمیں طور شنیدہ ام ۱۲ منہ ع ۲ در ملفوظات قلمیہ درج است کہ دریں وقت کرّی حضرت حاجی صاحب در جنوب شہر چودہوان بمقام سراپیل کہ بفاصلہ دو کروہ از چودہوان است مقیم بودہ است ۱۲۔

(عطا محمد عفی عنہ)

نقشه حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات تفصیل وار

۱	۲	۳	۴	۵
خانه تاریخ	خانه سنه	خانه کیفیت	خانه تعداد گذشته مدت درمیانی	خانه کیفیت تعداد گذشته مدت درمیانی
.	سنه ۱۲۴۴ یک هزار و دو صد و چهل و چهار هجری نبوی	ولادت شریف حضرت ایشان واقع شده و تاریخ به ثبوت نه پیوسته		
شب شنبه بعد از صلوة مغرب نهم ماه جمادی الثانی	سنه ۱۲۶۶ یک هزار و دو صد و شصت و شش هجری نبوی	بیعت حضرت ایشان بر دست مبارک جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری تحقیق گشته	۲۲ سال	از سنه ولادت تا تاریخ و سنه بیعت عرصه درمیانی که بست و دو سال می‌شود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه صرف فرمودند
شب دو شنبه بست و دوئم ماه شوال المکرم	سنه ۱۲۸۴ یک هزار و دو صد و هشتاد و چهار هجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت ایشان و وصال جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف واحد است	۱۸ سال ۴ ماه — ۱۳ یوم	از تاریخ و سنه بیعت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصه درمیانی هیجده سال چهار ماه سیزده یوم میشود در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش گذرانیده‌اند
وقت اشراق یوم دوشنبه بست و دوئم ماه شعبان المعظم	سنه ۱۳۱۴ یکهزار سه صد و چهار ده هجری نبوی	وفات حضرت ایشان که مشهور جهان است واقع گردیده	۲۹ سال ــ ۱۰ ماه	از تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تا تاریخ و سنه وفات عرصه درمیانی که بست و نه سال ده ماه میشود بر مسند ارشاد نشسته اجرای طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه بسر فرمودند

میزان کل عمر شریف حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه

از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات ۷۰ سال ۲ ماه ۱۳ یوم

تاریخ وصال جناب حضرت قبلہ عالم وعالمیان قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس

از فکر بکر جناب مولوی محمود شیرازی صاحب مدظلہ

حَمْدًا لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْمَاجِدُ

ایضاً فی التاریخ

صلی اللہ علے سید المرسلین والہ وصحبہ کل اجمعین

ایضاً فی التاریخ

فیا واحدًا ارخ وکمل بلغا | سلامی علی مرکز الایمان عثمانا

ایضاً فی التاریخ

فلا زال محمود یقول مورّخا | سلامی علی حل عقل القلب عثمانا

ایضاً فی التاریخ

دع اللوم عنی ان قلبی متیم | ولومک عدوان وقال اللہ عدوانا

مضی والقضی من لو ترابہ تربیہ للانسان عینًا وللعین انسانا

بیوم قبیل الاربعاء صبیحۃ | وثان وعشرین من شہر شعبانا

تشمّر عن ساق المقاساۃ اسرارا | شدیدًا اباعباء الطریقۃ اعلانا

فاصبحت بیضاء لیلہا ونہارہا | سواء وتزہو فی البریّہ برہانا

فارّخ محمود وقال موحّدا | جزاہ اللہ عنہا مقعد الصدق عثمانا

ایضاً فی التاریخ

خیر اصحاب التقی عثمان | قام باللہ الی امر اللہ

طال ما اشتاق الی موعدہ | فالی حضرتہ القدوس دعاہ

غدوۃ الثانی من الاخیر من الشعبان فازبمناہ

نال ما نال ولعیسے فارغ القلب فی جار خلیل یہویہ

ارّخ المحمود فی رحلتہ	وسقی اللہ تعالیٰ مثویہ

ایضاً فی التاریخ

بست ودو از ماہ شعبان روز سہ شنبہ صباح — یوسف مصر عطا از سجن دنیا شد برون

ایضاً فی التاریخ

بست ودو ماہ شعبان سہ شنبہ بود — کز زہر خند ہجران تلخم مذاق شد
عثمان شہی کہ ذروۂ عرشش رواق بود — این خاکدان کون وفاد قس تاق شد
او با وصال یار دلآرام خویش جفت — وز ہجر او چہ صبر و چہ طاقت کہ طاق شد
در ہجر او کہ کاش نمیدید مے شکیب — تکلیف شاق وعہدہ مالایطاق شد
شیر آزی از ملال بتاریخ سال گفت — مہر سپہر عالم دین در محاق شد

ایضاً فی التاریخ

آسمان گو تا نگردد سال وماہ — ماہ وخور گو تا بگرید صبح وشام
در فراق خسرو گردوں سریر — در عزای خواجۂ کیوان غلام
غوث عالم خواجہ عثمان سترگ — قطب دوران خسرو درویش نام
بست ودو از ماہِ شعبان صبحدم — چہرہ بنہفت از شہود خاص وعام
گفت شیر آزی پی تاریخ سال — در جوار قرب حق دادش مقام

تاریخ گفتہ جناب حقداد خانصاحب ترین

آہ از دست سپہر حیلہ ساز وفتنہ بین — ہر زمان صد فتنہ ظاہر مے نماید از کمین
ہر کہ را دلشاد بیند غم برانگیزد براد — ہر کہ را بر تخت بیند می نشاند بر زمین
الغرض نبود درا کاری بجز آزار خلق — بیگمان نبود درا تدبیر غیر از مکر و کین
صد دریغا کاین زمان آن مقتدای عارفان — آن امام اصفیا آن پیشوائے متقین
خواجۂ عثمان حبیب کبریا مقبولِ حق — رہنمائی جادۂ توحید وعرفان ویقین

آنچه حاصل میشدی در مجلس یک حلقه اش
می نشد حاصل چنان از دیگران در اربعین

بهره ور از خوان احسانش همه اهل جهان
فیضیاب از نسبت او چه کهین و چه مهین

داشت رنگ از وی طریق خواجگان نقشبند
مسند شاه مجدد را از و صد زیب و زین

چون وجودش بود سرتاپای گنج فیض وجود
عاقبت گردید مثل گنج پنهان در زمین

شوق دیدار جمال یار چون شد جاذبش
زین سبب از دیدهٔ مخلوق شد خلوت گزین

بست و دویم ماه شعبان یوم سه شنبه صباح
عزم رحلت کرد و بادا داخل خلد برین

کس نخواهد ماند قائم اندرین دار فنا
غیر ذات لایزال پاک رب العالمین

یارب آن محبوب در درگاه تو مقبول باد
وز لقای خاص تو با کام دل بادا قرین

شکر ایزد را که بعد از وصل او فرزند او
آن امام حق سراج الدین شده مسندنشین

یافت آن فرزند ارشد از حضور قبله گاه
خلعت ارشاد عالم دولت دنیا و دین

این دوم سال است کان مسندنشین باکمال
میکند القای نسبت در قلوب طالبین

هست دائم درمیان محفل جان بخش او
دور جام عشق و فیها لذة للشاربین

علم ظاهر علم باطن یافت آن محبوب حق
از عنایات خدای پاک در هژده سنین

در حریم خانقاه روشن همان ماه است و مهر
و اندران گلشن همان سرو و همان گل یاسمین

همچنان جام است و ساقی همچنان مے همچنان
باد تا روز قیامت یا الهی همچنین

از پی تاریخ سال وصل آن غوث زمان
از دل غمدیده چون پرسید حق ارادتین

اول آب آورد از چشم و ز درد هجر گفت
او بوصل دوست شاد و ما بهجر اندهگین

گفتمش صنع تزاید از کجا آموختی
صنع دیگر باز گو اے من باحسانت رهین

آخر از اندوه بیرون کرد خود را باز گفت
باد در فردوس عالی خواجهٔ دنیا و دین

گفتمش این صنع های تو مرا نبود پسند
صاف تر برگوی اگر داری تو فکر صاف بین

پس دل غمگین بسال رحلت آنشاه گفت
جان آن جان جهان شد از جهان رحلت گزین

ایضاً فی التاریخ

باز از دستبرد دورِ سپہر | ناوک دردو غم بسینہ خلید
قطب ارشاد خواجہ عثمان | آنکہ در عصر خویش بود وحید
من چہ وصفش کنم کہ در عہدش | چشم دوراں نظیر او کم دید
بسکہ مشتاق وصل جاناں بود | از جہانِ فنا کنارہ گزید
بست و دو بود از مہ شعبان | صبح سہ شنبہ جام وصل چشید
نفس او خوش بخلد کرد رجوع | مژدۂ ارجعی ز غیب شنید
روح او کرد عزم باغ جناں | تن او از تکلف آرامید
بہر سال وصال او حقدار | بکمال ادب ز دل پرسید
دلِ محزون بسال وصلش گفت | دوست با کام دل بدوست رسید

۱۳۱۴ھ

تاریخ گفتہ جناب قاضی عبد الغفار صاحب کلاچی والہ

ہزار آہ شد منکسف خورِ عرفان | بزرگ و شاہ جہان خواجہ حضرتِ عثمان
چو مہر خرج ولایت بغرب وصل فتاد | برآمدہ شب دیجور بر زمین و زمان
کہ بود مطلع انوارِ فیض و برکت و یُمن | چوں خورِ لعالمِ دین بود پرتوش تابان
مہی سپہر معانی ذکائے بُرج فیوض | بمثل شمس بر آفاق بود نور افشان
غیاثِ خلق خداوند مسندِ ارشاد | مغیث قدوۂ اوتاد صفوتِ غوثان
امام انس و پری مقتدای خاص و عوام | گزین و سرورِ اقطاب اسوۂ دوران
عزیز مصر معارف شہی مدینۂ علم | بقصر معرفت حق گزین درویشان
بزرگوار شہی کشورِ خدادانی | شہی اریکہ ارشاد رہنمائی جہان
خدیو مسند اقلیم عالمِ جبروت | سریر نشین طریقت شہی خدادانان

ظهیر تخت اقالیم عالم ملکوت — خبیر عالم لاهوت عارف سبحان

شهی ولایت عرفان و علم بوقلمون — خلیفه دوست محمد حبیب خالق جان

بسال چار و هم بعد سیزده صد هجری — بروز بیست و دویم در مه نکو شعبان

بوقت صبح بسه شنبه شاه عالم دین — گرفت مسند اقلیم وصل ذی غفران

وگر ز برج کنی جیم طرح دان تاریخ — سراج برج حقائق بگرد شد پنهان

چو من ز دولت دیدار او شدم محروم — ز هجر اوست دلم چاک چاک بس نالان

ز نوک خنجر هجران او دلم مجروح — بود جریح که تا هست در تن من جان

کدام دل که ازین واقعه نشد غمگین — کدام چشم که زین حادثه نشد گریان

ولی که هست ولی عهد او جگر گوشش — هزار حمد خدا باد در جمیع احیان

که پور اسعد او رهست بشنو این از من — ازان است منبع ارشاد چشمه فیضان

چو هست شمس معارف ذکای چرخ علوم — بود منیر بانوار او جهان یکسان

ولی عهد جگر گوشه اش سراج الدین — شهی بزرگ سلاطین و عارفین اوان

نقیب و قدوه اهل فضائل و الکمال — نجیب و ماجد و والانقاده اعیان

سعید و زیب طریقت ضیای چشم سلوک — رواج مسند اسعاد و رونق احسان

بلیغ و بحر حقائق سحاب فیض و کرم — فصیح و فاضل و ماوای علم بی پایان

محیط دانش معقول و حاوی المنقول — دلش چو گنج پر از لعل و گوهر عرفان

مآب حلم و کمال است مصدر فیض است — رشید و هادی راه دیانت و ایمان

مفیض و مخزن اسرار فیض ربانی است — مآل برکت و انوار سید مردان

ضیای هور هدایت مزاج انور او — بود مدام درخشنده بر جمیع اخوان

شموس فیض رسانی ذات فیاضش — دوام باد به احباب خویش جلوه کنان

چو درج گوهر و مرجان یمن و برکت و فیض — وجود هرسه جگرگوشهای قطب زمان

دوم فروغ نظر خلف او بہاؤ الدین
مصون باد وجود سعیدش از نیران
سیوم چراغ بصر نور دیدہ سیف الدین
بود وجود عزیزش مصون ز چشم بدان
کہ ہر یکی است وحید زمان گزین انام
چو آفتاب منور بخلق فیض رسان
بجاہ و عزت ایشان نگاہ کن یا رب
بما نحیف و شکستہ حزین و بی سامان
بمین و برکت ایشان بہ بخش بر حالم
اگرچہ ہست سراپا وجود من عصیان
بزیر مغفرت آور تنم آثیم و کہیں
بعز شاہ جہان خواجہ حضرت عثمان
سوای وصف کمالات او چہ گویم باز
ولیک ہست صفاتش برون ز حد بیان
کہ بود بر سر عالم ہمائے اوج کمال
فیوض بخش برانام بود جاویدان
زمن کمینہ غلام بیان اوصافش
بعمر خضر نیاید تمام زیر بنان
چو ہست وصف کمالات او ز حد برتر
ازیں سبب شدہ معرض قلم بریدہ زبان
بگفت مرثیہ ہذا ز جوش دل غمناک
حزین و غمزدہ عبد الغفار پر نقصان

تاریخ گفتہ جناب مولوی محمد حسن صاحب

ابتدا سازم بنام آن خدا
برگزید از ما گروہ انبیا
کرد شاہنشاہ فخر رسل
ذات پاک آن محمد مصطفیٰ
سکہ زد مہر نبوت را بہ ختم
نور او شد جلوہ گر در اولیا
بعد اہدائی ہدایای صلوٰۃ
یاد سازم مرشدی ولی الرضا
یکہ تاز بزم گاہ اصطفا
شہ سوار رزم گاہ اتقا
شمع جمع سر عرفان و ہدا
تیرہ دل را نور او ظلمت زدا
رہنمائی گمرہان دشت کفر
سالکان راہ را مشعل نما
جانشین حضرت فخر رسل
واقف سر حریم کبریا
مست اسرار بلیٰ محو الست
ہم حضوری نبی خیر الوریٰ

نیز بوہا نگاہِ اخلاق رسُول — ہم ز فخرِ فقر پوشیدہ عبا
ہم ز صدیقش بسر دستار صدق — ہم بفرق از عدلِ فاروقی ردا
از غنی بستہ آزارِ عصمتش — در قناعت خرقہ پوشش از مرتضیٰ
دستگاہِ جودِ شش از فیضِ حسن — ہم ز تسلیم حسین اورا عصا
خرقہ خرقان و عفر بایزید — وز مجددؒ یافتہ مخفی رازہا
اسمِ اعظم وردِ لش شاہ نقشبند — سُرخ رو شد ز و بہاؤ الدین را
جان جانانش نمودہ شورِ عشق — فرحتی زو روح عبد اللہ را
چوں مسیحا از دم احیا می نمود — از لبش دل مردگانِ فسق را
از نفس صیقل کن زنگار دل — غنچہ دلہا را ز رنج عقدہ کشا
زو مزین مسند مخدومیم — دوستِ محبوبِ حق خاص خدا
جان فدائی خاکِ پاکِ خانقاہ — حاجی صاحب غوث و صدرِ اولیا
بودہ سجادہ نشینِ آن حضور — این خلیفہ صاحب آن باصفا
حاجی صاحب، مولوی عثمان جی — نائب حضرت تقدس سرہما
جان پاکش زین جہان پر درد کرد — منزلے کردہ بفردوس علا
چوں بعشق حق ہمہ تن محو بود — شد بعلیین در از شوق لقا
سال تاریخ وفاتش از سروش — جستم اندر گوشم آمد این ندا
مرغ روحش بود چوں قدسی وطن — شد بقدسی آشیانے متکا
روز سہ شنبہ ز شعبان بست و دوم — نقد جانش داد و در مارے لقا
یک ہزار و سہ صد و ہم چاردہ — سن سال از ہجرتش صلِ علی
پرتوش انداخت آن خورشید فیض — بر مہ تو تابِ برجِ اولیا
جلوہ تو یافت از شمس کمال — این ہلالِ غرۂ یمن و ہدا

شد خلافت از خلیفه با خلف — آنچه بود از دو دست احمد شد عطا
من جناب الفیض حاجی صاحبی — ما وجد هاتف عطی این وفی
این خلافت داد با فرزندِ خویش — وان مقام پاک فرمودش عطا
کرد از اسرار فیض خواجگان — دَرج دُرج سینه اش گنجینه ها
بهر ما روشن سراج دین نمود — داد سجّاده چو صاحبزاده را
گشت روشن این چراغ از مشعلش — شمع با شمع از نور خواجه ها
این سراج از خواجهٔ عالم رسید — تا سراج الدین محمد پر ضیا
شد خلیفه حمد حق این با خلف — یافت ورثت اولیا و انبیا
پرتو فیض الٰهی تا قیام، — نور گستر باد بر خلق خدا
هست امید حسن از درگهش — پوشد از ذیل کرم او را خطا
گر سراپا زشتم از فعل قبیح — گر پذیرد مس من گردد طلا
ور نجز جهره غوی ای بو الهوس — مدحِ پاکان از زبان ناسزا
یا تو اضیع بس کن از جمل محال — ای زبان خامه هرزه درا
پیش گاهِ حضرتش عرض تمنا — هم جبین را بر زمین عجز سا
المدد حضرات والا همتان — عاقبت نیکم کند رب العلا
گرچه سرتاپا ببد آلوده ام — باطفیل تان حسن سازد مرا

تاریخ

از نتیجه فکر خاکپائی درویشان حافظ محمد حسین خان صاحب نازآن چشتی سلیمانی رئیس اعظم جهجر من مضافات دهلی

بست و دوم ز ماهِ شعبان محترم بود — رفته بسوی جنت کان هم سر فرشته
سال وفات حضرت بهر صواب نازآن — عثمان نقشبندی کامل ولی نوشته

۱۴ ۱۳

یکبار حضرت قبلہ ما قبلی روحی فداہ بامراض شدید مریض بودند و مردمان کثیر از اکناف آفاق و اطراف عالم بخدمت سامیہ برائی عیادت آمدہ بودند و جمیع مجمع حاضرین حاضر بحضور بودند کہ حضرت قبلہ در آن محفل عام برائی نوشتن اجازت نامہ جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب امر فرمودہ بودند و از قلم فیض رقم جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نوشتہ شدہ بود بعینہ ایراد مینمایم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ المرشد علی الاطلاق بالحسنی الی الدرجۃ العلیا والطریقۃ المثلی والصلوۃ والسلام علی من استخلفہ بالخلافۃ علی العلمین کافۃ محمد المبعوث بالھدایۃ عجبوحۃ النبوۃ ومرکز الولایۃ وعلی الہ واصحابہ الاطہار لاسیما خلفائہ الاحرار ما دارت فی محافل الصدق بالحق الباطل وانتفت سمات البلابل بلغات البلابل **امابعد** چوں در ترویج طریقت و اداء امانتی کہ از حضرات کرام مشائخ مجددیہ عظام بما رسیدہ بتوسط قطب الواصلین وغوث الکاملین قدوۃ الابرار وزبدۃ الاحرار سیدی وسندی وشیخی ووسیلہ یومی وغدی حضرت حاجی دوست محمد صاحب بفقیر رسیدہ بود بقدر مقدور تا حال بتحریر بذل مجہود وسعی نامحدود کردم فادیت ماقدر الیہ تعالی لی اوائہ الی من یسر اللہ تعالی الادار الیہ تا دریں وقت کہ عمر فقیر قریب بآخر رسیدہ و امارات قرب اجل موعود ظاہر گردیدہ از مدتی در دل میداشت و بدرگاہ حضرت احدیت ہمت مئلت میگماشت کہ در ادای امانت مذکورہ و ترویج نسبت مسطورہ کسی را بلیاقت مقرر کن تا سلک این جمیع بوجود او منتظم ماند و سلسلہ این معنی بذات او از انقطاع محفوظ گردد تا دریں وقت کہ ولد ارشد محمد سراج الدین ارشدہ اللہ تعالی الی احسن الطریق واسعد حالہ و بالہ وہو ولی التوفیق بدرجہ بلوغ و رشد شرعی وعرفی رسیدہ و در علوم ضروریہ معلومات و ملکہ معتد بہا حاصل کردہ و در نسبت شریفہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ وچشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و قلندریہ و شطاریہ و مداریہ و کبرویہ توجہات یافت و نسبت مذکورہ در باطن او متمکن شدہ و ببرکات نسبت مذکورہ بدولت تہذیب اخلاق صوفیہ و استقامت بر شریعت علیہ مشرف گشتہ و ہمین معانی را خود نیز در باطن خویش مشاہدہ کردہ و جمعی از اصحاب فقیر کہ اہل بصیرت اند بوجدان

خویش در حصول این معانی گواهی داده از غیب بطریق وجدان در خاطر القا شد تا دل ارشاد سابق الذکر را بر مستقر ارشاد طرق ثمانیه مذکوره قائم مقام خود کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب بر حق خویش نموده و جعلت بیده کیدی و قبولہ قبولی درده روی فرحم الله تعالی من اعانه و خذل من اهانه و تربیت جمیع متوسلین حضرت شیخ بزرگوار موصوف الذکر خویش که بدین فقیر محول شده بود و جمیع منتسبان خود فقیر را کائنا من کان بایشان حوالت کردم و امید واثق میدارم که متوسلین ایشان ببرکات حضرات کرام قدسنا الله تعالے باسرارهم الاعلام از برکات مخصوصه این طریق خط وافر فرا گیرند و صحبت ایشان از خصائص این قوم نصیبی کامل حاصل نمایند اللّٰهم انصر من نصره واخذل من خذله واید به الدین واجعله اماما للمتقین وارزقه الاستقامة علی السنت السنیة والشریعت العلیه آمین آمین برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین۔ مورخه ۳ شهر ذی القعدة الحرام سنه ۱۳۱۱ھ

العبدات بعضی از حاضرین که بر اصل اجازت نامه ثبت اند درین جا نیز درج کرده میشوند

العبد
جناب حضرت لعل شاه صاحب سید همدانی بلاولی بقلم خود

العبد
جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بقلم خود

العبد
ملا محمد سعید آخوندزاده صاحب برادر حضرت قبله بقلم خود

العبد
میرا صاحب قلندر سکنه پشین بقلم خود

العبد
سید امیر شاه صاحب همدانی بلاولی بقلم خود

العبد
حافظ محمد یار صاحب اوان بقلم خود

العبد
جناب قاضی عبد الرسول صاحب بقلم خود

العبد
جناب مولوی حسین علی صاحب بقلم خود

العبد
جناب مولوی نور خان صاحب بقلم خود

العبد
حقداد خان صاحب ترین بقلم خود

العبد
حاجی قلندر خان صاحب رئیس مڈی بقلم خود

العبد
محمد رنبواز خان صاحب میان خیل تاجو خیل رئیس موسی زی ملقب بخان بهادر بقلم خود

حسب فرمودہ حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ جناب مولوی محمود شیرازی صاحب اجازت نامہ مندرجہ صدر را با آواز بلند در مجمع عام خواندند و جمیع حاضرین محفل بجان ودل تسلیم کردند بلکہ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاکرم فرمودند کہ آیا شما حاضرین را این امر خلافت کہ بصاحبزادہ مفوض شدہ منظور است از جمیع حاضرین آواز آمنا وسلمنا برآمد و حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم فرمودند کہ پاپوش حضرت صاحبزادہ صاحب تاج سر ماست ومیدانم بعد ازاں حضرت قبلہ دستار خلافت دست مبارک خویش بر سر جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحبزادہ صاحب بستند وہمہ مریدان ومخلصان کہ در آں وقت جمع بودند حمد پروردگار ادا نمودند وزبان در شکر خالق لایزال کشودند وتحیہ مبارکبادی پیشکش ساختند

اگر گیتی سراسر باد گیرد	چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً

احوال تحصیل علوم ودستاربندی فضیلت جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ وعمرہ وارشدہ

قرآن مجید از ملا شاہ محمد صاحب آخوند قوم باڑ خواندند۔ نثر ونظم ودر علم فارسی وصرف ونحو ومنطق وعقائد ومطول وعلم قرائت ودر علم فقہ کنز الدقائق وشرح وقایہ جلدین اولین وہدایہ جلدین آخرین ودر علم اصول فقہ نور الانوار وقدری مولوی حسامی ودر علم تفسیر تفسیر جلالین ودر علم حدیث مشکوۃ شریف نصف اول وابن ماجہ نصف اول از جناب مولوی محمود شیرازی صاحب تحصیل کردند۔ ودیگر کتب علوم باقی۔ مولوی حسامی تا آخر وشرح وقایہ جلدین آخرین وہدایہ جلدین آخرین وہدایہ جلدین اولین وتفسیر مدارک وتنقیح الاصول تمام وتلخیص متن مطول وترجمہ قرآن شریف ازیادہ مشکوۃ شریف نصف آخر وصحیح بخاری وصحیح مسلم وجامع ترمذی وسنن ابوداؤد از جناب مولوی حسین علی صاحب سند کردند۔ ودر علم تصوف مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سہ جلد کامل ومکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سہ جلد کامل این شش دفتر با تحقیق ودیگر کتب تصوف کما حقہ

چنانچه باید و شاید بالتحقیق و التفصیل از حضرت والد ماجد خود قبلهٔ عالم و عالمیان قدسنا الله بسره الاقدس
بهره یاب شدند وقتیکه جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح از تحصیل علوم مندرجه بالا فارغ گشتند
حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بعضی خلفاء و علماء و فضلاء و دیگر مرمان محبان و مخلصان را برای شمول جلسهٔ
دستاربندی آگاهی بخشیدند حسب منشاء مبارک مریدان از هر اطراف و جوانب جمع آمدند حضرت قبلهٔ
ما قلبی و روحی فداه بتاریخ ۱۴ ماه جمادی الاول سنه ۱۳۱۳ھ روز پنجشنبه بوقت صبح بعد صلوة و ختم معموله حضرات
خواجگان نقشبندیه مجددیه بر مزار پرانوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد
صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف و رضی الله تعالی عنه و ارضاه عنا بمع مجمع عام
حاضرین نشسته به ختم کلام الله شریف کردند بعده چند حافظان و قاریان سورة های قرآن مجید باواز بلند
چنانچه ختم کردن عادت پیران ما هست خواندند بعد اختتام ختم شریف حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه
بمزار شریف متوجه شده دعا تا دیر خواستند حتی که درین اثناء چند کسان مجذوب شدند باره دویم دعا
دیگر خواستند که جمیع حاضرین و غائبین منتسبان این طریقهٔ علیهٔ نقشبندیه مجددیه را حق تعالی از فیض و برکات و
انوار مالامال کناد بحرمة النون و الصاد بالنبی و آله الامجاد علیه و علیهم الصلوة و التحیات باره سویم دعا رحاجات
و حل مشکلات برائی همه حاضرین محفل خواستند که الله تبارک و تعالی همه امورات و جهات دینیه و دنیویه ایشان
را باحسن وجوه کفایت و سرانجام فرمایاد و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
بعد ازان حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه استاده شدند جمیع اهل مجلس تعظیماً برخواستند حضرت قبله اول
دستار فضیلت از دست مبارک خویش بر سر جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده صاحب
مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب تا نصف دستار بستند و باقی دو پیچ از دستار مذکوره جناب مولوی
محمود شیرازی صاحب از دست خویش بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب بپیچیدند باز دو پیچ ازین
دستار جناب مولوی حسین علی صاحب بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح بپیچیدند و بقیه
دستار را جناب حضرت لعل شاه صاحب تبرکاً بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب موصوف بستند بعد
ازان حضرت قبله صاحبزاده عالی تبار را چوغه پوشانیدند پس جمیع حاضرین محفل زبان مبارکبادی گشادند پس

ازاں حضرت قبلہ دستار استادی بر سر جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بستند و چوغہ پوشانیدند کہ استاد اول بودند بعدہٗ دستار استادی بر سر جناب مولوی حسین علی صاحب بستند و چوغہ پوشانیدند کہ استاد دوم بودند باز دستار فضیلت مانند حضرت صاحبزادہ صاحب سابق الذکر بر سر جناب مولوی محمد عیسےٰ خان صاحب بستند و چوغہ پوشانیدند کہ ہم سبق جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح بودند و بطفیل ہمراہی و ہم نشینی ایشان تحصیل علم کردند ؎

آہن کہ بپارس آشنا شد ۔ آن ہم بصورت طلا شد ۔

من بعد دستار بزرگی بر سر جناب حضرت سیادت و سعادت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ حقائق و معارف آگاہ سید لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاولی بستند کہ خلیفہ جلیل القدر حضرت قبلہ ما بودند و بشارت صمنیت نیز از حضرت ایشان حاصل نمودہ بودند و چوغہ پوشانیدند پس ازاں دستار ہا بر سر بعضی خلفاء و فضلائے اسامی مندرجہ ذیل بستند ۔

ملا محمد سعید آخوندزادہ صاحب برادر عزیز حضرت قبلہ ما	جناب حاجی قلندر خان صاحب رئیس ملڈی

جناب حافظ محمد یار صاحب	قاضی عبد الرسول صاحب	جناب قاضی قمر الدین صاحب
سید امیر شاہ صاحب	این احقر راقم الحروف عفی عنہ	مولوی نور خان صاحب
مولوی ولی محمد صاحب	قاضی عبد الغفار صاحب	عبد المجید اخوندزادہ صاحب
ملا قطار صاحب	ملا رومداد صاحب	جناب مولوی نور الحق صاحب

بعد فراغ جلسہ دستار بندی تقسیم شیرینی کردند پس ازاں حضرت قبلہ ما و روحی فداہ دعائے آخری خواستند و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

پس از عرصۂ قلیل روز دوشنبہ بعد صلوٰۃ فجر ہفتم شہر ربیع الاول ۱۳۱۴ھ یک ہزار سہ صد و چہاردہ ہجری حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ در عین حیات خویش بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب را بعد صلوٰۃ فجر خلعت بحلقہ نمودن امر فرمودند پس جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح حسب الارشاد حضرت قبلہ ما بعد فراغ ختم حضرات حلقہ کردند و درویشان خانقاہ شریف

دو دیگر مریدان را توجہ دادند بسیار تاثیرات ظاہر گشتند راقم گوید عفی عنہ در اول حلقہ جناب حضرت صاحبزادہ
صاحب ممدوح این احقر نیز شامل بود تاثیری عجیب رونمود الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً متوافراً والشکر لہ شکراً
متکاثراً پس از تاریخ مندرجہ بالا تاوقت وفات حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف
بوقت ہجوم امراض حضرت ایشان اکثر اوقات دو وقتہ حلقہ می فرمودند وبعد وفات حضرت مغفور در ہمان
روز بمسند ارشاد جلوس فرمودند پس از آن شب آئندہ بعد از نیم شب بر دست مبارک ایشان خلفا
وعلما وفضلا ودرویشان خانقاہ شریف ودیگر مردمان خاص وعام تجار بیعت نمودند بعد فراغ صلوٰۃ فجر وختم
حضرات کرام علیہم الرضوان حلقہ فرمودند بسیار مردمان خاص وعام داخل حلقہ بودند بسیار تاثیرات در آں حلقہ
دادہ گردیدند جناب خان والا شان عالی جاہ رفیع جائیگاہ ربنواز خان صاحب بہادر میان خیل تاجو خیل
رئیس موسیٰ زئی کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ ما قلبی وروحی اند ودر ولایت صغری حالات وتاثیرات عجیبہ میدارند
نیز در آں حلقہ شریف شامل بودند از کمال غلبہ عشق ومحبت قلبی ہر قدر کہ تصور صورت مبارک حضرت مغفور
مد نظر داشت ولکن بالکل شبیہ صورت مبارک حضرت ایشان در نظرش نیامد ودید کہ جمیع حضرات
بر سر مبارک جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب استادہ
اند واز کمال شفقت سایہ کردہ اند وفیض وانوار بر سر حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح مے ریزند وقتیکہ
جناب خانصاحب موصوف این کیفیت را مشاہدہ کرد پس بکمال ادب متوجہ جناب حضرت صاحبزادہ
صاحب شدند ومورد تاثیرات گشتند بعد وفات حضرت مغفور حضرت صاحبزادہ صاحب ایشان ہر
روز دو وقتہ صبح وشام حلقہ شریف را مداومت می فرمایند واکثر اوقات در ذکر وافکار ومراقبہ مشغول اند
وبعد از فراغ امور باطن درویشان خانقاہ شریف را تدریس علم دینیہ میفرمایند وارشاد بدستور سابق مانند
حضرت مغفور جاریست بلکہ زیادہ تر رجوع مردمان وقبول در مخلوقات بحضرت صاحبزادہ صاحب موصوف
شدہ است اللہم زد فزد وثم زد۔ اللہ تبارک وتعالیٰ این سایہ ہما پایہ را بر سر ما خادمان این درگاہ سلامت باکرامت
تا یوم القیام قیامت قائم وپائندہ دارد بحرمۃ النون والصاد بالنبی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حالات تاریخی و تعداد کل عمر مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظله و عمره وارشده از تاریخ و سنه وقت ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تفصیل وار ولادت باسعادت جناب حضرت صاحبزاده صاحب وقت اشراق روز دوشنبه پانزدهم محرم الحرام ۱۲۹۷ھ یک هزار و دو صد و نود و هفت هجری تا تاریخ و سنه اجازت نامه حضرت صاحبزاده صاحب ایشان سویم شهر ذی القعده الحرام ۱۳۱۱ھ یک هزار سه صد و یازده هجری که ازین حساب از روی تفریق عرصه درمیانی چهارده سال نه ماه هیجده یوم میشود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه ضروریه صرف فرمودند و از تاریخ و سنه اجازت نامه حسب مندرجه بالا تا تاریخ و سنه جلسه و دستار بندی فضیلت حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بوقت نماز چاشت روز پنجشنبه چهاردهم ماه جمادی الاولی ۱۳۱۳ھ یک هزار سه صد و سیزده هجری که از روی تفریق عرصه درمیانی یک سال شش ماه یازده یوم می برآید در تحصیل علوم دینیه و علم تصوف و کسب سلوک باطن گذرانیدند و از تاریخ و سنه جلسه و دستار بندی فضیلت مطابق تحریر بالا تا تاریخ و سنه حلقه شروع کردن حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بعد صلوة فجر روز دوشنبه هفتم شهر ربیع الاول ۱۳۱۴ھ یک هزار سه صد و چهارده هجری که بحساب تفریق عرصه درمیانی نه ماه بیست و سه یوم حاصل آید. در حصول کسب سلوک باطن و ذکر و اذکار و اکثر اوقات در حضور صحبت حضرت قبله بسر فرمودند و از تاریخ و سنه حلقه شروع کردن حسب اندراج بالا تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت صاحبزاده صاحب ایشان وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ یکهزار سه صد و چهارده هجری که بحساب تفریق عرصه درمیانی پنج ماه پانزده یوم میشود در ذکر و اذکار و مراقبه و شب خیزی و حضور صحبت حضرت قبله و اکثر اوقات در هجوم امراض حضرت ایشان حلقه کردن برائی القائی فیض در قلوب مردمان عمر عزیز را خرچ فرمودند پس ازین جمله حساب مندرجه بالا از تاریخ و سنه وقت ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد میزان کل عمر مبارک جناب حضرت صاحبزاده صاحب هفده سال هفت ماه هفت یوم به ثبوت پیوستند۔

نقشه حالات تاریخی و تعداد کل عمر مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظله و عمره از تاریخ و سنه وقت ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تفصیل وار

۱	۲	۳	۴	۵
خانه تاریخ	خانه سنه	خانه کیفیت	خانه تعداد گذشته مدت درمیانی	خانه کیفیت تعداد گذشته مدت درمیانی
وقت اشراق روز دوشنبه یازدهم محرم الحرام	سنه ۱۲۹۷ هـ یکهزار و دوصد و نود و هفت هجری	ولادت باسعادت جناب حضرت صاحبزاده صاحب واقع شد	•	•
سیوم شهر ذی القعده الحرام	سنه ۱۳۱۱ هـ یکهزار و سه صد و یازده هجری	اجازت نامه حضرت صاحبزاده صاحب نوشته شده و حضرت قبله ایشان از آن قائم المقام خود کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب بر حق خویش نموده	۱۴ سال ۹ ماه — ۸ یوم	از تاریخ و سنه ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه اجازت نامه عرصه درمیانی که چهارده سال نه ماه هشت یوم میشود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه ضروریه صرف فرمودند
وقت نماز چاشت روز پنجشنبه چهاردهم ماه جمادی الاول	سنه ۱۳۱۳ هـ یکهزار و سه صد و سیزده هجری	جلسه دستاربندی فضیلت جناب حضرت صاحبزاده صاحب کرده شد	۱ سال ۶ ماه — ۱۱ یوم	از تاریخ و سنه اجازت نامه تا تاریخ و سنه جلسه دستاربندی فضیلت عرصه درمیانی که یک سال شش ماه یازده یوم میشود در تحصیل علوم دینیه و علم تصوف و کسب سلوک باطن گذرانیدند
بعد صلوة فجر روز دوشنبه ششم شهر ربیع الاول	سنه ۱۳۱۴ هـ یک هزار و سه صد و چهارده هجری	حضرت قبله در عین حیات خویش جناب حضرت صاحبزاده صاحب را خلعت بحلقه نمودن سرفراز فرمودند	۹ ماه — ۲۳ یوم	از تاریخ و سنه جلسه دستاربندی فضیلت تا تاریخ و سنه حلقه شروع کردن عرصه درمیانی که نه ماه بست و سه یوم میشود در حصول کسب سلوک باطن و ذکر و اذکار و اکثر اوقات در حضور صحبت حضرت قبله بسر فرمودند
وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دوم ماه شعبان المعظم	سنه ۱۳۱۴ هـ یک هزار و سه صد و چهارده هجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد جناب حضرت صاحبزاده صاحب شایع گردید	۵ ماه — ۱۵ یوم	از تاریخ و سنه حلقه شروع کردن تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصه درمیانی که پنج ماه پانزده یوم میشود در ذکر و اذکار و مراقبه و شب خیزی و جمعیت صحبت حضرت قبله و اکثر اوقات در هجوم امراض حضرت ایشان حلقه کردن برای القای فیض در قلوب مردمان عمر عزیز را خرچ...

میزان کل عمر مبارک حضرت جناب صاحب زاده صاحب
از تاریخ ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد
۱۷ سال ۷ ماه ۷ یوم

ہفت سلاسل

حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ ۔ قادریہ ۔ و چشتیہ ۔ و سہروردیہ ۔ و کبرویہ و مداریہ و قلندریہ کہ از حضرت پیرومرشد خویش ایں احقر داستہ اسپیدہ اند از سلسلہ ہائے حضرت قبلہ کہ بر آں مہر حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری قدس سرہ بر ختم ہر سلسلہ ثبت بود و چند کلمات خاص دستخط حضرت حاجی صاحب مغفور در آخر خش مرقوم بود بی کم و کاست بعینہ نقل کردہ یادگارم و در اختتام ہر سلسلہ اسم شریف حضرت حاجی دوست محمد صاحب و حضرت صاحب قبلہ برد اللہ مضجعہما و نور اللہ مرقدھما ایزاد کردہ ام ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سلسلہ حضرات نقشبندیہ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید محمد بہاؤ الدین نقشبند۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب
چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد[1] رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ[2]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت عروۃ الوثقٰے حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت
سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا حافظ محمد محسن
دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد صاحب بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ مظہر رحمن حضرت شہید مرزا جان جاناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفۂ خدا مروج شریعت مصطفےٰ حضرت مولانا و
سیدنا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سرہنگ اہل تفرید حضرت
مولانا و سیدنا شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت غوث زمان قطب دوران حافظ القرآن
المجید حضرت مولانا و سیدنا شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین
الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رضی
اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہاء راس العلماء
رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر
وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم درویش امکنگی نوشتہ است ۱۲ منہ
[2] در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم بیرنگ کابلی نوشتہ است ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات قادریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ ابو الحسن علی الهنکاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت پیر پیران پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن اول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ فضیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سہرندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ حضرت ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

سلسلہ حضرات چشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت خیر التابعین شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم[1] ادھم رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابہر البصری[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی[3] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ احمد[4] چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم ابراہیم ابن ادہم نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در اربع انہار ہبیرۃ بصری و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم ہبیرۃ البصری نوشتہ است ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و اربع انہار ابو اسحاق شامی نوشتہ است ۱۲ منہ

[4] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ ابو احمد ابدال چشتی نوشتہ است و در نسخہ اربع انہار ابو احمد چشتی نوشتہ است ۱۲ منہ

الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن[1] سنجری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد عبد الحق رودولوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عارف[3] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد[4] الواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سہرندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف بغلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ حسن سنجری چشتی بود و در اربع انہار چشتی سنجری نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ بختیار کاکی و در اربع انہار فقط بختیار اوشی یافتہ شد ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ شیخ احمد عارف نوشتہ است

[4] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و اربع انہار و نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم عبد الاحد یافتہ شد ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات سہروردیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفۂ رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد[1] دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت وحید[2] الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ[3] الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد[4] الواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سہرندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم شیخ احمد اسود نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ وجیہ الدین عبد القاہر و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم فقط لفظ عبد القادر نوشتہ است ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ درمیان اسمار مبارک وحید الدین عبد القادر سہروردی و شیخ شہاب الدین سہروردی الٰہی بحرمت حضرت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رضی اللہ عنہ و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم الٰہی بحرمت ابو نجیب سہروردی یافتہ شد ۱۲ منہ

[4] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم عبد الاحد نوشتہ است ۱۲ منہ

یشیخ محمد عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیاء ست الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برھان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

سلسلہ حضرات کبرویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ الٰہی بحرمت یشیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت یشیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت داود طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت یشیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت یشیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوعلی رودباری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوعلی کاتب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوبکر نساج رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت یشیخ روزبہان بقلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت یشیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت یشیخ مجد الدین البغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت یشیخ علی اللاہوری[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

---

[1] در نسخۂ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم علی لالا نوشتہ است۔ ۱۲ منہ

شیخ احمد جوزیانی[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ سفرائے[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ علاء الدولہ سمنانے رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمود المزدقانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ اسحٰق[3] جیلانی رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت امیر عبداللہ برزش آبادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رشید الدین بیدواری[4] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ شاہ بیدواری[5] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی محمد جوشانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ کمال الدین حسین خوارزمی[6] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جان جانان رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بغلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا رئیس الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ۔

---

[1] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم جوزقانی نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم سفرانی نوشتہ است ۱۲ منہ

[3] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم خواجہ اسحاق شہید جیلانی یافتہ شد ۱۲ منہ

[4] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم بیدوازی نوشتہ است ۱۲ منہ

[5] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم بیدوازی نوشتہ است ۱۲ منہ

[6] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم خوارزمی نوشتہ است ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات مداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین وخاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت عبد اللہ علم بردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت شیخ یمین[1] الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] در معمولات مظہری یمین الدین یافتہ شد ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات قلندریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت عبدالعزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین بینادل رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت مخدوم الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیار زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نیات مراقبات مقامات مجددیہ

نیت مراقبہ احدیت

فیض میآید از ذاتیکہ مستجمع جمیع صفات کمال است و منزہ از ہر نقصان و زوال مورد فیض لطیفۂ قلب من است

مراقبات مشارب

اول مراقبہ لطیفۂ قلب

لطیفہ قلب خود را مقابل لطیفۂ قلب مبارک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال التجا کند کہ الٰہی فیض تجلیات افعالیہ کہ از لطیفۂ قلب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در لطیفہ قلب حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفۂ قلب من القا کن۔

ثانی مراقبہ لطیفۂ روح

لطیفہ روح خود را مقابل لطیفۂ روح مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال عرض کند الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کہ از لطیفہ روح مبارک آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفۂ روح حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام افاضہ کردہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفہ روح من القا کن۔

ثالث مراقبہ لطیفہ سرّ

لطیفۂ سرّ خود را مقابل لطیفہ سرّ مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان خیال عرض کند الٰہی فیض تجلیات شئون ذاتیہ کہ از لطیفہ سر مبارک آن سرور علیہ السلام در لطیفہ سرّ حضرت موسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفۂ سر من القا کن۔

رابع مراقبہ لطیفہ خفی

لطیفۂ خفی خود را مقابل لطیفۂ خفی مبارک سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال

عرض کند الٰہی فیض صفات سلبیہ کہ از لطیفۂ خفی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ خفی حضرت عیسٰے علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفۂ خفی من القاکن۔

خامس مراقبہ لطیفہ اخفیٰ

لطیفۂ اخفائی خود را مقابل لطیفۂ اخفائی مبارک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال عرض کند الٰہی فیض تجلیات شان جامع کہ در لطیفۂ اخفائی آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفۂ اخفائی من القاکن۔

تنبیہ۔ باید دانست کہ در ہر مراقبہ لطیفہ را کہ مورد فیض است ملحوظ داشتہ ہمیں لطیفہ را از ہر یک از حضرات مشائخ کرام تا بسرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمنزلہ آئینہ ہای متقابلہ فرض کردہ بطریق تعاکس آن فیض مخصوص را در لطیفۂ مخصوصۂ خود منعکس انگارد تا بمقتضای انا عند ظن عبدی بی مامول بحصول انجامد وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

نیت مراقبہ معیت مضمون کریمۂ وھو معکم اینما کنتم را ملحوظ داشتہ از صمیم قلب داند کہ فیض میآید از ذاتیکہ با من است وبا ہر ذرہ از ذرات کائنات ہمان شان کہ مراد اوست تعالیٰ منشا فیض دائرہ ولایت صغریٰست کہ ولایت اولیائے عظام وظل اسماء وصفات مقدسہ است مورد فیض لطیفہ قلب من۔

نیت مراقبات ولایت کبریٰ وآن مشتمل بر سہ دائرہ ویک قوس۔

نیت دائرہ اولیٰ

مضمون کریمہ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ را ملحوظ داشتہ اندرونی باطن داند کہ فیض میآید از ذاتیکہ نزدیک تر است بمن از رگ جان من بہمان شان کہ مراد حق است سبحانہ مورد فیض لطیفۂ نفس ولطائف خمسہ عالم امر من است منشا فیض دائرہ اولائی ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیائے عظام واصل دائرہ ولایت صغریٰست۔

دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذارند کہ فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست میدارد و من اورا دوست میدارم منشار فیض دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ ست کہ ولایت انبیائے عظام و اصل دائرہ اولیست مورد فیض لطیفہ نفس من است۔

دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ را ملحوظ داشتہ در خیال آرد کہ فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست می دارد و من اورا دوست می دارم منشار فیض دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ ست کہ ولایت انبیاء عظام علیہم السلام و اصل دائرہ ثانیہ است مورد فیض لطیفہ نفس من است۔

قوس

مضمون کریمہ۔ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ را ملحوظ داشتہ در دل گذارند کہ فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست میدارد و من اورا دوست میدارم منشار فیض قوس ولایت کبریٰ است کہ اصل دائرہ ثالثہ است مورد فیض لطیفہ نفس من۔

مراقبہ اسم الظاہر

فیض می آید از ذاتیکہ مسمیٰ است باسم الظاہر مورد فیض لطیفہ نفس و لطائف خمسہ عالم امر من۔

مراقبہ اسم الباطن

فیض می آید از ذاتیکہ مسمیٰ است باسم الباطن منشار فیض دائرہ ولایت علیا ست کہ ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ ست مورد فیض عناصر ثلثہ من سوائی عنصر خاک۔

مراقبہ کمالات نبوت

فیض می آید از ذات بحت کہ منشار کمالات نبوت است مورد فیض لطیفہ عنصر خاک من است۔

مراقبہ کمالات رسالت

فیض می آید از ذات بحت کہ منشار کمالات رسالت است مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم

فیض میآید از ذات بحت کہ منشاء کمالات اولوالعزم ست مورد فیض ہیئت وحدانی من

مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی

فیض میآید از ذات بحت کہ مسجود الیہ جمیع ممکنات و منشاء حقیقت کعبہ ربانی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت قرآن مجید

فیض میآید از مبدأ وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت صلوۃ

فیض میآید از کمال وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوۃ است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ معبودیت صرفہ

فیض میآید از ذاتیکہ منشاء معبودیت صرفہ است مورد فیض وحدانی من است۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقت ابراہیمی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت موسوے

فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقت موسوی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت محمدی

فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقت محمدی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت احمدی

فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقت احمدی ست مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حب صرف

فیض میآید از ذاتیکہ منشار حب صرف است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ دائرہ لاتعین

فیض میآید از ذات بحت کہ منشار دائرہ لاتعین است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

ختم اول بامداد

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

سورۂ فاتحہ مبارکہ ہفت بار درود شریف یک صد بار سورۂ الم نشرح ہفتاد و نہ بار سورۂ اخلاص شریف یک ہزار بار سورۂ فاتحہ شریفہ ہفت بار درود شریف یک صد بار یَا قَاضِیَ الْحَاجَات یکصد بار یَا کَافِیَ الْمُهِمَّات یکصد بار یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات یکصد بار یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض یکصد بار یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ یکصد بار یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات یکصد بار یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یک صد بار بخواند و ثواب آں جملہ را بارواح جمیع حضرات نقشبندیہ بتفصیل سلسلہ و ترتیب آں خواندہ بخشد۔

ختم حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ پنجصد بار

ختم حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب دہلوی

درود شریف یک صد مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پنجصد مرتبہ درود شریف یکصد مرتبہ۔

ختم دویم ظہر

ختم حضرت حاجی عثمان صاحب دامانی

درود شریف یکصد مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ ۵ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ ۵ پانچ صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری

درود شریف یکصد مرتبہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم شاہ احمد سعید صاحب دہلوی

درود شریف یکصد مرتبہ یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی

درود شریف یک صد مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ

ختم حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب فاروقی

درود شریف یک صد بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پنج صد بار درود شریف یک صد بار۔

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

درود شریف یک صد بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پنج صد مرتبہ درود شریف یک مرتبہ

ختم حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبند بخاری

درود شریف یک صد مرتبہ یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پنج صد بار درود شریف یک صد مرتبہ

ختم سوئم عصر

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

حسب ترتیب مندرجہ تحریر گذشتہ ختم سرور کائنات و فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بہ عدد سیزدہ مرتبہ ؛

قطعہ تاریخ تالیف کتاب مجموعہ فوائد عثمانی ساختہ جناب حقداد خان صاحب ترین ڈیرہ والہ

بحمد اللہ کہ از فضل الٰہی — مکمل شد کتاب لاجوابے
کتابے آنکہ ہرگز چشم دوران — مثالش دیدہ کم باشد بخوابے
چگویم وصف این مجموعہ فیض — کتاب معرفت را انتخابے
بود گنج ھدایت را کلیدی — اقالیم صفا را فتح بابے
عجب انوار و اسرار حقایق — درو مضمر بہر فصلے و بابے
ز سیر این گلستان سعادت — بکام جان رسد بوی گلابے
مقامات جناب غوث عثمان — سپہر معرفت را آفتابے
بہ تخت مسند شاہ محمدؐ — مبارک جانشین نائب منابے
فروزان شد ز نور او جہانی — ز فیضش بہرہ ور ہر شیخ و شابے
چو تالیفش نمود اکبر علی شاہ — باُمید جزا مزد ثوابے
پئے تاریخ سال اختتامش — ز ابجد خوان دل جستم حسابے
نوشت این مصرع تاریخ حقداد — حسن تالیف گردیدہ کتابے

۱۳ ۱۵

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب گفتہ جناب قاضی عبد الغفار صاحب کلاچی والہ

بعد تحمید خدا از درود و از سلام — میدھم مژدہ خجستہ للادانی و العظام
سید اکبر علی شاہ مطلع انوار علم — ساخت یک مجمع فوائد بہر فیض خاص و عام
از مکاتیب و کلام خواجہ عذب البیان — آنکہ بُد ذات عزیزش تکیہ گاہ متہام


www.maktabah.org



